

بکینی کی شام

کرشن چندر

سیمیکڈ پبلیکیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ - لاہور

نامشر _____ عقیدہ اے شیخ
 ادارہ _____ نسیم بک ٹراپہور
 باراول _____ ۱۹۷۶ء
 تعداد _____ گیارہ سو
 مطبع _____ پرنٹنگس رزدار مارکیٹ لاہور
 قیمت _____ سچہ روپے

بہشتی میں نیا سال منایا جا رہا تھا !

حالا نکو ابھی نیا سال شروع ہونے میں کافی دیر تھی۔ مگر سر شام ہی لوگوں نے سڑکوں، تفریح گاہوں اور ریستوران میں آنا جانا شروع کر دیا تھا۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا لوگ اپنی اپنی گھڑیوں کو دیکھتے تھے۔ اور پھر شور و غل اور تفریح بازی میں مصروف ہو جاتے تھے۔ بارہ بجنے میں یعنی کہ نیا سال شروع ہونے میں ابھی پورا ایک گھنٹہ تھا۔ اس وقت ٹھیک گیدہ بے تھے !

بہشتی میں نیا سال بھی پڑی شان سے آتا ہے۔ بہشتی والے نئے سال کا استقبال ہمیشہ اس زور و شور کے ساتھ کرتے ہیں کہ نیا سال بھی، ہمیشہ بڑی جلدی چلا آتا ہے۔ آخر دس روز پہلے سے بڑے بڑے ہونٹوں اور ریستوران اور کلبوں میں سیٹیں بک ہونے لگتی ہیں۔ بلکہ بگ ناچنے اور گانے کے انتظام کئے جاتے ہیں اور پورا شہر نئے سال کی آمد سے کچھ پہلے ہی سرور و شادماں

نظر آتا ہے ! ہر سڑک پر اور ہر ہوٹل یا کلب میں یہ دھوم دھام دکھائی دیتی ہے مگر کچھ جگہوں پر خاص حد سے لوگوں کا ازدحام رہتا ہے۔ ان جگہوں میں سے پہلی جگہ گیسٹ ہاؤس آف انڈیا یعنی ہندوستان کا دورازہ۔ نئے سال کی رات کو یہاں تل دھرنے کی جگہ نہیں ہوتی ہے۔ گاسٹوں کی ایک طویل طویل لائن بلکہ بہت ساری لائیں ددرنگ چلی جاتی ہیں۔ گاسٹوں کی پارک کرنے

کے لئے بھی لوگ بہت دور دور اپنی گاڑیوں کو چھوڑ آتے ہیں !
 گیٹ وے آف انڈیا کے سامنے خشکی پر تو مشہور تاج محل ہوٹل ہے مگر
 سامنے سمندر پر بہت سارے پانی کے جہاز کھڑے رہتے ہیں۔ ٹھیک بارہ بجے
 ان جہازوں پر سے طرح طرح کی رنگین سرخ لائٹیں دور دور تک پھیل جاتی
 ہیں۔ لوگوں کے شور و غل پٹاخوں اور سیٹیوں کی آوازوں کے بیچ جب بارہ
 بجے دور کھڑے جہازوں پر سے لائٹیں آسمان کی طرف پھیل جاتی ہیں تو یہ منظر
 ایک عجیب تاثر پیش کرتا ہے۔ غالباً ہندوستان میں یہ منظر اپنی طرف کا ایک
 انوکھا منظر ہوتا ہے۔

دوسری جگہ ہوتی ہے جو ہو چچ، یہاں بھی لوگوں کا وہی اشد ملہم ہوتا ہے۔
 اور نو دس بجے رات سے لے کر صبح چار بجے تک ہزاروں لوگ جو ہو کے ساحل
 پر گھومنے پھرنے کے لئے آتے ہیں۔ جو ہو کے چاٹ اور بھیل پوری والے اور
 تکیے والے اپنی دوکانیں ساری رات کھلی رکھتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ
 ڈیڑھ دو بجے رات تک ہی ان کی چاٹ چٹنی ہو جاتی ہے اور پھر رات بچاڑوں
 کو اپنی دوکانیں بند کرنی پڑتی ہیں ! مگر پھر بھی لوگ وہاں گھومتے رہتے ہیں۔
 لوگ جو اپنے خاندان والوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ لوگ جو اپنی اپنی بھرباؤں
 کے ساتھ ہوتے ہیں۔ وہ لوگ بھی جن کی گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں اور پھر وہ
 ان میں داخل ہو کر کسی دوسری جگہ نیا سال منانے چلے جاتے ہیں جہاں ان کا
 پرنسپل ہوتا ہے اور شپین کی برتن ہوتی ہے۔ اور آخر میں یہاں وہ لوگ
 ہی ہوتے ہیں جو دو دو گھنٹے پیدل چل کر نیا سال منانے آئے ہیں اور دوسرے
 نوں کی خوشی دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور چار آنے کی بھیل پوری کھا کر اپنے
 نئے منٹ پاتھوں پر واپس لوٹ جاتے ہیں اور پھر بھی خوشی سے پھولے نہیں

سماتے ایسا لگتا ہے جیسے نیا سال مرث ان کے ہی لئے آتا ہے۔ بڑے لوگوں کا تو ہر دن ایک نیا سال ہوتا ہے !

جو بٹو کے بعد جو دوسرے مقام قابل ذکر ہیں وہ ہے چو پائی، میری بی بی ڈائیر، بیسنگ گارڈن، اور دوسرے کئی تفریحی مقامات اور تمام ہوٹل اور ریسٹوراں ! آج پھر نیا سال آپہنچا تھا۔ بارہ بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے۔ سڑکوں پر گاڑیاں ادھر سے ادھر جا رہی تھیں۔ ہوٹلوں میں لوگ آکر کسٹرا کی دھن پر ناچ رہے تھے۔ کلبوں میں عورتیں اور مرد ایک دوسرے کی بائیںوں میں تھے۔ آکر کسٹرا کی دھن تیز سے تیز تر ہو رہی تھی۔ گیٹ وے آف انڈیا سے لے کر جو ہو بیج تک ہر طرف پٹا خوں اور سیٹیوں کی آوازیں تھیں۔ لالحوں نے اپنی اپنی لڑکیوں کو کس کر تھاما ہوا تھا۔ ماڈوں نے اپنے اپنے بچوں کو خوشی سے اور اس ڈر سے کہ کہیں بچہ کھو نہ جائے، زور سے پٹا لیا تھا۔

جن جن ہوٹلوں یا کلبوں میں فلم اسٹار موجود تھے وہیں۔۔۔ فوٹو گراؤں نے اپنے اپنے فلیش تیار کئے ہوئے تھے تاکہ ٹھیک بارہ بجے شہر علمی ستاروں کی تصویر کھینچ لیں اور پھر فلمی اخباروں سے پیسے کھڑے کریں۔

گھڑی کی سوئی آگے بڑھتی گئی۔۔۔ آگے بڑھتی گئی۔ اب صرف دو منٹ باقی تھے بارہ بجنے میں۔ ریسٹوراں اور کلبوں کی لائٹیں بند کی جا رہی تھیں۔ یہ لائٹیں عموماً بارہ بجے پانچ منٹ کے نئے بند کر دی جاتیں ہیں تاکہ ناچنے والے جوڑے اور زیادہ بے ٹکری سے ناچ سکیں بلکہ بچے۔۔۔ دست دھانی کر سکیں ! بارہ بجنے میں ایک منٹ باقی تھا۔۔۔ لوگوں کی سٹی اپنے شباب پر تھی۔ درحیاب ان کی جیبانی کیفیت اپنی انتہا کو پہنچ گئی۔۔۔ تو بارہ بج گئے۔۔۔ نیا سال آ گیا۔۔۔ ہر طرف لوگ ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے گئے اور

ہیپی نیو ایئر Happy New Year کی آوازوں سے منہا گونج گئی۔
اور اس شور و غل کے بیچ بہت سی آوازیں دب گئیں بہت کچھ چھپ گیا اور
کسی کو کچھ پتہ بھی نہ چل سکا کہ کہاں کیا ہو گیا ... شاید کہیں بہت کچھ ہو گیا
تھا، تین مختلف جگہوں پر تین مختلف آدمیوں کے ساتھ مگر ایک وقت یعنی
کہ ٹھیک بارہ بجے!

بہن میں تین لاشیں تین مختلف جگہوں پر پڑی ہوئی تھیں ... اور
سارا شہر خوشی میں مجھوم رہا تھا اور چلا رہا تھا Happy New Year -
نیا سال مبارک ہو!

پہلی لاش گیٹ سے آٹ انڈیا کے پاس ایک Fiat کار کی اگلی سیٹ پر
پڑی تھی۔ مرد آدمی کے جسم پر ایک انتہائی عمدہ کالا سوٹ تھا اور وہ ادھیڑ عمر
کا آدمی تھا ... اس وقت اس کے سینے میں ایک چاقو دبوست تھا اور
خون بہ بہہ کر سیٹ پر جمع ہو رہا تھا!

دوسرا آدمی ہوٹل میں این سی کمرہ نمبر ایک سو بارہ میں مراپا تھا۔ یہ کوئی
بوڑھا پارسی تھا جس کو مارکر ڈبلی بیڈ کے سینے ڈال دیا گیا تھا اور اس وقت
کمرے میں اس لاش کے سوا کوئی اور نہ تھا۔

تیسری لاش ایک لڑکی کی تھی! کسی ایٹنگھو انڈین لڑکی کی۔ اور اس وقت
وہ کپالاسٹورنٹ کے ایک کونے کی سیٹ پر مردہ پڑی تھی۔ اتنے شور و غل
اور آرکسٹرا کی آواز کے بیچ شاید کسی نے محسوس نہ کیا تھا کہ وہ لڑکی مر چکی تھی۔
غالباً دوسرے دیکھنے والوں کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ آنکھیں بند کئے پڑی
ہو اور شاید نئے کی زیادتی کی وجہ سے اپنے آپ کو سمجھا رہا ہو! مگر وہ مر چکی تھی!

یہ تین لکشین مختلف جگہوں پر پڑی ہوئی تھیں۔ اور تین مختلف قاتل مشورہ شرابے اور غل چاٹے میں کہیں کھرچکے تھے۔ اور وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو چکے تھے اور تین سال اچھا تھا۔
گھر یاں بارہ بج کر پانچ منٹ بجا رہی تھیں۔ اور کہہ رہی تھیں !

“HAPPY NEW YEAR TO YOU!”

سہی آئی ڈی کے اسپیشل آفس نمبر گیارہ میں کبیلی پی ہوئی تھی ! بات ہی کچھ ایسی تھی جس کی وجہ سے تمام ۱۰۰۵ کے آفیسروں کو فوراً بلوانا پڑا تھا حالانکہ آج کی رات نئے سال کی وجہ سے کچھ انسپکٹر چھٹی پر تھے مگر ان کے بدلے سے پہلے پوچھ لیا گیا تھا کہ رات کو ان کی ضرورت پڑی تو ان کو کس جگہ ملا ہلے اور کس طرح سے بلوایا جائے ! تقریباً تمام انسپکٹر اور آفیسر اچکے تھے اور سب لوگ سینٹر کے دفتر میں جمع ہو چکے تھے۔

جب سب لوگ آپکے تھے تو سینٹر نے کہا شروع کیا۔ آپ لوگوں کو ابھی ابھی معلوم ہوا ہو گا کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی سب سے ہونہار اور ذہین اینجینئر مس الزبتھ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ ان کی دہشت کپالہ ریسٹورنٹ میں پانی لگٹی سے اور کچھ دیر میں یہاں پہنچ جائے گی۔ اسی نے میں نے آپ لوگوں کو فوراً بلوایا ہے تاکہ جلد از جلد اس جرم پر یہ کام کر رہی تھیں کام جاری رکھا جائے جس مشن پر الزبتھ کام کر رہی تھی وہ اپنی نوعیت کا ایک عجیب مشن ہے کیونکہ جن جاسوسوں کو ہمیں پکڑنا ہے وہ آج ٹھیک پانچ بجے بمبئی سے نکل جانے والے ہیں حالانکہ انٹرپوٹ پر اور تمام دوسری چیک پوسٹ پر اطلاع

بیچ دی گئی ہے پھر بھی خیال کیا جاتا ہے کہ وہ لوگ اس قدر ہوشیار ہیں کہ کسی نہ کسی طرح جیسٹریج نکلتے ہیں۔ سب سے زیادہ مصیبت کی بات یہ ہے کہ اس گروہ سے ایک انتہائی اہم آدمی کو الزبتھ نے پہچان لیا تھا۔ اور وہ اسی کے ساتھ ڈانس بھی کر رہی تھی مگر پھر نہ جانے کیا ہوا کہ وہ آدمی وہاں سے کھٹک گیا اور الزبتھ کے کھانے میں زہر ملا دیا گیا۔ جس سے وہ سموڈی ہی رہی اور پھر کچھ دیر بعد وہی آدمی گیٹ دے آت انڈیا کے پاس ایک Fair کار میں مردہ پایا گیا۔ لیکن اس کی جیب میں نہ تو کوئی بیڑہ نکلا اور نہ ہی کوئی بھی ایسا کاغذ جس سے اس کے گروہ یعنی کہ ماما ماما کے بارے میں کوئی اور بات کا پتہ چل سکتی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس کسی نے بھی اس آدمی کو مارا ہو گا اس نے ہی بیسوں کی تلاش و خیر و لے کر تمام کاغذات وغیرہ غائب کر دیئے ہوں گئے۔ الزبتھ کے کمرے میں بھی کوئی ایسی چیز نہیں نکلی جس سے پتہ چل سکے کہ ماما ماما کے دوسرے آدمیوں کو کہاں ڈھونڈا جائے!

ہمارے ایجنٹوں نے اس آدمی کا پیچا کرنے کی کوشش کی تھی مگر گیٹ دے آف انڈیا کے پاس پہنچ کر محیراتحی بڑھ گئی تھی کہ اس آدمی کی گاڑی نظروں سے بہک گئی۔ اور جیب کچھ دیر ڈھونڈتے ڈھونڈتے ہمارے ایجنٹ وہاں پہنچے جہاں اس کی کار کھڑی تھی۔ تو وہ لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔ کیونکہ گاڑی کا ایک پٹ کھلا تھا۔ وہ مرجکا تھا۔ سیزن نے ساری بات شاید ایک سانس میں کہنے کی کوشش کی تھی ایسا ممکن ہو رہا تھا۔ وہ کسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔!

مگر سر! انکیز جیمز بارے نے کچھ کہا چالو۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ اس مشن پر انکیز اندر حیرت بھی کام کر رہے ہیں۔

!- Non sense - سینئر تقریباً چلا اٹھا! اندرجیت! اندرجیت!

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اندرجیت کا کیا کروں۔ وہ ہر کام کو مذاق سمجھتا ہے۔ آج سام کو سات بجے میری اس سے بات ہوئی تھی۔ رات کو گیارہ بجے اس کو ہم سے contact کرنا تھا اور تمام باتیں بتانی تھیں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ آٹھ بجے کے قریب کسی لڑکی کے ساتھ جو ہو بیچ پر عشق فرما رہے تھے۔ ساڑھے نو بجے کے Galyotds میں کسی دوسری لڑکی کے ساتھ ڈانس کر رہے تھے۔ گیارہ بجے جس وقت انہیں ہم سے contact کرنا تھا، وہ کسی تیسری صاحبزادی کے ساتھ دریا کیٹے کی ٹیرس پر بیٹھے ہوئے اس کو چند رومانی اشارے کا مطلب سمجھا رہے تھے۔ ابھی ابھی ان کی ایک اور محبوبہ آشاسمنانی کا فون میرے گھر بد آیا تھا کہ اندرجیت اس وقت کہاں ہیں۔ کیونکہ ٹیک ساڑھے گیارہ بجے سڑ اندرجیت کا آشاسمنانی کے ساتھ کسی ہوٹل میں Appointment تھا!

جس آدمی کو اتنا بھی خیال ہو کہ ڈپلن کیا ہے وہ CID آفس میں رہنے کے قابل ہی نہیں ہے۔ انہوں نے پچھلے جیسے کشمیر میں ایک مشن میں کامیابی کیا حاصل کر لی کہ اپنے آپ کو دوسرا جیمز بانڈ سمجھنے لگے ہیں:-

مگر سر! آپ کیمرہ جیڑا دے عرف جی کے چہرے پر ہلکی سی سکر اسٹ قہقہے پلورالیتیں ہے کہ اندرجیت اس وقت کسی نہ کسی ہوٹل میں موجود ہو گا۔ مگر آپ احاذت دیجئے تو میں ان کو کائیٹ کرنے کی کوشش کروں گا:-

دیکھو جی۔۔۔ سینئر نے اپنا ہاتھ جی کے شانے پر رکھتے ہوئے کہا۔

! Indirect or no indirect اس وقت ہمارے پاس

وقت بہت بھر ڈا ہے شکل سے جو میں گھنے باقی ہیں اور اس بیچ میں ہمیں mamba کے گردو گداز لینا ہے کیونکہ اگر وہ پنج لنگے تو بہت ٹھن ہے کہ

دشمن ملک کو بھاری بہت سی باتوں کا پتہ چل جائے جو بعد میں مہلک ثابت ہو سکتی ہیں۔ ویسے بھی MAMBA کے آدمی جاسوسی کے فن میں بہت پہنچے ہوئے ہیں۔ یہاں سینئر نے بھر کو خاموش ہو گیا۔ پھر کہنے لگا: ”بھی میں تم کو اس مشن پر بھیجتا ہوں۔ اگر اندر جیت تم کو مل جائے تو تم لوگ مل کر کام کرو۔ ورنہ اکیلے اوقات بہت تھوڑا ہے۔ اگلے چار بھگتے بڑے اہم ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم کو اس مشن میں کامیابی حاصل ہوگی۔ حالانکہ شاید اس سے زیادہ مشکل ہم پچھلے کئی سالوں میں ہمارے ٹیم نے سر نہ کی ہوگی۔ تم شناختی کمرے میں (Recognition Room) جا کر جلد از جلد تمام معلومات حاصل کر لو اور پھر اپنے کام میں لگ جاؤ۔۔۔۔۔! گڈ نائٹ!“

اپنی جیب میں بیٹھتے وقت جی نے جیب سے DCS کا پیکٹ نکالا اور سگریٹ سلگاتے ہوئے جیب اسٹارٹ کر دی۔ جیب ۱۵ آفس کے کپاؤنڈ سے نکل کر بین روڈ پر آگئی اور جی کے ہوں پر ایک سگراہٹ کھیل گئی۔ اس نے جیب کی رفتار تیز کر دی اور کوئی غمی گانا گنگننے لگا۔!

اس قدر اہم کام پر جاتے ہوئے بھی جی بالکل پریشان نہ تھا اور اس کی ایک وجہ تھی۔۔۔۔۔ اور وہ وجہ یہ تھی کہ انسپکٹر جیمز بارڈے انسپکٹر اندر جیت کا بہتر دوست تھا۔ اور اس کو معلوم تھا کہ اس وقت اندر جیت کہاں ہے۔ اور کیا کر رہا ہے۔ سر شام ہی اندر جیت نے جی کو اپنا سارا پروگرام بھی دیا تھا۔ یہ سب صرف جی کو

معلوم تھا۔ اندرجیت جی سے کوئی بات بھی نہ چھپاتا تھا۔
 لیکن ابھی تک جی سے ایک بڑی اہم بات چھپی ہوئی تھی اور
 اگر اس کو یہ بات پتہ چل جاتی تو شاید وہ اپنا سر ہیٹ لیتا۔ اور وہ
 بات یہ تھی کہ اس وقت اندرجیت نٹ راج ہوٹل کے کمسٹر
 نمبر چالیس میں بیٹا ہوا تھا۔ . . . کسی لڑکی کے ساتھ۔

جی کی جیب نٹ راج کے سامنے جا کر رک گئی۔ جیب سے اترتے
 وقت جی نے گھڑی دیکھی۔ تھیک ایک بج رہا تھا۔ میرمن ڈرائیور سے
 رگ اب بھی گزر رہے تھے۔ گاڑیوں میں اور ٹیکسیوں میں ۱۰ اب بھی
 رگن کا شور شرابہ دیا ہی تھا جیسا کہ ایک گھنٹہ پہلے تھا۔ بلکہ کچھ زیادہ بھی۔
 ریسپشن (Reception) پر پہنچ کر جی نے پوچھا، کیا میں جان
 سکتا ہوں مسٹر اندرجیت نے باہر جانے سے پہلے کوئی سیچ چھڑا ہے؟
 Receptionist نے پیچھے بہت سی چابیوں کی طرف دیکھی جو
 نمبر وارنگل ہوئی تھیں۔ پھر مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ . .

لیکن مسٹر اندرجیت تو اپنے کمرے میں ہی ہیں۔ مگر نمبر چالیس میں؟
 تھیک یو۔ جی نے اس کی سکراہٹ کا مسکراہٹ سے ہی جواب دیتے
 ہوئے کہا۔ لیکن تھوڑی دیر کے لئے وہ حیرت میں رہ گیا کیونکہ اس کے
 خیال کے مطابق اس وقت اندرجیت کو باہر ہونا چاہیئے تھا۔ باہر سے طلب
 کمرے کے باہر پارروم (Bat Room) میں۔ کیونکہ سارے چان کے

مطالعہ ساڑھے بارہ بجے باروم میں اندجیت کو پہنچنا تھا اور وہاں مہیا
 ۸۸۸۸ کے ایک اہم ایجنٹ کو پکڑنا تھا۔ وہ ایجنٹ نٹ راج ہوٹل میں
 ہی ٹھہرا ہوا تھا اور بارہ بجے کے بعد باروم میں اس کا ریزرویشن تھا۔ اس
 پنج میں اس کو پکڑ لینا تھا ورنہ اگر یہاں سے وہ پنج نکلا تو پھر اس کو پکڑنا
 بڑا مشکل تھا۔

کرومیر چالیس کے پاس پہنچ کر جی رک گیا۔ اس نے دھیرے سے اپنا دایاں ہاتھ
 اپنے کوٹ کے اندر جیب میں ڈالا۔ ریولور کا دستہ اپنی گرفت میں لیا اور بائیں
 ہاتھ سے دروازہ پر دھک دی۔

ٹھک۔ ٹھک۔ ٹھک۔ ٹھک۔

دھک دیتے وقت اس نے ریولور نکال لیا تھا اور اب وہ دروازہ کھٹکنے
 والے کابے چینی سے متفر تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ دوسری بار دروازہ کھٹکائے
 اس نے اپنی گردن پر کسی انتہائی ٹھنڈی چیز کو محسوس کیا۔ ابھی وہ پلٹ بھی نہ پایا
 تھا کہ کسی نے انتہائی آہستہ سے کہا۔

خاموشی سے میرے ساتھ چلے آؤ اور اپنا ریولور آہستہ سے زمین

پر چھوڑ دو۔

جی نے خاموشی سے ریولور چھوڑ دیا۔ ابھی تک وہ جان نہ پایا تھا کہ اس
 خوبصورتی سے کس نے اس کو بچانے لیا ہے۔ پستول کی نال اب بھی اس کی
 گردن کے پچھلے حصے پر موجود تھی۔ ان حالات میں جبکہ پستول کی نال گردن پر موجود
 اپنی حفاظت کے لئے کوئی آسان ترکیب و ماخ میں نہ آنے بہتری اسی میں
 ہوتی ہے کہ دشمن کے نام حکم مان لئے جائیں۔ ویسے بھی جی کاس قسم کے حالات
 سے دربار ہونے کا اکثر موقع ملتا تھا اور وہ پوری طرح سے جانتا تھا کہ ایسے

مرق پر زیادہ عقلمندی یا بہادری دکھانا انتہائی مہک ثابت ہوتا ہے ! اسی لئے
اس نے دیواروں میں بیٹھے گرا دیا تھا جو لال رنگ کے دیوار تالین پر گر کر کوئی آواز
پیدا نہ کر سکا تھا۔ اور اب اس نے عموشی سے گریا اپنی ہر تسلیم کر لی تھی !
”پلو آگے بڑھو !“ اس نے پستول کی نال گدی میں گھستے ہوئے کہا ۔

”سانے جو دروازہ کھلتا ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔“ اس نے پھر حکم دیا ۔

پستول اب اس نے گردن سے ہٹا لی تھی مگر اب بھی وہ جی کو اپنے رنج میں لئے
ہوئے تھی۔ جی دروازہ میں داخل ہوا۔ دروازہ پر روم نمبر لکھا ہوا تھا۔ روم نمبر
اس نے نمبر پڑھا وہ کمرے کے اندر داخل ہوا اور جیسے ہی وہ کھلے ہوئے دروازہ کے
پیشے کے قریب پہنچا اس نے اپنے دلہنے پیر کو دروازہ میں لٹا کر زور سے پیچھے کی
طرف دھکا دیا۔ دروازہ انتہائی زور سے بند ہوا۔ اور وہی ہوا جس کی امید کے ساتھ
جی نے دروازہ کو دھکا دیا تھا۔ اس آدمی کا ہاتھ دروازہ میں آگیا تھا اور اس کا
سر لمبی طرح سے ٹکرا رہا تھا جس کی وجہ سے وہ ایک چیخ کے ساتھ زمین پر بیٹھ گیا
پستول اس کے ہاتھ سے گر چکا تھا اور اس کے ہاتھ سے بڑی طرح خون بہہ رہا
تھا۔ جی نے تیزی کے ساتھ دروازہ دوبار کھولا یعنی کمرے کی طرف کھینچا اور ایک
زبردست ہمت اس آدمی کے منہ پر ماری اور وہ بڑی طرح سے زمین پر گر پڑا
اس کے منہ سے خون بہہ رہا تھا۔ جی نے فوراً اس کی پستول اٹھائی اور اس کی
طرف نشانہ بناتے ہوئے کہا۔ فوراً اٹھ جاؤ ! اور کمرے کے اندر آؤ۔ اب جی
نے اس کی شکل و صورت کا جائزہ لیا ۔

اس کا رنگ انتہائی کالا تھا اور سر کافی بڑا اور مضبوط، جوتے موٹے موٹے
بال گھٹکے لمبے اور چھوٹے چھوٹے۔ وہ شکلا کوئی بیشی تھا تھا۔ مگر جس لمحہ میں
اب تک اس نے بات کی تھی یعنی کہ جی کو حکم دیا تھا وہ بالکل بندہ مستانی تھا !

وہ خاموشی سے اٹھا۔ اس نے دروازے پر ہاتھ رکھنے پر رکتے تھا۔۔۔ شبیر
وہ اچانک چہرہ چھپانا چاہتا تھا۔

کرہ کے اندر پہنچ کر وہ سانسے رکھی ہوئی آرام کرسی پر گر پڑا۔ جتنے دروازہ
اندر سے بند کیا اور اس آدمی کے سامنے دیوار سے ٹیک لگا کر اطمینان سے
کھڑا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں اب بھی رپو اور موجود تھا۔ بایں ہاتھ اس
نے اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا اور کالے آدمی کو بھڑکیا۔ وہ
بڑی طرح کانپ رہا تھا۔

کیا نام ہے تمہارا؟ اس نے قدرے تیز لہجے میں پوچھا۔ وہ آدمی
خاموش رہا۔

کن لوگوں کے لئے کام کر رہے ہو۔ میرا مطلب ہے کس
پارٹی کے لئے؟ جتنے دوسرا سوال کر دیا۔
وہ آدمی اب بھی خاموش رہا۔

اگر اس بار میرے سوال کا جواب نہیں دیا تو مجبوراً پستول کی ایک گولی
منافع کرنی پڑے گی۔ جتنی کالہ بوجھ فیصلہ کن تھا۔
تم کس پارٹی کے آدمی ہو؟ جی سنے رک رک کر پوچھا اور دیوار
کا ٹاک کھول دیا۔ کالے جھٹی نما آدمی نے اپنی زبان کھول دی اور دیر سے
سے بولا۔

مہا! MAMBA۔

آگے بڑھو۔ یہاں Mamba کے ادا کئے ایجنٹ موجود ہیں۔

ایک بج نہیں۔ اس نے جواب دیا۔

آدمی کو اسلئے وقت میں جھوٹ نہیں بولنا چاہئے جب اس کی جان خطرے

میں ہو پہنچ پہنچ بنا دو روزہ ... جی نے قطعیت سے کہا ۔

میں نے بتا دیا کہ یہاں اور کوئی نہیں ہے ۔ ۵۶۰ء ۔

یہاں سے مطلب ؟

یعنی یعنی یہی میں ! اس نے اپنے منہ سے غون بول چھتے

ہوئے کہا ۔

ٹھیک ہے ! تم ایسے نہیں مانو گے ! جی اب اس کے قریب اچکا تھا ۔

اس نے کوٹ کے بائیں جیب سے ایک سوئی نکالی ۔ یہ ایک خاصی مضبوط اور

ٹک بٹک چھ اپنچ لمبی سوئی تھی جس میں کئی لمبے کا دستہ تھا ۔ رکس نکل ہوئی

تھیں اور پیچے کی طرف تین چھوٹے چھوٹے تھے لیکن ان کے اوپر ایک قریب

سے دیکھنے پر یہ بالکل ترشول نما چھوٹا سا ہتھیار لگتی تھی اور موقع پڑنے پر اس

کا استعمال کس طرح سے کیا جا سکتا تھا ۔ اس وقت بھی یہ خاصہ کام کر سکتی تھی ۔

جی نے وہ سوئی نہا ترشول اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیا ۔

جانتے ہو یہ کیا ہے ؟ جی نے پوچھا ۔

کالے آدمی کے چہرے پر لچر ٹھیک سی وحشت طاری ہو رہی تھی ۔ وہ کچھ

دبا دیا تھا کہ یہ کیا چیز ہے ۔ اس نے نفی میں سر ہلایا ۔ جی نے ہلکے

ہٹتے ہوئے کہا ۔

اس وقت اس ترشول کے بارے میں میں اتنا بتا دینا کافی سمجھتا ہوں کہ

اگر میں نے اسے تبار سے جم کے چھتے پر رکھ دیا تو تم میں دو بڑی تبدیلیاں

آجائیں !

کیسی تبدیلیاں ؟ اس نے بدعاس ہوتے ہوئے پوچھا ۔

پہلی تبدیلی یہ کہ تم پہنچ پہنچے تمام سوالوں کا جواب دے دو گے اور ... !

اور دوسری تبدیلی یہ کہ !
 کیا ؟

• دوسری تبدیلی یہ کہ تھوڑی دیر میں تم صرف . . . صرف مر جاؤ گے ہسپتال میں اور اس ترشول میں صرف اتنا فرق ہے کہ اگر میں نے تم پر ہسپتال کا استعمال کیا تو مجھے میرے سوالوں کا جواب نہ مل پائے گا مگر ترشول کا استعمال پہلے میرے مسئلے حل کرے گا پھر تمہیں مار دے گا — جی نہ ہسپتال بائیں ہاتھ میں لے لی۔ اور ترشول داہنے ہاتھ میں ۔

• اور اگر میں زندہ رہتا چاہوں اور سوالوں کے جواب بھی دے دوں تو ؟
 اس کے بلجے میں خوف تھا اور ایک مصیبت تھی جو شاید موت کے خوف سے ہر انسان کے من پر آ جاتی ہے ۔

• ٹھیک ہے ! اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو جلدی سے میرے سوالوں کا جواب دے دو ۔ میں تم کو ماروں گا انہیں صرف ایک چھوٹی سی سزا دوں گا ۔ مگر وہ سزا بھی بعد میں بتاؤں گا — ٹھیک ہے !
 • ٹھیک ہے !

• اب جلدی جلدی بتاؤ۔ اپنے گروہ A A A A کے بارے میں گروہ اور اپنے تمام دھندوں کے بارے میں ! سب کچھ !!

اس آدمی کی آنکھیں پوری طرح سے کھل چکی تھیں اور اب وہ کافی بے صبری کے ساتھ جیسا ہر اجواب دیتے کے لئے شکر تھا اس نے کہنا شروع کیا ۔

• جنوبی افریقہ کے جنگلات میں ایک انتہائی زہریلا سانپ پایا جاتا ہے اس

کا نام ہے : A A A A ہم لوگ اس سانپ کو پکڑ کر اس کا زہر لکھوا دیتے ہیں اور پھر وہ زہر مختلف ملکوں کو ایکسپورٹ کرتے ہیں ۔ ان ممالک میں ہندوستان

بھی پیش پیش ہے یہاں ہماری تین شاخیں ہیں ایک کیرالہ کے جنگلات ہیں۔ دوسری
تینیسی تال میں اور تیسری بمبئی میں۔ دراصل سارے ملک کا بزنس بمبئی سے کنٹرول کیا
جاتا ہے۔ ہمارے گروہ کا جو سب سے اہم آدمی ہے اس کو بھی M.B.A کے ہی
نام سے پکارا جاتا ہے اور اب تو ہم لوگ یسٹ کو ایکٹ بھی M.B.A ہی
کہلاتے ہیں۔

لیکن اس ذہر کے بزنس سے اتنا زیادہ فائدہ تو ہو نہیں سکتا کہ تم لوگوں کی
اتنی بڑی آرگنائزیشن چل سکے؟۔ جی سنہ سوال کیا۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم لوگوں کی ایک پراچ ٹڈل لاسٹ اور ہندوستان کے پنج
ضروری ڈاکیومنٹس بھی ادھر ادھر کرتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ایشیا اور افریقہ کے
ملک میں بیورو کلیس بھی بھیجی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ جزائی افریقہ میں جو ہیرو کے
کانیں ہیں وہاں سے ہم لوگ ہیروے نکلا کر مختلف ملکوں میں اسمگل کرتے ہیں۔
اور اور وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا۔ ان تمام دھندوں کے
ذریعہ ہماری آرگنائزیشن دنیا کی کئی کئی پارتیوں میں سے ہے جو اس قسم کے
دھندے کرتی ہیں۔ وہ گویا دھیرے دھیرے سب کچھ بتانے پر آمادہ
ہو رہا تھا۔

جی نے پھر پوچھا۔

میں نے سنا ہے کہ آج صبح تم لوگ یہاں سے بھاگ جانے والے ہو۔

کہاں تک پہنچ رہے؟

تم نے صبح سنا ہے۔ کچھ ہی گھنٹوں میں ہم لوگوں کو بمبئی چھوڑ دیتا ہے۔ آج
صبح اپنا ہم لوگوں کو آرڈر دیا گیا ہے کہ یہاں سے ڈانگ کانگ کے لئے
ردانہ ہو جائیں۔ اس نے بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔

تہارے دوسرے ساتھی اس وقت کہاں ہیں ؟

میں تمام ساتھیوں کے بارے میں تو نہیں جانتا لیکن بمبئی کے وکھنٹوں کا سردار

اس وقت سن اینڈ سی ہوٹل کے کمر نمبر ۷۷ میں موجود ہے اور وہ ایک بوڑھا پارسی ہے۔ اسی کے پاس ہم لوگوں کو پہنچنا ہے۔

لیکن تم لوگ اچانک کیوں بھاگ رہے ہو۔؟

وہ بولا: پروگرام کے مطابق ہم لوگ آج صبح پانچ بجے AIR INDIA

کی فلائٹ سے ٹانگ کاٹک جاتے تھے۔ ہمارے گروہ کے دوسرے ممبر بھی کیرالہ

اور نئی ٹال سے بمبئی آچکے ہیں۔ دراصل آج سے ہم لوگ اپنا دھندا ہندوستان

میں بند کرنے والے ہیں۔ کیونکہ یہاں پر ہمارے پکڑے ساتھی پولیس سے مل گئے

تھے۔ ان کو غداری کے جرم میں مار دیا گیا ہے مگر دوسرے لوگ نکل جائیں گے۔

دوسرے لوگوں سے تمہارا مطلب ؟ جی نے پوچھا۔

یعنی ہم لوگ: وہ بولا۔

تم کو اس بات کا یقین کیسے ہے کہ تم بھی آج نکل جاؤ گے ؟

اس نے کہا کہ میں نے تمام راز بتا دیئے ہیں اور اب تم میری جان بچاؤ

دو گئے۔

لیکن غداری کی سزا جانتے ہو ؟

موت ! وہ بولا۔ لیکن میں نے کون سی غداری کی ہے۔ اس کے

لہجہ میں ڈھنسا۔

تم نے تو اپنی پارٹی سے سب سے بڑی غداری کی ہے اور وہ یہ کہ تم نے

پہلے تمام راز ایک پولیس انسپکٹر کو الٹی الٹی بتائے ہیں !

لیکن اگر میں تمہیں بتاتا تو تم مجھے جان سے مار دیتے۔

وہ کہہ رہا تھا۔

”بیہودہ اور تنگ حلال لوگ موت سے نہیں گھبراتے ہیں سڑ۔“ جی نے

جواب دیا۔

”لیکن اگر آج تم مجھے چھوڑ دے گے تو میں تمہارا احسان زندگی بھر نہیں بھروں

گا۔“ وہ گجرا رہا تھا۔

”میرے فکر میں رہ کر آدمی جذباتی باتیں بالکل بھول جاتا ہے۔ محنت بھول جاتا

ہے۔ صرف اپنا کام یاد رہتا ہے اسے۔“

جی نے ہسپتال بائیں طرف میں لے لی تھی۔ داہنے طرف سے اس نے اس آدمی

کی جیب کی تلاشی لی۔ ایک پاؤ اور ایک ہسپتال اس نے اس کی جیبوں میں سے

نکال کر فرسش پر ڈال دیا۔ اس کی ٹائی کھول اور دونوں طرف سے اس کے پیچھے باندھ

دیئے۔ اس کی بیٹھ کھول کر گردن باندھ دی اور اپنی بیٹھ نکال کر اس کے پاؤں

باندھ دیئے اور پھر اس نے ہسپتال جیب میں رکھ لی۔ پھر کوٹ کی جیب سے ترشول

نکالا۔ اس کی پیچ والی سوئی کو دیر سے سے پکڑ کر اوند کی طرف دبایا۔ اس طرح

دبانے سے اس میں سے تھوڑا سا پانی سا باہر نکلا جس طرح سے انجکشن تیار کرتے

وقت ڈاکٹر میرنج syringe ٹیک کرتا ہے۔ پھر اس نے وہ سوئی آگے کی

طرف کھینچی جس سے وہ پہلے سے کہیں زیادہ لمبی ہو گئی۔ اب وہ اس کالے

کی طرف جھکا اور اس نے سکاڑتے ہوئے کہا۔

”تھیک رہا تمہارا کس دیکھو اپنے وعدے کے مطابق میں تمہیں جان سے نہیں

مردم صرف ایک گہری نیند سلا رہا ہوں۔ ہمارا پیچھے کی ساؤنڈ سیلپ۔ میں

تمہیں بتانا بھول گیا تھا کہ اس ترشول کا ایک کام یہ بھی ہوتا ہے کہ کالے آدمی

کا رنگ فق ہو گیا۔ جی نے آگے بڑھ کر اس کی گردن میں سوئی چھو دی۔ دیر سے دیر سے

باشمل بیس سیکنڈ میں اس آدمی کا سر ایک طرف لٹک گیا۔ وہ سوچکا تھا۔ جی
ہرقل آیا۔

”سٹراچ“ ہوٹل میں ڈرمین ڈرم کی تحاپ پر ڈانس ہو رہا تھا اور کروئیر جیس
میں ترشول اپنا کام دکھا چکا تھا۔

جی نے ٹھٹھی پر نظر ڈالی ٹیک ایک بج کر بیس منٹ ہوئے تھے۔!

جی دوبارہ روم نمبر چالیس کے سامنے تھا۔ کھٹ۔ کھٹ۔ کھٹ۔ کھٹ۔
دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اس نے زور سے کہا۔

”آپ کی ڈنک کال سر۔۔۔۔۔ کھٹکھٹے!“
اندر سے آواز آئی۔

”بھڑو!۔۔۔۔۔ میں ابھی آتا ہوں۔“

یہ اندر جیت کی آواز تھی۔ وہ دیر سے بستر سے اٹھا۔ لڑکی نے اس کا
ہاتھ پکڑ لیا۔

”کہاں جا رہے ہو ڈارلنگ؟“ اس نے انگریزی میں پوچھا۔

”ڈارلنگ میں ابھی آتا ہوں۔ میری ایک بہت ارجنٹ ٹنک کال آئی ہے۔“

کھٹکھٹے تھوڑی دیر پہلے میں جس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔ تم لیٹی رہو میں ابھی
آتا ہوں۔۔۔۔۔ بیس پانچ منٹ میں! وہ بستر سے اٹھتے ہوئے بولا۔

”گر ڈارلنگ تم یہیں Extension پر کیوں نہیں بات کر لیتے؟“ وہ

آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹی رہی۔

”تم سمجھتی نہیں ہو جو ڈی ڈارلنگ ڈنک کال کی آواز Extension پر

صاف سنائی نہیں دیتی ہے۔ میں ابھی گیا اور ابھی آیا : اندرجیت نے اتنی دیر میں کرٹ اور پتوں پہن لیا تھا۔ ثانی ٹیک کرتے ہوئے اس نے ڈریسنگ ٹیبل کے پیشے میں دیکھا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور اسے چہرے پر اور کہیں کہیں قیمن پر پاپ اسٹک کے نشان تھے۔ ہاتھ روم میں جا کر اس نے جلدی سے پانی کا ایک چھپکا مارا اور اندرونی جیب میں چاقو اور دیو الور چیک کرنا ہوا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

باہر نکلے نکلے وہ اتنا ضرور کہہ گیا تھا کہ دروازہ بند مت کرنا۔ میں ابھی آتا ہوں۔ کمرے کی لائٹ اس نے بجھا دی تھی۔ اور اب وہ کمرے کے باہر تھا۔

کیا ہوا؟ : اندرجیت نے باہر نکلے ہی جی سے پوچھا۔

ہوا کیا؟ : جی سمجھنا سا گیا : تم یہاں تفریح بازی میں پڑے ہوئے ہو اور ادھر سینیٹر نے مجھے بھی اس کام میں دھکیل دیا ہے۔ وہ تو شکر کر رہا تھا تم نے مجھے ذاتی طور پر اس پکر کے مارے میں بہت سی باتیں بتا رکھی تھیں ورنہ تو محبت ہو جاتی۔ جی نے تیز تیز کہنا شروع کیا۔ وہ دونوں اب میز صوفیوں کے پاس تھے اور کمرہ نمبر ۱۰، اور ۲۴ کی لائٹن سے ہٹ کر کھڑے ہو چکے تھے۔ یہاں لائٹ بھی قدرے کم تھی اسی نے وہ یہاں رک گئے تھے۔ !

آپ کو معلوم ہے مسٹر اندرجیت : جی نے کہا۔ آج رات ابھی ابھی

دو خون ہونے ہیں جن کا تعلق آپریشن ممبر operation m2 mba سے ہے۔

دو نہیں تین خون ! : اندرجیت نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب؟ : جی نے تھب سے پوچھا۔

مطلب یہ کہ آج مات کچھ دیر پہلے یعنی لگ بھگ بارہ بجے کے قریب تین خون
ہوئے ہیں۔ ایک سن رین سی ہیں۔ مہا کے ایک پارسی انٹرنٹ کا جس کے قاتل کے
بارے میں ابھی کچھ پتہ نہیں چلا ہے!۔۔۔۔۔ لیکن اس سے پہلے یہ سن و۔۔۔ پہلا
خون۔۔۔ بلویوں کا پاسینے کو دوسرا گیٹ دے آف انٹرکے پاس ہوا ہے۔ ایک
ایسے آدمی کا جو کسی فیٹ کار میں مرا ہوا پایا گیا۔ اندرجیت نے اطمینان سے بات
مکمل کرتے ہوئے کہا۔

مگر تم کو کیسے معلوم ہوا اس خون کے بارے میں۔۔۔۔۔ تم تو ایمر جنسی میٹنگ
میں بھی شریک نہیں ہوئے تھے؟۔۔۔
نبٹے اس نے معلوم ہے کہ اس آدمی کے قتل سے میرا بھی تھوڑا سا تعلق
ہے!۔۔۔ اندرجیت نے کہا۔
کیا مطلب؟

مطلب یہ کہ اس آدمی کا قتل میں نے ہی کیا ہے۔۔۔۔۔! لہجہ بھورا اس
کو ماننا پڑا۔۔۔ اندرجیت نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا۔
میری تو سمجھ میں کچھ نہیں آیا دار۔۔۔ جی کی سمجھ میں واقعی کچھ نہیں آ رہا تھا۔
ہم نے اتنے دنوں بھاڑ نہیں جھونکی ہے۔ جی میاں! پہلے کام کرتے ہیں
پھر تفریح!۔۔۔ اندرجیت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

دیگو برخوردار! سپیکر اندرجیت سلسلہ! اگر تم مجھ پر ہی دعب ڈالنے کی
کوشش کرو گے تو معاملہ گڑبڑ ہو جائے گا۔۔۔ اس نے ہم کو پہلے تمام بات
بتاؤ بعد میں ڈائیلگ مارنا۔ جی میں مسکرا رہا تھا۔

تو سنو: اندرجیت نے بلدی جلدی کہنا شروع کیا۔ بات یہ ہوئی کہ میں
بارہ بجنے میں کوئی دس منٹ پہلے کپالا پہنچاؤں یہ آدمی یعنی مہا m a m b a کا

ایکٹنٹ ہمارے ایکٹنٹ الازبتھ کے ساتھ ڈانس کر رہا تھا۔ میں خاموشی سے ایک کونے میں سیٹ پر بیٹھا رہا اور آنکھوں پر ماسک چڑھا لی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ ریٹورنٹ سے باہر نکل رہا ہے۔ الازبتھ نے مجھے اشارہ کیا کہ میں اس کا پیچھا کروں۔ ریٹورنٹ سے نکل کر مجھے خیال آیا کہ الازبتھ کو بھی ساتھ لے لوں۔ جیسے ہی وہیں اندر آیا میں نے الازبتھ کو نیم بے ہوشی کی حالت میں دیکھا۔۔۔۔۔ لیکن اس نے اتنی دیر میں اس آدمی کی کار کا نمبر ایک کاغذ پر لکھ دیا تھا۔ میں تیزی سے اس کا پیچھا کرتا رہا۔ تاج محل ہوٹل کے پاس پہنچ کر اس نے گاڑی کھڑی کی۔ میں بھی اپنی کار سے اتر چکا تھا۔ اس نے مجھے دیکھ لیا اور ہسٹل لگائی چاہی۔ میں نے بڑھ کر باؤ اس کے سینے میں اتار دیا۔ اگر میں زیادہ تاؤ میری خود چھٹی ہو جاتی!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کی جیب سے ایک کوڈیفائر نکلا جس کے ذریعہ اسے اپنی ایک اور ایکٹنٹ کو contact کرنا تھا۔

اندرجیت نے جیب سے ایک ریڈنگل کرچی کو دکھاتے ہوئے کہا۔

وہ ایکٹنٹ کون ہے؟

ایک لڑکی! اندرجیت نے جواب دیا۔

کیا نام ہے اس کا؟ جی نے پھر سوال کیا۔

جوڈی! judy۔۔۔۔۔ جوڈی پالمیر judy palmer۔

اس وقت وہ کہاں ہے۔

میرے ساتھ۔۔۔۔۔ کافی دیر سے میرے ساتھ بستر میں ہے۔ اندرجیت

کے چہرے پر شریں سی مسکراہٹ تھی۔

تو گویا۔۔۔۔۔ فرض منہایا جارہا ہے۔ جی نے کہا۔

کیا کریں یعنی۔۔۔۔۔ اوپر والے کمرہ بانی ہے۔ ہر جگہ ایک ڈائیک لڑکی مل ہی

جاتی ہے : ” اندرجیت کو باتوں میں مزہ آرہا تھا ۔
 کہنے کا مطلب یہ ہوا کہ اُم کے اُم اور منشیوں کے مام ! ” جی نے سگریٹ کا
 کش لیتے ہوئے کہا : ” لیکن قبل آپ کو یہ معلوم ہے کہ اس وقت آپ کی ایک اور
 محبوب کے ساتھ میرا رابطہ پڑ گیا تھا ۔“
 ” مطلب ؟“

” مطلب یہ کہ ابھی ابھی کمرہ نمبر ۲۲ میں ایک صاحب کی ابھی خاصی پٹائی کر کے
 آرہی ہوں اور ان کو فینڈ والا انجکشن بھی دے دیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ شاید
 آپ کی تاک میں تھے ۔ اور اگر آپ بغیر احتیاط کے کمرے کے باہر نکلتے تو شاید
 آپ کو دوسری دنیا میں پہنچا دیتے ۔“

” تھینک یو سیرا ۔ اندرجیت نے جی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا
 ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن اس سے کچھ انفارمیشن بھی ملی ؟“

” سب کچھ ! بس اب تم کو یہاں سے نکلنا پڑے گا اور سن اینڈ سی کمرہ نمبر ۲۲“

کے ایکٹنٹ کو پکڑنا ہوگا ۔ ” جی نے جواب دیا ۔

” وہ تو مر چکا ہے ۔ ” اندرجیت نے کہا : ” مگر اُسے کیا کرنا ہے وہ میں جانتا ہوں ۔

مگر اس وقت اس لڑکی کا اور اس آدمی کا کیا کیا جائے ۔ ان دونوں کو بھی کل صبح تک
 یہیں رکھنا ہے ورنہ اگر یہ نکل بھاگے تو مشکل ہو جائے گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ویسے جو ڈسٹی
 کے ذریعہ اُسے خاص انفارمیشن مل چکی ہے اور میں خود تمہارا انتظار کر رہا تھا کہ
 جیسے ہی تم آؤ میں نکلوں !“

” میں یہاں کیا کروں گا ؟“ جی نے کچھ گھبراتے ہوئے پوچھا ۔

” میں یہاں کیا کروں ۔ ۔ ۔ ” اندرجیت نے اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا ۔

” اماں سیدھی سی بات ہے ۔ میں یہاں سے نکل رہا ہوں اب تم کو اس لڑکی کو

سنجھان ہوگا یعنی اس کے ساتھ سونا دنا! — یعنی کہ جوڑی ملنے کے ساتھ اندرجیت نے جواب دیا۔

لیکن وہ تو تمہارے ساتھ لیٹ ہوئی ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں نہیں..... میرے جانے سے وہ کہیں گھرا نہ جائے۔ جی خود گھرا گیا تھا۔

اے یار تم بھی بالکل ٹھوخنو ہو..... ایک رات ایک لڑکی کے ساتھ سو نہیں سکتے؟ اس وقت ویسے بھی بڑی طرح سے نئے میں چور ہے۔ اور آنکھیں بند کئے یعنی ہے..... تم سے وہ کچھ سوال کرے اس یا تا میں جواب دینا..... اندر سے میں وہ تم کو پہچان بھی نہیں پائے گی..... اور کچھ گی کہ میں یٹا ہوا ہوں..... بس اس طرح سے وقت کاٹ دینا.....! اندرجیت نے بات بدل دی کرتے ہوئے کہا۔

مگر یار اندرجیت! ایک بستر میں..... رات بھر لیٹنا اور اس کو محسوس نہ ہونے دینا کہ میں اندرجیت نہیں ہوں یہ کیسے ممکن ہے؟ " جی نے مصحوبیت سے پوچھا۔

اے یار..... پانچ چھ پیگ و جسکی پینے کے بعد کسی عورت یا مرد کو ہوش نہیں رہتا کہ وہ کس مرد یا عورت کے ساتھ لیٹا ہے..... دوسری بات یہ کہ کام کی ساری باتیں تو میں نے معلوم کر ہی لی ہیں..... تم تو بس وقت گزارو تاکہ کہیں اس کا فنش ٹوٹ نہ جائے اور وہ ہوش میں آکر کوئی گڑبڑ نہ کرے اور نہ ہی کوئی مدد سرا آدمی اس سے ملنے پائے! "۔

مگر یار اب بھی ہمت نہیں پڑتی ہے۔

سیدھی طرح سے جاؤ! اور یہ لڑکیوں والی باتیں چھوڑ دو۔ " اندرجیت اب سنجیدہ ہوتا ہوا رمل تھا۔

کیا کہا.... لائڈز والی باتیں.... دیکھو بیٹے اندرجیت یہ بات کبھی مت کہنا.... اب تم نے میری مردانگی کو چیلنج کیا ہے۔ اور ایک بات کی اور شرط رہی.... وہ یہ کہ صبح اس چھو کڑی سے پوچھ لینا سات کو کب زیادہ مڑے میں رہی۔ ٹھیک کال سے پہلے یا ٹھیک کال کے بعد۔۔۔ جتنے مسکراتے ہوئے کہا۔

دش تو گڈ ٹک! " اندرجیت نے جی کی پیٹھ مٹھکتے ہوئے کہا۔

بیسیم ٹو! " Same to you ..

اندرجیت تیزی سے میز میوں سے نیچے اتر گیا۔ جی کسٹ نمبر ۶۵ کے سامنے جا کر دگ گیا۔

دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔

اندرجیت اس نے مسکراہٹ تھا کیونکہ اس کا ہر اعتماد دوست جی اس کی مدد کو پہنچ چکا تھا۔!

اور جی.... اس نے مسکراہٹ تھا کیونکہ اندر کمرے میں جو ڈی نام کی ایک روٹی بیٹھ ہوئی تھی.... اور اس کا انتظار کر رہی تھی!

ناؤ کیفے، اینگلنگ گارڈن پر واقع بیہی کا ایک مشہور ریسٹوران ہے۔ یوں تو ناؤ کیفے میں کوئی خاص بات نہیں مگر اس کی اصل خوبی ہے کہ وہ جس جگہ واقع ہے وہاں سے بیہی کا ایک بہت بڑا حصر نظر آتا ہے۔ خاص طور سے چو پانی اور میرین ڈرائیو تو بالکل صاف نظر آتا ہے۔ رات کے وقت یہ منظر اور بھی زیادہ حسین لگتا ہے اور لوگ اس منظر سے لطف اندوز ہونے کے لئے

ناز کیلئے جاتے رہتے ہیں۔ پہلی منزل اور اس کے اوپر والی منزلوں پر قوریستوراں
 ہے مگر اس کی تیسری اور آخری خالی ہے۔ بالکل — صرف چھت اور اس کے
 دھچوں پنج ایک چھتری شاہی چیز ہے جو خانہ شہید گڑ کا کام کرتی ہے۔ عام طور سے
 لوگ نیچے کی منزلوں پر بیٹھ کر اور کھالی کر واپس چلے جاتے ہیں — لیکن اس
 تیسری ویران منزل پر بھی کچھ رومانی جوڑے یا دوسرے آرٹسٹ رگ جاتے ہیں اور
 اس اندھیری بگڑے نیچے جگہ گاتے ہوئے بیٹھ کر دیکھتے ہیں — میرین ڈرائیو۔
 چوپاٹی اور کف پر پڑ وغیرہ کی لائٹیں مل کر انتہائی حسین منظر پیش کرتے ہیں —
 یہیں سے میرین ڈرائیو بالکل Queens necklace دکھائی دیتی ہے۔
 یعنی مہدائی کا طرہ۔ اور یہی خود ایک بہارانی لگتی ہے۔

لیکن اس وقت ناز کیلئے بند ہو چکا تھا۔ ویٹر اور منتقلین ریسٹوران بند
 کر کے ٹر جا چکے تھے؛ پہلی منزل کی میزیں اور کرسیاں خالی تھیں۔ دوسری منزل بھی
 بالکل ویران تھی اور تیسری منزل یعنی بالکل اوپری حصہ جو کہ ویسے بھی ویران رہتا
 تھا۔ اس وقت وہ اور بھی زیادہ خاموش اور تاریک تھا۔ بلکہ کسی حد تک ڈرا دنا بھی
 — کیونکہ ریسٹوراں کی تمام لائٹیں بند تھیں اور تھوڑی بہت روشنی جو تیسری منزل
 تک پہنچ جا یا کرتی تھی وہ بھی بند تھی — ہاں بیکنگ گارڈن اور گلا ہنرو پارک کے
 پاس لوگوں کا آنا جانا اب لگا ہوا تھا، حالانکہ اس وقت تقریباً چلنے دو
 بنا رہے تھے!

ناز کیلئے کے اوپری حصے میں خاموشی تھی۔ تاریکی تھی اور ایک آدمی تھا۔ صرف
 ایک آدمی خاموش اور طاقت ور — مضبوط اور لمبے قد والا۔ اس کی آنکھیں
 بڑی بڑی تھیں اور ناک لمبی تھی۔ موٹے موٹے ہونٹوں کے اوپر بھاری مونچھیں
 تھیں — قد چھ فٹ سے زیادہ تھا اور وہ کالے رنگ کی بیسنز اور ایک کالے

رنگ کی چڑے کی بجیکٹ پہننے ہوئے تھا۔

اور اس وقت وہ میرین ڈرائیو کی طرف دیکھ رہا تھا۔ لگ بھگ دس منٹ سے وہ اسی حالت میں کھڑا ایک ہی طرف دیکھے مارا رہا تھا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں ایک بہت چھوٹی سی دور بین آنکھوں پر فٹ کر رکھی تھی جو اس کی آنکھ پر پٹائی لگ گئی۔ وہ ہاتھ تھو جیب میں ڈال کر اس نے ایک سگریٹ کیس نکالا اور سگریٹ کیس میں لگے دو بک ٹاپلنگ (۲۱۵) نکال کر اپنے کان میں لگا لئے۔ پھر ایک چھوٹا سا بیٹن جو سگریٹ کیس میں لگا ہوا تھا دبا دیا۔

..... اس کی آنکھیں دیکھ رہی تھیں۔ ایک سفید رنگ کی فلیٹ (Flat) کار جو نٹ راج ہوٹل کے سامنے سے نکل کر اب چو پانی کی طرف بڑھ رہی تھی۔ جس میں انسپکٹر انڈر جیٹ بیٹھا ہوا تھا!..... اور اس کے کان سن رہے تھے۔ ایک کنٹرولی جو ایجنٹ MAMBA 3 دے رہا تھا اور انڈر جیٹ کے پیچھے کی کار میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں بھی ایک سگریٹ کیس تھا اور اس کے ساتھ دو آدمی اور سوجھ دستے۔ ایک آدمی جو ڈرائیو کر رہا تھا۔ دوسرا آدمی وہ خود جو ڈرائیو کے ساتھ اگلی سیٹ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور تیسرا آدمی..... تیسرا آدمی تھا وہی مہانبر ایکس جس کے کچھ دیر پہلے انسپکٹر جی نے پٹائی کی تھی اور اسے ایک نیمڈ کا انجکشن بھی دیا تھا۔ وہ اب بھی تقریباً اودھ مارا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ پچھلی سیٹ پر لیٹا ہوا تھا۔ بلکہ پڑا ہوا تھا۔!

مہاترہ دیو رینگ..... مہاترہ دیو رینگ..... مہاترہ دیو رینگ..... سگریٹ کیس کی طرف منہ کرتے ہوئے کہا اور تازہ کیپٹ کی تیسری منزل پر ٹکڑے ہوئے آدمی نے جواب دیا..... رپورٹ!.....

Report • while you follow him! (رپورٹ کرو۔
اس کا پیچھا کرنے کے ساتھ ساتھ)

• پروڈنگ سر!..... اس نے انگریزی میں کہا شروع کیا.....
• اندرجیت ہمارے آگے ہے..... ظانی اور (Fly over) پر ہوا
• تو اس کا انتظار کر رہا ہے..... اب تک سب ٹھیک جا رہا ہے.....
• Fly over کے پاس دونوں طرف سے غائب ہو گا..... M2mb23 مباحثی
• اور مباحثی یعنی ہم دونوں سائیڈ سے غائب کریں گے..... اس بار وہ
• پتہ نہیں پائے گا!.....! Dont worry -

• اندرجیت کی کار سائبر میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جا رہی تھی..... اور
• Fly over بالکل پاس تھا..... Fly over کے اوپر ایک شوریٹ
• کل جوئی کمرہ تھی اور دو آدمی محترموں میں اسٹین گن.....
• نے میرے ڈرائیو کی طرف سے آنے والی گاڑیوں کی طرف سے دیکھ رہے تھے.....
• شاید کسی سفید رنگ کی فیٹ کا انتظار کر رہے تھے..... اور ان کے علاوہ دو آدمی کار
• کے اندر دیوالوں سے بیٹھے ہوئے تھے.....

• اندرجیت جو ابھی تک خاموشی کے ساتھ کار ڈرائیو کر رہا تھا اب تھوڑا سا چوکنا
• تھا..... کیونکہ اس نے سامنے کے شیشے میں دیکھ لیا تھا کہ کوئی گاڑی اس کا پیچھا
• کر رہی ہے..... اس نے گاڑی کی رفتار اور زیادہ تیز کر دی.....
• اور اپنی سیٹ کے پیچھے ہٹ کر کے ایک چھوٹا سا گول ہینڈ گرنیڈ.....
• Hand grenade نکالا..... اس قسم کے Explosives اس کی گاڑی
• میں ہمیشہ موجود رہتے تھے اور وقت بے وقت ان کی ضرورت بھی ڈھابایا کرتی
• تھی..... اپنے ہاتھ میں Hand Grenade safety-caten

سے کہ اس نے سڑک سے اس کا ہلک اٹک کیا اور پیچھے کی طرف ہوا میں اچھال دیا۔ ایک زور کا دھماکا ہوا اور پیچھے آنے والی گاڑی ایک زبردست بریک کے ساتھ رک گئی مگر... Fly over کے اوپر سے دو اسٹین گنیں ایک ساتھ چل پڑیں۔ اندرجیت نے تیزی کے ساتھ واپس کی طرف لاٹا اور گاڑی ٹکنا چاہی مگر گولیوں کی بوچھاڑ اس قدر تیز تھی کہ اندرجیت کو مجبوراً دوبارہ گاڑی سیدھی کر کے آگے کی طرف بھگانی پڑی۔ مگر اس پہنچ میں گولیوں نے اس کار کے کئی شیشوں کو چکنا چود کر دیا تھا۔ مگر ایک اتفاق کی بات ہے کہ Wind screen ابھی تک محفوظ تھا۔۔۔۔۔ اور کسی نہ کسی طرح وہ اپنے آپ کو بچانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ اور اب وہ تیزی سے چرپائی کے پاس سے گزر رہا تھا۔ Fly over پر کھڑے ہونے آدمی جلدی جلدی کاریں بیٹھے اور شور ریٹ تیزی کے ساتھ اندرجیت کی کار کا پیچھا کرنے لگی مگر اندرجیت اس وقت کافی فاصلے پر تھا۔

ایں لوگوں نے بھی کاری رفتار انتہائی تیز کر دی۔ اندرجیت کے پیچھے والی کار تو خیر چھپا کر ہی رہی تھی۔

مگر پیچھے کچھ فاصلے پر Fly over کے پاس دو آدمی اپنی گاڑی کو سڑک پر لانے کی کوشش کر رہے تھے کیونکہ Hand grenades کے پھٹنے کی وجہ سے انہوں نے گاڑی کو کچھ اس طور پر کاٹ کر ہلکا کر دیا تھا کہ وہ سڑک کے بیچ میں ٹکے تاروں میں گھس گئی تھی۔ انہوں نے اس کا ساتھ ڈرائیو کیا تو گاڑی کو لٹکانے کے بجائے اس سے مگر پیچھے کی سیٹ پر تیسری ہستی اب بھی دنیا و مافیہا سے بے خبر فیہم ہیں پورے جوش پڑی تھی۔

جب گاڑی کسی طرح سے نکلنے کے قابل نہیں ہوئی تو ان دونوں نے اندر والے مباحثے کے لئے کہہ دیجئے کہ میں چھوڑ دو مجھے زوروں کی پینڈ آ رہی ہے۔ فیہم کے آپشن

کا اثر ابھی تک اس پر بری طرح عادی تھا۔

3. MAMBA پریشان حال مجبور آکسی ٹیکس کے فراق میں ہر آنے جانے والی گاڑی کو روکنے کا اشارہ کرنے لگا۔ ڈرائیور اب بھی گاڑی ٹھیک کرنے کے درپے تھا۔ تیسری ہستی دھند کے انجکشن کا مزہ لے رہی تھی اور تمام لڑائی جھگڑوں سے بالاتر تھی۔ ذرا دور چروپائی کے آگے ایک شیوولیٹ انپکٹر اندرجیت کی سفید رنگ کی ریاٹ کا بیچھا کر رہی تھی۔ دونوں دیکھنے کی آخری منزل پر اندرجیت میں ایک آدمی کھڑا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار تھے اور وہ دور بین سے دونوں گاڑیوں کو دیکھ سکتا تھا۔ اور ان سب چیزوں سے بے خبر ہوئی تیلناج کے کمرہ نمبر 40 میں ایک لڑکی جو ڈی ایک بھی کے ساتھ لیٹ ہوئی تھی اور وہ بری طرح سے نٹے میں چر رہی تھی اور وہ انسپکٹر جیمز بارلے جو اب انسپکٹر اندرجیت کی جگہ آچکا تھا اس سے کہہ رہی تھی

• ڈانگ تھوڑی دیر پہلے جب تم ڈنک کال کرنے گئے تھے اس سے پہلے تھا اسے ہونٹ چٹنے سے تھے بچے ایسا لگ رہا ہے جیسے اب تمہارے ہونٹ کچھ موٹے ہوئے سے ہیں .

اگلے موٹر پر اندرجیت کی گاڑی انتہائی تیزی سے بڑھی اور پیچھے والی گاڑی کو بہت پیچھے چھوڑ گئی۔ اتنے پیچھے کہ وہ آسام سے اپنی گاڑی کسی جگر پارک کر سکتا تھا یعنی چھپا سکتا تھا۔ اندرجیت کا ارادہ بھی یہ تھا کہ اگر اسے تھوڑی سی فرسٹ مل جائے تو اپنی گاڑی کہیں چھوڑ دے۔!

مگر اس وقت سب سے بڑی دشواری یہ تھی کہ آس پاس میں کوئی ٹیلیفون برتھ دکائی نہیں دے رہا تھا اور اندرجیت کو ہر حالت میں ٹیلیفون کی ضرورت تھی۔ تھوڑی دیر کے لئے اس نے سوچا اور پھر گاڑی کھدائی شکل روڈ کی طرف موڑ کر ایک بلڈنگ کے کپاؤنڈ میں داخل کر دی۔ بلڈنگ پر بڑا بڑا لکھا ہوا تھا۔ بیرو پراڈائز Blue printed disc۔ گراؤنڈ فلور پر صرف موٹر گیراج تھے اس نے اسے گاڑی کھڑی کرنے میں کوئی دشواری نہ ہونے پائی۔ وہ گاڑی کھڑی کر کے بلڈنگ میں داخل ہو گیا تھا۔ وہ جیسے ہی لفٹ کی طرف بڑھا اپنے پیچھے اسے تیز تیز قدموں کی چاپ سنائی دی۔ قدموں کی آواز خاصی سیدھے ہٹم تھی اور ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بھاگ رہا ہو۔ یعنی بھاگ کر پیچھے آ رہا ہو۔ اندرجیت کا ماتھے کوٹ کی اوپر سی جیب میں پہنچ چکا تھا اور ریلو اور کو ٹول رہا تھا۔

کہہ دو کہ جاتا ہے شاب؟ اندرجیت نے بات کر لی۔ اس کے پیچھے ایک گوردیہ کھڑا تھا۔ اس نے اچھان کی سانس لی اور دیو الوہ سے اٹھ بٹایا۔ گوردیہ کا اور قریب آ گیا تھا۔

کون شفیٹ میں جاتی کا ہے؟ گوردیہ نے اپنے مخصوص گوردیہ بلے میں پڑ چھا۔

شفیٹ خبر پندرہ اندرجیت نے جواب دیا۔

تین مالا پر کا پندرہ غیر کا شاب ہم شاب باہر گاؤں کو گیا ہے۔ گوردیہ کا صفحہ خیز لہو سن کر اندرجیت کچھ مسکرا دیا۔

در اصل بات یہ ہوئی تھی کہ اندرجیت بغیر کسی کو جاننے بچھے اس بڈنگ میں آ گیا تھا۔ وجہ بھی کچھ ایسی ہی تھی۔ اس کو ٹیلیفون کی سخت ضرورت تھی اور چونکہ ہنگ فون کوئی آس پاس میں نہ تھا اس لئے اس نے سوچا کہ کسی کے گھر سے فون کر لیا جائے لہذا وہ اس بڈنگ میں آ گیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ کسی بھی فلیٹ میں چلا جائے گا۔ اور وہاں سے فون کرے گا لیکن اس بڈنگ میں اس کی جان پہچان والا کوئی نہ تھا۔ مگر پھر بھی وہ بے دھچک اندر آ گیا تھا مگر اس وقت گوردیہ کی بات نے واقعی اس کو پریشان کر دیا تھا۔ اس میں گوردیہ کی کوئی غلط فہمی اس کا تو کام ہی یہ تھا کہ ہر آنے جانے والے پر نظر رکھے۔ خاص طور سے کسی نئے آدمی پر۔ سمجھتی تھی جب کوئی نیا آدمی کسی بڈنگ میں آتا ہے عام طور سے گوردیہ یا چکریدار اس کا اسی طرح سے سواگت کرتے ہیں جس طرح سے اس وقت گوردیہ نے اندرجیت کا سواگت کیا تھا۔ مگر میں کوئی اور بھی نہیں ہے؟

اندرجیت نے کچھ اس انداز میں پڑ چھا جیسے پسندیدہ خبر فلیٹ والوں سے اس کی بڑی پرانی راہ و رسم ہے

چھوٹا سیٹھ ہوگا۔ وہ تو اکا دن گھر پر رہتا ہے، گورکھا نے دلتے ہوئے جواب دیا۔ اندرجیت کی جیسے جان میں جان آگئی۔
 چن شاب تم اکیلا اوور رادھر، پتلا پائے گا یا اپنی ساتھ چلے! " گورکھا نے پوچھا۔

" نہیں! نہیں!! تہااری کوئی ضرورت نہیں۔ میں چھوٹے صاحب سے ہنسے آیا ہوں۔ جب چھوٹا صاحب اوھر تو کوئی ٹکڑی بات نہیں۔"
 اندرجیت نے لفٹ کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہا اور تیسرے فلور کا بٹن دبا دیا۔

فلٹ بزنس مندر کے سامنے پہنچ کر اندرجیت نے لمحہ بھر کو سوچا، معلوم نہیں کون آدمی یا لڑکا گھر پر ہوگا۔ گورکھا سے بچنے کے لئے تو اس نے بہانہ تو بنا دیا ہے مگر معلوم نہیں اس گھر میں ٹیلیفون بھی موجود ہو گا یا نہیں۔ اگر اس گھر میں ٹیلیفون نہ ہو تو سخت کوفت ہوگی کیونکہ پھر کسی اور گھر پر یا ہوٹل وغیرہ جانا پڑے گا ٹیلیفون کے لئے۔
 بہر حال اس نے دل کڑا کر کے گھنٹی بجادی۔

دروازہ کھینچ میں ٹکی ہوئی ٹیشے کی گول آنکھ میں دیکھ کر اندرجیت نے محسوس کر لیا تھا کہ اندر لائٹ ہو رہی ہے!

تھوڑی دیر کے بعد اندر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی اور کسی نے دروازہ میں ٹکی ہوئی ٹیشے کی آنکھ میں اپنی آنکھ لگا دی۔ وہ شاید دیکھنا چاہ رہا تھا کہ باہر کون ہے۔ تھوڑی دیر تک وہ آنکھ اسی طرح سے ٹکی رہی پھر دروازہ بند ہو گیا۔

پھر کہہ دیں کم! ۱۰

درداڑہ پر ایکسپریس چھبیس سال کے موٹے سے صاحبزادے کھڑے ہوئے تھے۔ چہرے پر انتہائی محنت ! قد چھوٹا تھا اور چہرہ گول — آنکھوں پر عینک تھی اور منہ میں ایک موٹا سا سگارا اور وہ ایک بنایت عمدہ اور قیمتی ٹائٹ گھاٹن پہنے ہوئے تھے اور اندر جیت کو خوش آہدید کہہ رہے تھے۔ !

اس غیر متوقع welcome پر تھوڑی دیر کے لئے تو اندر جیت پکرا گیا۔ پھر کچھ مسکراتے ہوئے اس نے بون پائل۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولے ان حضرات نے اندر جیت کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔
آئیے آئیے ! آپ ہی کا انتظار ہو رہا تھا ڈاکٹر صاحب !
آپ کے انتظار میں کی تاہم نہیں کیا ہم نے !

اب اندر جیت اندر آچکا تھا اس کی نظر میں ان حضرات پر ٹکی ہوئی تھیں اور وہ اسے بولنے کا موقع ہی نہیں دے رہے تھے۔ اب وہ اندر ڈرائنگ روم میں آچکے تھے۔ اندر جیت کی نگاہیں انتہائی تیزی کے ساتھ ٹیلیفون ڈھونڈ رہی تھیں — وہ چاہتا تھا کہ جلد از جلد یہاں سے ٹیلیفون کر کے اپنی ضروری باتیں کرے مگر اس وقت ایک بالکل اجنبی آدمی کے اس طرح سے مخاطب کرنے پر وہ کچھ ششپا سا گیا تھا۔ خاص طور سے اس بات پر کہ بن صاحب سے وہ پہلی بار مل رہا تھا وہ تو اس سے اس طرح بات کر رہے تھے جیسے وہ اسی کے منتظر تھے۔

ڈاکٹر صاحب ! یقین جائے آپ کو یہاں دیکھ کر جو مجھے دل خوشی ہوئی ہے اس کا اظہار نہیں کر سکتا۔ انہوں نے بیٹھے ہوئے کہا۔ اندر جیت بھی ہنسنے لگا تھا۔ اس نے کھکی رستہ ہوئے کہا۔

دیکھئے دراصل بات یہ ہے کہ میں جس وجہ سے آیا ہوں وہ کوئی دوسری

ہی بات ہے۔۔۔۔۔ اندرجیت نے گویا اپنا مدعا بیان کرنا چاہا۔ مگر انہوں نے پھر مزید سے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

میں سمجھ گیا! میں سمجھ گیا!! وہ دوسری بات کیا ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

وہ دوسری بات یہ ہے کہ میرے دشمنوں نے آپ کو بلوایا ہے تاکہ مجھے دماغی اسپتال میں بھیج دیا جائے! کیوں صاحب بے تائیدی بات!

انہوں نے اندرجیت کے ہاتھ پر ہاتھ دارتے ہوئے کہا اور ہاتھ پکڑ لیا۔ اندرجیت کی سمجھ میں اب کچھ کچھ بات آرہی تھی۔ اور وہ اندرجیت کو کوئی ڈاکٹر وغیرہ سمجھ رہے تھے۔

اندرجیت پاگوں سے ویسے بھی بہت گھبراتا تھا۔ مگر اس وقت اس

سننے اپنے آپ کو جس بری طرح سے ایک پاگل کے چنگل میں پایا اس کا اسے

لگن بھی نہ تھا۔ دراصل اس میں خفا اس کی ہی تھی۔ وہ خود ہی یہاں آیا تھا۔ فون کرنے کے لئے۔ یہاں تو معاملہ ہی الٹا ہو گیا تھا!

اندرجیت کو اپنی حالت پر سٹوڑا سا غصہ اور ٹھنڈا ہٹ آرہی تھی اور

ان صاحبزادے کی باتوں پر وہ کچھ گھرا سا رہتا تھا۔ اب بار بار وہ غلے کر رہا اس

طرح دیکھ رہا تھا تاکہ اس کی مدد کے لئے کوئی دوسرا آئے تو وہ دلوں

سے نکلے۔۔۔۔۔ بلکہ نکل نکالے۔۔۔۔۔ چاہے فون کرے یا نہ کرے!

بے تائیدی بات۔۔۔۔۔ انہوں نے اندرجیت کا ہاتھ مضبوطی

سے پکڑے ہوئے کہا۔

۔۔۔۔۔! آپ کے دشمن۔۔۔۔۔ میں کچھ سمجھ نہیں! اندرجیت

۔۔۔۔۔! میں سمجھ رہا ہوں! نہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ دنیا کے طاقت ور سے

حافظ و انسان سے لڑ سکتا تھا مگر نہ جانے کیوں پاگلوں کو دیکھ کر اس کی روح فنا ہوتی تھی۔

• نہیں سمجھے انہوں نے اندرجیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

اندرجیت نے نفی میں سر ہلا دیا۔ اس کی بولتی گریا بسند ہوتی جا رہی تھی۔

• تو کیا ہمیں سمجھانا پڑے گا؟ : ان حضرات نے اندرجیت کے قریب اپنا مزلا تے ہوئے کہا۔ اور مضبوطی سے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لئے۔

• نہیں نہیں! : اندرجیت نے پھنستی ہوئی آواز سے کہا۔

کیا نہیں نہیں؟۔ انہوں نے پوچھا۔

• جی کچھ نہیں۔ : اندرجیت نے رومانسی آواز میں کہا۔

• ڈاکٹر صاحب! : ان صاحب نے اندرجیت کو مخاطب کرتے ہوئے

کہا۔ آپ جانتے ہیں کہ میرے تین دشمن ہیں اس دنیا میں۔

اندرجیت نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ

دوبارہ بولے۔

• میرے تین دشمن ہیں میری ماں میرا باپ

. اور . . . وہ خاموش ہو گیا۔

• چچا؟ : اندرجیت نے اپنے خیال میں تیسرے دشمن کا انتخاب

کرتے ہوئے کہا۔

• نہیں! : وہ ہستی تیزی سے برلی اور غصے کے ساتھ اندرجیت

کی طرف دیکھنے لگی۔

”مگر آپ کے ماں باپ آپ کے دشمن کیوں ہیں؟“ اندرجیت نے تیسرے دشمن کا ذکر چھوڑ کر بات کو نیا رخ دیتے ہوئے کہا۔

”میرے ماں باپ سمجھتے ہیں کہ میں پاگل ہوں!“ انہوں نے تشکیک آمیز ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

”یہ تو سخت زیادتی ہے ان کی!“ اندرجیت نے ان کی بات کو غور دیتے ہوئے کہا۔

”سالہ لاکھ میرے خیال میں وہ دونوں خود پاگل ہیں۔ وہ چلتے ہیں کہ مجھے پاگل خانے بھجوا دیں اور میں پتا چتا ہوں کہ ان دونوں کو پاگل خانے بھجوا دوں۔“

”سچ فرمایا آپ نے؟“ اندرجیت سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”کیا صحیح فرمایا ہم نے؟“ انہوں نے جھوٹے ہونے پر چھا۔

”یہی کہ آپ کے ماں باپ پاگل ہیں اور آپ ٹھیک ہیں!“
 ”خبردار جو میرے ماں باپ کو پاگل کہا۔“ اس نے اپنے ٹائٹ گاؤن کی جیب سے ایک چاقو نکالتے ہوئے کہا۔ اندرجیت کی پاؤں تلے زمین نکل گئی۔

”ماں باپ کی عزت کرنا ہر بیٹے کا فرض ہے۔“ اس نے

انتہائی زبردست جیسے میں کہا۔

”جی ہاں!“ اندرجیت انتہائی آہستہ سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”کیا جی ہاں؟“ اس نے چاقو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے کہا۔

”یہ کہ ماں باپ کی عزت کرنا ہر بیٹے کا فرض ہے۔“

۔ اور جو آدمی اس بات کو غلط ثابت کر دے گا تو ہم اس کے لئے لٹیکورٹ
ٹمک جائیں گے۔

۔ جی ہاں !

۔ کیا جی ہاں !

۔ یہی کہ جو آدمی اس بات کو غلط ثابت کر دے گا تو آپ لٹیکورٹ ٹمک
جائیں گے ! اندرجیت نے گردن جھکاتے ہوئے کہا۔

۔ اگر لٹیکورٹ نے اپیل نامنظور کر دی تو سپریم کورٹ جائیں
گے۔

۔ جی ہاں۔

۔ کیا جی ہاں ؟

۔ یہی کہ اگر لٹیکورٹ نے اپیل نامنظور کر دی تو سپریم کورٹ جائیں
گے ! اندرجیت دھیرے سے بولا۔

۔ ٹھیک ہے تو ایسا کرو ! ابھی ابھی جا کر وکیل سے بات کر لو۔ اس
نے چاقو دوبارہ جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

اندرجیت کی جان میں جان آئی۔ اس نے موقع غنیمت جانا اور
ٹیلیفون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

۔ تو ایسا کرتے ہیں کہ وکیل سے ابھی بات کر لیتے ہیں۔

۔ کیا اس کے گھر جاؤ گے ؟ اس نے سگارا کا کش پیتے ہوئے
کہا۔

۔ نہیں۔۔۔۔۔ ٹیلیفون پر بات کر لیں گے !

۔ خیر واد جو اس کا نام تھا۔ وہ دوبارہ کھڑے ہوئے اور چاقو نکال لیا۔

کس کا نام ؟ ۔ اندرجیت نے گہرے برے پوچھا ۔

اس کا ! ۔ انہوں نے کہا ۔

دیکھ کر ! ۔ اندرجیت نے پوچھا ۔

نہیں ۔ وہ بڑے ۔

لوٹ کورٹ کا ؟ ۔

نہیں ۔

ماں باپ کا ؟ ۔

نہیں ! ۔

پھر کس کا ؟ ۔

اس کا ۔ اس نے اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔

ٹیلیفون کا ؟ ۔

ہمپ رہو ۔ خاموش خبردار ! دوبارہ اس ذیل چیز کا

برے سامنے نام مت لینا ۔ یہی میرا قیام دشمن بلکہ پہلا اور

آخری ! دو دفعہ میں اس کی رسی کاٹ چکا ہوں مگر یہ پھر

آ جاتا ہے میرا دشمن ! ۔

وہ آنکھوں کو بند کر کے زور زور سے چلانے لگا ۔

دیکھئے ۔ ذرا آہستہ ہوئے ۔ پڑوس والے کیا کہیں گے ! ۔ اندرجیت

نے بہت ہی میٹھی آواز میں کہا ۔

پڑوس والوں کے گھر میں بھی یہ ہے ! وہ بھی میرے دشمن ہیں ! ۔

لیکن ٹیلیفون آپ کا دشمن کیوں ہے ؟ ۔

خبردار جو بارہ نام یا اس غیبت کا اس سے زیادہ خطرناک

پہیز دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ سیکنڈ ورلڈ وار Second world war اس کی وجہ سے ہوئی۔ ہٹلر کے گھر میں بھی یہ موجود تھا اور مسولینی کے گھر میں بھی۔۔۔۔ اور میرے گھر میں بھی ہے۔۔۔۔ شاید میں بھی ہٹلر یا مسولینی ہوں!۔ اس نے اندرجیت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
 ۔ جی ہاں!۔

کیا جی ہاں؟

۔ یہی کہ آپ ہٹلر یا مسولینی ہیں۔۔۔

۔ خیر دار! جو مجھے ہٹلر یا مسولینی کہا۔۔۔۔ میں مہاتما گاندھی کے پیش کار بننے والا ہوں۔۔۔۔! ہٹلر کا پجاری۔۔۔۔ پریم کا پجاری۔۔۔۔ میں پریم پجاری ہوں!۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا:
 راہ! راہ! اب تو آپ نے پریم پجاری۔۔۔۔ فلم ہی ضرور دیکھی ہوگی؟
 اندرجیت نے بات چیت چھوڑ دی۔

۔ دیکھی تھی۔۔۔۔ مجھے ڈائریکشن ڈراکمز اور مگ!۔

۔ جی ہاں!۔ اندرجیت نے آہستہ سے کہا۔

کیا جی ہاں؟

۔ یہی، کہ پریم پجاری کی ڈائریکشن کچھ کمزور تھی۔

۔ خیر دار جو دیو آخند کو کچھ کہا۔ ہندوستان میں صرف ایک ہی ڈائریکٹر

ہے دیو آخند۔۔۔۔ اور ایک ایگزٹ۔۔۔۔

۔ دیو آخند!۔ اندرجیت نے بغیر کسی تاثر کے کہا۔

۔ نہیں۔۔۔۔ چیتن آخند!۔۔۔۔ تم سمجھتے ہو میں فلموں کے

ہارسے میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔۔

۔ سب کچھ جانتے ہیں لیکن کچھ ایک مزدوری کام تھا
 کچھ اجازت دیجئے ۔ اندرجیت نے اٹھنا چاہا ۔
 . . بیٹھے رہو ! کچھ کھاپی کر جاؤ ! ڈنکا دُجے یا بریک فاسٹ
 دونوں چیزیں تیار ہیں

۔ ڈنکا گھائیے ۔ اندرجیت نے سوچا کہ وہ کسی بہانے اندر آجائیں اور یہ چپکے
 سے باہر نکلے ۔ اسی لئے اس نے ڈنکا گوانے کو کہا ۔
 . . عجیب بے وقوف آدمی ہو ! . . وہ کہہ رہا تھا . . رات کو اتنی دیر میں
 کوئی ڈنکا کھاتا ہے !
 . . تو بریک فاسٹ لگا رہے . .

۔ نہیں ہم پینچ لگواتے ہیں
 . . ٹھیک ہے ! لگواتے . .

وہ صاحب احیاء ان سے اٹھے اور اندر کی طرف شدید کچن میں جانے لگے ۔
 اندرجیت نے سوچا کیوں نہ جلدی سے وہ ٹیلیفون ملائے ۔ جب تھوڑی دیر تک
 وہ واپس نہیں آیا تو اندرجیت تیزی سے اٹھا اور فون کی طرف پکھا ۔ ٹیلیفون
 پر ریسیک ہی اس نے خبر دیا یا ایک زوردار اکراؤ آئی ۔

۔ خدا ! خدا ! بھاگ جاؤ ۔ دشمن جاسوس
 ہرے جاتے ہی دشمن سے مل گئے میرا کوئی دوست نہیں . . . تم
 بھی دشمن ہو ۔ بھاگ جاؤ !

اندرجیت نے آؤر کیوں نہ تاؤ ۔ ٹیلیفون کا ریسیور پر شیخ کر اور زوردار چلا گیا
 مادر صوفے کے اوپر سے ہوتا ہوا دروازہ کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول کر
 باہر نکل گیا اور تیزی کے ساتھ بیڑھیوں سے پیچھے اترنے لگا ۔

گھاڑی کو باہر نکالتے وقت اندرجیت نے اوپر کی طرف دیکھا، تیسرے فلور پر ایک بالکنی میں وہ صاحب کھڑے ہوئے پلہ رہے تھے۔

۔ نوٹ آؤ۔۔۔۔۔ نوٹ آؤ دشمن کو میں نے مار دیا۔۔۔۔۔ دشمن کو میں نے مار دیا۔۔۔۔۔ زور سے کوئی چیز آکر اندرجیت کی کار کے پاس گری۔

اندرجیت نے ہٹ کر دیکھا، ٹیلیفون زمین پر پڑا ہوا تھا اور شاید ٹوٹ گیا تھا۔

اس نے جلدی سے گاڑی سیکنڈ گیئر میں ڈالی اور تیزی سے باہر نکل گیا۔

ایک منٹ راج ہوٹل کے کمرہ نمبر چالیس میں ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے لگی۔

۔ ریس؟ : کسی فوانی آواز نے پوچھا۔

۔ ٹیلیفون کرنے والا خاموش رہا۔

۔ ہلو! ہلو! کون ہے؟ : دوبارہ لڑکی کی آواز آئی۔

۔ دوسری طرف سے اب بھی کسی نے کچھ نہیں کہا۔

۔ ہلو!۔۔۔۔۔ : لڑکی کی آواز میں گھبراہٹ تھی۔

۔ اپنے ساتھ ٹیلیفون دو! : یہ اندرجیت بول رہا تھا۔

کون سہتی ۔ ؟ ۔ لڑکی نے پوچھا ۔

۔ جو ڈی پامر ؟ ۔ اندرجیت نے کہا ۔

۔ میں کسی جو ڈی پامر کو نہیں جانتی ۔

۔ انسپکٹر اندرجیت کو جانتی ہو ؟ ۔

۔ فریڈ ! ۔ وہ ۔ اس نے جواب دیا ۔

۔ اگر نہیں جانتی ہو تو اچھی طرح سے جان لو ۔ ۔ ۔ ۔ میں اندرجیت

بل رٹ ہوں ۔ انسپکٹر اندرجیت ! ۔

۔ تم کہا کیا چاہتے ہو ؟ ۔ وہ بولی ۔

۔ میں یہ جانتا چاہتا ہوں کہ میرا دوست انسپکٹر جی جو ہوٹل منراج

کے کمرہ نمبر چالیس میں یعنی تہا رہے کمرے میں تھا ۔ ۔ ۔ ۔ اس وقت

۔ کہاں ہے ؟ ۔

۔ مجھے نہیں معلوم ! ۔ لڑکی نے جواب دیا ۔

۔ عجیب ہے ۔ لیکن ایک بات یاد رکھو ۔ ۔ ۔ ۔ اگر انسپکٹر جی کو کچھ

ہو گیا ۔ ۔ ۔ ۔ تو تم سب کی خیر نہیں ! ۔ اندرجیت نے کہا ۔

۔ زیادہ اسرارٹ بننے کی ضرورت نہیں ہے انسپکٹر ۔ ۔ ۔ ۔ لڑکی

کہہ رہی تھی ۔ تہا رہی ہر چال پر ہم لوگوں کی نظر ہے ! ۔ ۔ ۔ ۔ کہو تو یہ بھی

بتا دیں کہ تم اس وقت فون کہاں سے کر رہے ہو ! ؟

۔ اندرجیت لمحہ بھر کے لئے چومک گیا ۔ کیونکہ اگر اس وقت اس لڑکی نے یہ

بتا دیا کہ وہ کہاں سے فون کر رہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان لوگوں کے

آؤسی اب بھی اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ اور کہیں قریب میں

۔ اسی ہیں ۔

ٹیف ہے بتاؤ میں اس وقت کہاں سے ہل رہا ہوں ؟ اندرجیت نے کچھ رکھتے ہوئے کہا۔

بریج کنڈی — بمبیل ریسٹورنٹ ۔ وہاں کی نے جواب دیا ۔

اندرجیت چلا گیا — وہ واقعی Bombellis سے ہی فون کر رہا تھا۔ اس نے چاروں طرف گھوم کر دیکھی — یہیں چار بڑے فلور پر ڈانس کر رہے تھے اور اس قدر قریب تھے کہ ان پر مہاکے جاسوس ہونے کا شبہ کسی بھی طرح سے نہیں کیا جاسکتا تھا۔

اندرجیت نے ٹیلیفون کا ریسپورس ہلے سے رکھ دیا اور برابر کی سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے تھوڑا سا پردہ ہٹایا اور کھڑکی کے باہر جھانک کر دیکھا۔ باہر بڑی پردہ تین گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں — ایک نیلے رنگ کی اس بد اس کی نظر جم گئی کیونکہ اس میں دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے — اور اندرجیت کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی جو اسٹیرنگ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہونٹ ہل رہے تھے اور وہ مسلسل کچھ بول رہا تھا۔

اندرجیت کی سمجھ میں آگیا کہ وہ لوگ کن ہیں ! اس بات کی تصدیق یوں ہو گئی کہ تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے اپنے کان میں سے دو چھوٹے چھوٹے ہلکے نکال کر اوپر کی سیٹوں میں ڈال دیا۔ حالانکہ یہ کام اس نے انتہائی سہولت سے کیا تھا مگر اندرجیت کی نظر میں اسے بھانپ

جین

جین سمجھ رہا تھا کہ وہ اب بھی اس کے پاس تھی اور باہر کھڑی تھی۔ اس نے اسے دیکھا اور جگہ جگہ گریوں سے نشان لگایا۔ اس نے اسے دیکھا اور جگہ جگہ گریوں سے نشان لگایا۔ اس نے اسے دیکھا اور جگہ جگہ گریوں سے نشان لگایا۔

اندر جیت کے ۔ مزید ایک معمولی سی بات تھی :۔

ویٹر کو اس نے کافی لانے کے لئے کہا ۔ اور آہستہ سے اپنی جیبیں پتلیں
بروالور اور چاقو موجر کرتے ۔ اس نے خاموشی سے اپنا ہاتھ نیچے کی طرف کیا ۔
اور جوتے میں لگے ایک پھرٹے سے ہچک کو کھینچ لیا ۔ دراصل اس نے اپنے
جوتے کے پیچھے تلوے کے اندر ایک ٹک بٹنگ آدھا اپنی چوڑا سوراخ بنوایا
تھا جس میں ایک پتلا سا چاقو رکھا ہوا تھا ۔ ایک خاص طریقے سے جھٹکا دینے
پر وہ چاقو باہر نکل آتا تھا اور لٹائی کے دوران جب دوسرے ہتھیار کسی وجہ
سے کام نہ آئیں تو یہ چاقو اپنا کام دکھاتا تھا ۔ صرف ایک تھوکر آدھی کر
مارنے کے لئے کافی تھی !

اندر جیت تھوڑی دیر خاموش بیٹھا کافی سب کرتا رہا ۔ پھر اس نے ہاتھ کے
اشارے سے ویٹر کو پاس بلایا ۔

بیس سر ؟ : ویٹر نے دوبارہ جیب میں پرچھا ۔

دیکھو ! باہر ہمارے دو ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں نیلے رنگ کی Dat Sun

کار میں ۔ اندر جیت نے کھڑکی کے پردے کو ذرا سا سرکاتے ہوئے کہا : ان
سے کہو کہ وہ اندر آجائیں خود آ !

آپ کا نام ؟ : ویٹر نے قدرے ہرجت سے پرچھا ۔

نام کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ ان سے کہو کہ آپ کے ساتھی بلائے ہیں

بس ! : اندر جیت نے ذرا سخت لہجے میں کہا ۔

دائٹر سر ! : ویٹر نے دروازہ کھولا ۔ باہر نکلا ۔ اندر جیت نے کھڑکی کا

پردہ سرکایا اور باہر دیکھنے لگا ۔ ویٹر نیلے رنگ کی Dat Sun کے پاس

بہنچا اس نے کار کے اندر بیٹھے جو نے آویروں سے کہہ کہا ۔ اسٹیرنگ ویل پر

بیٹے ہونے آدمی نے دیڑھے کرنی بات پوچھی۔ دیڑھے اندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہہ کیا۔ اندرجیت نے جوڑے پرستے ہوئے کہ کہ دھڑے سے کھول دیا۔ وہ اب بھی خاموش بیٹھا مڑا تھا مگر اس کی خاموشی میں ایک مکمل طوفان تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے چند لمحوں میں اس کی ایک شدید لڑائی ہونے والی تھی۔ اسی دیڑھوں میں جہاں لوگ اس قدر مسرور و شادمان۔ دنیا دہانہا سے دور آرکسٹرا کی دھن بہ بہ ہوش ڈانس کر رہے ہیں یا اپنی اپنی محبوباؤں کی گھر میں ہاتھ ڈالے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس نے پھر باہر دیکھا۔ دونوں آدمی کار سے اتر چکے تھے۔ دیڑھ اندر آچکا تھا۔ اس نے ہاتھ اور سر کے ٹپٹے اشارے سے بتا دیا کہ اس نے اندرجیت کا بیچ پہنچا دیا ہے اور وہ لوگ آرہے ہیں!

اندرجیت نے کافی تاخیر سے گھر ٹپٹیا۔ اور ملی کے پیسے میز پر رکھ دیئے اور اٹھ کھڑا ہوا۔ باہر دونوں آدمیوں میں کوئی بات مونی اور ایک آدمی باہر کار کے پاس ٹھہر گیا۔ دوسرا آدمی جس کا داہنا ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا۔ اب دروازہ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اندرجیت نے دل ہی دل میں گنا شہزاد کیا۔ پانچ، چار، تین، دو، ایک۔ . . . دروازہ کھلا۔ اور آدمی اندر داخل ہوا۔ پیچھے سے کوئی پستول اس کی جیب میں گڑتا ہوا مسوم ہوا۔ اس کے ہاتھ میں پستول آچکا تھا مگر شاید دویا تین سیکنڈ دیر سے!۔۔۔ اس بزنس میں جہاں زندگی اور موت کا فاصلہ اتنا کم ہوتا ہے کہ بعض وقت موت زیادہ قریب ہوتی ہے۔ دویا تین سیکنڈ کی دیر بہت بڑی دیر ہوتی ہے! اور کبھی کبھی دویا تین سیکنڈ کی دیر زندگی کی انتہائی خطرناک دیر ثابت ہوتی ہے!

پستول نیچے گرا دیا اور آواز اٹھ اندرجیت نے گزشتہ گراہتے ہی میں کہا۔

اس کے لیے میں وہ اعتماد تھا جو ریس کے اس جاگی میں جوتا ہے جس کا گھوڑا
چند لمحوں یا محض ایک لمحہ پہلے Finish کے بورڈ تک پہنچ گیا ہو۔ دوسرا
گھوڑا چاہے کتنا ہی تیز کیوں نہ ہو، اگر ایک سیکنڈ دیر سے پہنچا ہو گا تو اس
کی ساری کوشش رائیگاں ہو جاتی ہے!

رستورنٹ میں بیٹھ ہوئے لوگوں کی اچھی پوری طرح سے نظر پڑ پائی
تھی۔ صرف ایک ویٹر نے اور کاڈنٹر پر بیٹھ ہوئے ٹینر نے دو آدمیوں کو
کو اس قدر خطرناک ہتھیاروں کے ساتھ دیکر یا تھا! اس کی کچھ میں کچھ نہیں
آیا۔ وہ ہٹا بکا دیکھتا رہا۔ ڈانس اب بھی ہو رہا تھا۔

اس آدمی نے پستول خاموشی سے نیچے کر لیا۔ مگر گرایا نہیں۔ اندرجیت
نے زیادہ وقت مناجی کرنا مناسب نہ سمجھا۔ زور کے جھٹکے کے ساتھ اس کا
پستول اپنے لمبے ہاتھ میں لے لیا۔ پھر پستول کی تالی پکڑتے ہوئے اس کا مضبوط
دست زور سے گردن اور سر کے پیچ میں ایک خاص انداز سے مارا۔ اور پھر
اپنا دایا ہاتھ اس کے کندھے پر زور سے مارا۔ آدمی گر پڑا۔ اس کی آنکھیں
بند تھیں۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا!

ڈانس رک گیا۔ لوگ گھبرا کر اچھے کھڑے ہوئے ڈانس مندر پر کھڑے
ہوئے لڑکے لڑکیاں سارا عشق جمبول کر سمٹ کر پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے
لگے۔ اس سے پہلے کہ اندرجیت باہر نکلے۔ رستورنٹ کی ساری
لائٹیں آن کر دی گئیں۔

پکڑ لو۔ پکڑ لو۔ Murderer - لوگوں نے چلنا شروع کیا!
اندرجیت نے روبرو روبرو ہاتھ میں لیا۔ اور ندر کی آواز میں کہا۔
اگر ایک آدمی سے بھی ہٹنے کی کوشش کی تو جان سے مار دوں گا۔ سب لوگ

خاموش کھڑے رہو۔

اس نے آگے بڑھ کر ریسٹورنٹ کا دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ کھرکی سے باہر جھانک کر دیکھا۔ دوسرا آدمی بے صبری کے ساتھ اندر کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اب وہ اسٹرنگ وکیل پر بیٹھا ہوا تھا۔

اندرجیت نے اسی ویٹر کو دوبارہ بلایا۔ وہ انتہائی خائف سا کھڑا تھا۔ دوسرے صاحب جو کاریں بیٹھے ہیں ان سے کہو کہ آپ کے ساتھی کو ایک آدمی مار پیٹ کر پیچھے کے دروازے سے بھاگ گیا ہے۔ وہ آپ کو بلارہے ہیں! ویٹر دھیرے دھیرے باہر نکلنے لگا۔ ادا مل! اگر اپنی عزت سے کوئی بات کہی تو ہمیں جان سے مار دوں گا۔

پھر اندرجیت ہوٹل میجر سے مخاطب ہوا۔ میجر میں سمانی چاہتا ہوں۔ یہاں ایسی حرکت کرنی پڑی۔ مگر اس وقت آپ تمام لوگوں کو اپنی سیٹوں پر جموا دیجئے۔ تھوڑی دیر کے لئے۔ میجر خاموش رہا۔ لوگ سہمے رہے اور وہ سب اب بھی کھڑے ہوئے تھے۔ بیٹھ جاؤ! سب بیٹھ جاؤ!! اندرجیت نے زور سے ہلا کر کہا اور ریوالتور ان سب کی طرف کی۔ سب گھبرا کر اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ اور آسنے والے لمحوں کا انتظار کرنے لگے!

اچانک دروازہ کھلا۔ اندرجیت نے ایک زبردست چاپ (chapter) مارا اور وہ آدمی نیچے اُتر گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ آدمی ہسپتال کا رخ اندرجیت کی طرف کرے۔ اندرجیت نے ایک زبردست دھڑکتا اس کی ٹانگ میں ماری جو اس کی پٹلی کو زخمی کرتی ہوئی چل گئی اور اس کا ریوالتور نیچے گر گیا۔

اندرجیت نے تیزی سے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔ اس نے سڑک

کر اس کی اور اپنی کار کی غلط بڑھائیگیں یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب اس نے اپنی کار کے بھائے کمن اور کی کار گھڑی ہوئی دیکھی —
 دوسرے اس کی سفید فیاٹ کمانام وٹن بمبہ تھا — اس وقت اس کے پاس سوچنے تک کا وقت نہ تھا ۔ اس نے پٹ کر دیکھا ۔ دوسری پریسٹونز کے باہر بھیڑ جمع ہو رہی تھی ۔ وہ تیزی سے بھاگنے لگا — تیز بہت تیز —
 اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اب اس نے سامنے سے ایک ٹیکسی کو آتے ہوئے دیکھا ۔ وہ رک گیا اور ملحقہ کے اشارے سے ٹیکسی روکوائی ۔
 مکے تپلو گے مہاراج ۔ سردار جی نے فلیگ ڈاؤن کرتے ہوئے پوچھا ۔

کہیں بھی چلو پراجی ۔ پر ڈراگنڈی گھراؤ — !

ٹیکسی محوم چلی تھی ۔ اندرجیت نے گھڑی دیکھی ۔ ٹیکسی سواتین بجے تھی !
 اندرجیت نے کوٹ کی جیب میں داخل کر ایک ڈائری نکالا پڑھی —
 لیکن تمام جیبیں تلاش کرنے پر بھی ڈائری نہ ملی ۔ اس کی جیب میں نہ آ رہا تھا کہ
 اس وقت کیا کرے ۔ کیونکہ اس ڈائری میں انتہائی اہم informations درج تھیں ۔ ڈائری جسے وہ غالباً اس پاگل لڑکے کے گھر بھول آ رہا تھا ۔
 اس کے دماغ میں اس وقت بے شمار سوالات تھے ۔

کیا واقعی جی کو ان لوگوں نے پکڑ لیا ہے ؟ جوڑی کے
 دیئے ہوئے چیلے اور نام کے مطابق ۱ - manan کو کہاں پکڑا جائے ؟
 . . . لیکن بے جوڑی نے غلط نام اور چیلے بنایا ہو ؟ . . . لیکن ہے
 انٹ راج میں ہوش میں رہی ہو جس وقت اندرجیت اسے مدد ہوش
 بخور رہا تھا ۔

. کار کس طرح سے غائب ہوئی . . . ؟ دوسری کار

کیسے حاصل کی جانے : وقت بہت کم ہے ! کام بہت زیادہ بڑا
اور اہم اور خطرناک !

MAMBA — I اس وقت کہاں ہوگا ؟ بے قد والا
. . . . مسیو مبادون جن کی آنکھیں بڑی بڑی اور ناک لمبی
ہے جن کے ہونٹ موٹے موٹے اور بھاری مونچھیں ہیں
ہم کا قد چھ فٹ ایک انچ ہے شاید اندرجیت جانتا تھا کہ کچھ
ور پہلے ہی آدمی ناز کیجئے کی تیسری منزل پر تھا — مگر اس وقت
اندرجیت نے سوچا بہر حال جانس ضرور لینا چاہیئے .

• جینگنگ گارڈنز چلیئے : اندرجیت نے کہا، سردار جی نے گاڑی جینگنگ
گارڈنز کی طرف موڑ دی .

ٹیکسی ناز کیجئے کے سامنے جا کر رک گئی، اندرجیت اترا اور ریسٹورنٹ کی طرف
بڑھا ابھی وہ فٹ پاتھ پر پاؤں رکھ بھی نہ پایا تھا کہ کسی نے آہستہ
سے کہا .

• جہاں ہو، وہیں رک جاؤ ! چاروں طرف سے ہمارے آدمی تم پر
رائفل تانے ہوئے ہیں ! .

اندرجیت نے ہلٹ کر دیکھا .

خف سمٹوں میں چار پانچ آدمی ریوالور اور رائفل اس کی سمت کئے
ہوئے کھڑے تھے .

وہ خاموش رہا، مگر کچھ کر بھی نہ سکتا تھا ! بچاؤ کی کوئی
صورت نہ تھی ! اس نے خاموشی سے اپنے آپ کو ان

کے حوالے کر دیا ۔ !

گھڑی چار بج رہی تھی ! پورے چار !!

علامہ اہل کی ٹیلیفون ایس پیس میں پولیس کی وین کھڑی ہوئی تھی۔ اس میں چند پولیس کانسٹیبل بیٹھے ہوئے تھے۔ دو سب انسپکٹر بلڈنگ کے اندر جا چکے تھے۔

آج رات کوئی ایک گھنٹہ پہلے کسی کا ٹیلیفون Dead ہوا ہے ۰۶۔ انسپکٹر جی نے ٹیلیفون آپریٹر سے پوچھا۔

ہماریں تھا کہ انسپکٹر جی ٹری مشینوں سے دشمنوں کے قبضے سے اپنے آپ کو بچانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اب اندرجیت کی تلاش میں تھا ! جس وقت وہ سنٹ راج کے کمرہ نمبر چالیس میں جوڑی کے ساتھ بیٹا ہوا تھا۔ اس وقت اندرجیت نے اسے ٹیلیفون کیا تھا۔ اس پائل آدمی کے گھر سے جو اپنے آپ کو ٹیلیفون کا دشمن بتاتا تھا مگر چونکہ وہ پائل اسی وقت دستہ کمرے سے واپس آ گیا تھا۔ اس نے اندرجیت ٹیلیفون کے ریسپورڈ کو دیے ہی شیخ کر نیچے بھاگ آیا تھا۔ دوسری طرف سے انسپکٹر جی نے ٹیلیفون پر کہا تھا۔ تم کہاں سے بول رہے ہو ؟ پھر چونکہ دوسری طرف سے کوئی آواز نہ آئی اس نے جس انڈیٹ میں تھا اور دُور دُور سے پوچھنے لگا تھا۔ اندرجیت ! اندرجیت !! : مگر صرف کچھ چھپنے چلانے کی آواز آئی تھی جو یقیناً

اس پائل کی محنتی جوازدرجیت کے ٹیلیفون کرنے پر چلا رہا تھا۔ جی سمجھا کہ کوئی خطر نکال
 بات ہو گئی ہوگی اسی نے اندر جیت ٹیلیفون ملا کہ بھاگ کھڑا ہوا ہے۔ اسی لئے
 وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور باہر نکلے گا۔ مگر اسی وقت ہاتھ روم کا دروازہ کھلا
 اور ایک دوسری لڑکی نے ریلوے نکال کر جی کو بے بس کر دیا۔ جی کچھ دیر تو
 پریشان رہا مگر پھر اس کی حاضر دماغی کام آ گئی اس نے مصلحتاً اپنے آپ
 کو اس کے حوالے کر دیا۔

اسی وقت کسی نے دروازہ کھٹکیٹ یا۔ وہ لڑکی دروازہ کھولنے گئی اور جی
 نے اپنا ریلوے نکال کر اس پر تان دیا۔ سو ڈی ابھی تک بستر میں تھی۔ اس
 کو جی نے نیند کا انجکشن دے دیا تھا۔ دروازہ کھٹکیٹ نے والا آدمی ان کا
 ہی کوئی آدمی تھا جس سے جی کی لڑائی بھی ہوئی۔ مگر بالآخر جی باہر نکلے میں
 کامیاب ہو گیا۔ اور اب وہ یہ جانتا چاہتا تھا کہ اندر جیت کہاں ہے؟
 اسی لئے پولیس اسٹیشن سے اس نے ایک پولیس دین لے لی تھی اور اب
 وہ ٹیلیفون ایکس چینج Telephone Exchange پہنچ چکا تھا!
 ٹیلیفون آپریٹر پہلے تو کچھ گھڑا اسی گئی پھر اس نے — تمام نمبر چیک کرنے
 شروع — سو ڈی دیر کے بعد وہ جی کے پاس آئی۔

بس سر! ٹیلیفون نمبر ۵۵۶۳۵۸ کچھ دیر پہلے Dead ہوا ہے۔!
 گتا ہے کسی نے اس کا دائر کاٹ دیا ہے!۔ اس نے جی کو سمجھاتے
 ہوئے کہا۔

کیا میں اس نمبر کا پتہ جان سکتا ہوں۔

بس سر!۔ اس نے سو ڈی دیر کے بعد ایک موٹی سی کتاب کا جائزہ
 لیتے ہوئے کہا۔

کاروائیں روڈ۔ فلیٹ نمبر ۱۵۔ بلڈنگ بلیمپیرا ڈائنڈ !
 بلڈیس کی وین Telephone Exchange سے باہر نکل
 چکی تھی !

دو گاڑیاں انتہائی تیزی سے کنڈالہ گھاٹ کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ آگے
 آگے ایک شیور لیٹ تھی اور پیچھے سینے رنگ کی Datsun ۔
 پانچ بج چکے تھے مگر اب بھی رات کا اذہرا سڑک کو خوفناک بنائے ہوئے
 تھا۔ دونوں طرف تو دوق کھیت تھے اور بے شمار درخت ! دور ایک پہاڑی
 سلسلہ بھی تھا جو چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں پر مشتمل تھا ! انکا دکھاڑیاں آج
 رہی تھیں ، جو پونڈیا لونڈا کی طرف سے آرہی تھیں یا ادھر جا رہی
 تھیں ۔ !

شیور لیٹ اور ڈیٹ سن اب توجہ کے قریب پہنچ چکی تھیں۔ توجہ کنڈالہ
 سے سات آٹھ میل دور ایک مقام ہے یہاں پر اکثر پونڈیا کنڈالہ وغیرہ جانے
 والے لوگ اپنی گاڑیاں روکتے ہیں اور کچھ دیر سسٹا کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔
 یہاں ایک رستوراں بھی ہے جو اپنی بریانی کے لئے خاص طور سے مشہور
 ہے اور لوگ بھیڑ سے صرٹ یہاں کی بریانی کھانے کے لئے آتے ہیں۔ آج
 چونکہ نئے سال کی رات تھی اس لئے خاص طور سے لوگ یہاں آ جا رہے
 تھے ! مگر اب چونکہ کافی دیر ہو چکی تھی اور صبح کی آمد آمد تھی۔ اس نے بہت
 کم گاڑیاں وہاں کھڑی تھیں۔ لیکن رستوران اب بھی کھلا ہوا تھا !
 شیور لیٹ میں بیٹھے ہوئے بھاری سوپنوں والے آدمی نے ڈرائیور سے کہا۔

۔ ماجرہ پر گاڑی مت دوکنا۔ بلکہ تیزی سے نکل چلتا!۔

ڈرائیور نے خاموشی سے سر ہلا دیا۔ ڈرائیور کے برابر بیٹھے ہوئے کاسے رنگ کے آدمی نے ہاتھ میں ریلو اور پکڑا ہوا تھا اور وہ پلٹ کر بیٹھا ہوا تھا!۔ شاید ابھی تک اسے جوش نہیں آیا ہے۔ اس نے پچھل سیٹ پر ان پکڑ

اندر جیت کر دیکھتے ہوئے کہا۔ اندر جیت کی آنکھیں بند تھیں اور وہ بے جوش تھا۔ بالکل ایکسے بدو انسان کی طرح وہ ادھر مراسا پڑا ہوا تھا۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا اور چہرے پر جگہ جگہ خراشیں تھیں جو یقیناً اس کی پٹائی کرتے وقت آئی ہوں گی۔!

گاڑی تیز رکھو! توجہ قریب آ رہا ہے!!۔ سوچوں واسے نے

دو بارہ ڈرائیور سے کہا۔ سامنے کچھ لائنیں دکھائی دے رہی تھیں اور کچھ گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں۔ ڈرائیور نے کھڑکی سے باہر دیکھا نکالا۔ پیچھے تھوڑی دیر پر pat sen تھی۔ اس نے ہاتھ سے چہرے کا اشارہ کیا۔ پیچھے والی کار نے میڈلائیں مار کر اپنے اشارے کا جواب دیا۔ اور دونوں گاڑیاں تلو جہ کی مارکیٹ کے بالکل پیچ میں پہنچ گئیں۔

ہم وگ بھیڑی سے تو نکل آئے ہیں مگر صبح ہونے تک کھنڈال گھاٹ سے بھی نکل جانا ہے۔ زیادہ دیر کھنڈال میں نہیں رکنا ہے۔ سوچوں واسے آدمی نے کہا۔

مگر مبار (mamba) ہمارے کئی ایجنٹوں کی ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پکڑے جائیں۔ آئے بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا۔

آدمی کو پہلے اپنی حفاظت کرنی چاہیے پھر دوسروں کی۔ اگر اس وقت ہم لوگ ان کے انتظار میں رہتے تو شاید سب پکڑے جاتے۔ ! اسی وجہ سے مجھے وہاں سے نکلنا پڑا ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ ہمارا ایک ایکٹ پولیس سے مل گیا تھا بوزھا پارسی جس کو سن اینڈ ٹی ہوٹل میں ٹھہرایا گیا تھا۔ وہ اس انسپکٹر اندرجیت کو ہمارے بارے میں بہت کچھ بتا چکا تھا۔ اسی نے مجھ پر اُسے مارا پڑا۔ دوسرا مہیچے نٹ راج میں ٹھہرایا تھا۔ اس نے کسی دوسرے انسپکٹر کو بہت کچھ بتا دیا ہے۔ اسی نے میں نے اس کو بھی یہاں بلوایا ہے۔ کھنڈا لہریں !۔۔۔

پچھوالی ڈویٹ سن میں چار آدمی بیٹھے تھے دو مرد اور دو عورتیں۔ جو عورتیں کم اور لڑکیاں زیادہ تھیں !

دونوں مرد آگے بیٹھے تھے اور دونوں لڑکیاں پیچھے۔ ان میں سے ایک لڑکی جو ڈی پامر تھی۔ اور اس وقت آنکلیں بند کئے سر کو پچھلے کی طرف نکلتے ہوئے تھی اور اس کے ہاتھ میں سگریٹ تھا ! دوسری لڑکی بھی وہی تھی جو نٹ راج کے کمرہ نمبر چالیس میں موجود تھی اور جس نے انسپکٹر جی پر ریوالتانا تھا۔

دونوں لڑکیاں توجہ کو پیچھے چھوڑتی ہوئی آگے نکل گئیں۔ شیور لیٹ میں بیٹھا ہوا منچنچوں والا آدمی کہہ رہا تھا۔

زندہ ہمتی پکڑنے میں جو مزہ ہے وہ مردہ میں نہیں۔

انسپکٹر اندرجیت اپنے آپ کو بڑا چالاک سمجھتا تھا۔ آج پتہ چلا کہ اس سے زیادہ بے وقوف آدمی کوئی اور نہیں ہے۔ اتنی آسانی سے ہمارے ہاتھ میں آ گیا جیسے کوئی بچہ ! اب پتہ چلے گا اسے کہ

مباہے الجھنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے ذل ! اس کے چہرے پر
خطرناک مسکراہٹ تھی اور وہ اندرجیت کی طرف دیکھ رہا تھا . اندرجیت
ترسے ہر ش پڑا ہوا تھا .
دونوں گاڑیاں اب گھاٹ پر چڑھ رہی تھیں . اور صبح کا ستارہ
آسمان پر روشن تھا !

انسپکٹر اندرجیت نے آہستہ سے ایک آنکھ کھولی اور دیکھا . مونچھوں والا
آدمی کھڑکی کے باہر دیکھ رہا تھا اور آگے بیٹھا ہوا آدمی اوٹکے رہا تھا . ڈرائیور
گاڑی چلانے میں کھو یا ہوا تھا منگر مگر ابھی موقع نہ تھا .
بالکل پیچھے دوسری گاڑی تھی — جس میں چار آدمی تھے — چار دیو اور
تھے — دونوں گاڑیوں میں ملا کر کل سات آدمی تھے اور کم از کم سات
دیو اور — اور اندرجیت کے پاس ایک دیو اور تھا — جس میں پانچ
گوٹیاں تھیں — اور ایک چاقو جیب میں اور دوسرا ہونٹے میں — ! . . .
— نہیں اندرجیت نے دل ہی دل میں سوچا ابھی ان
سب کا مقابلہ کرنا غلط ہے ذرا صبر سے کام لینا پڑے گا . !
اس نے آنکھ بند کر لی اور ویسے ہی بیٹھا رہا . اس کے ماتھے پر ہنڈی
ہونے لگی — ایک سوٹے سے تار سے !

لیکن ایسے میں ایک انتہائی نامعقول بات ہوئی اس کو
چھینک آنے لگی اور وہ پوری طاقت سے بالکل
پوری قوت ارادی سے چھینک روکنے کی کوشش کرنے لگا اگر
چھینک آگئی تو وہ سمجھ جائیں گے کہ یہ بے ہوش نہیں ہے ! وہ دل ہی دل
میں دعا مانگنے لگا کہ اسے چھینک نہ آنے پائے — اچانک ڈرائیور

کو چھینک آگئی۔ مونچھوں والا آدمی کچھ کھانا اور اس نے زور سے
کھڑکی کے باہر تھوکا۔

اندرجیت روٹا ہوا ہوا گیا۔۔۔۔۔ یہ بھی کوئی زندگی ہے کہ نہ آدمی چھینک
سکتا ہے نہ کیس سکتا ہے۔

اس نے اپنے دانتوں کو زور سے دبایا اتنی زور سے کہ جبڑوں میں
درد ہونے لگا۔ مگر جو قسمت میں لکھ گیا ہے اس کو کون ٹاٹ سکتا
ہے۔ چھینک تو آتی تھی۔ آکر رہی!

اندرجیت اس قدر زور سے چھینکا تھا کہ گاڑی میں بیٹھے ہوئے تینوں
آدمی چونک گئے۔

یہ بے ہوش نہیں ہے!۔۔۔۔۔ مونچھوں والے آدمی نے جو مہا کا سردار
گھٹا تھا اس نے ریوالور پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

اندرجیت نے آنکھیں اب بھی بند کی ہوئی تھیں۔!

ایکٹنگ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے انسپکٹر۔ خاموشی

سے بیٹے رہو۔۔۔۔۔ معلوم ہوتا ہے تم نے کوئی ایسی پل (Pill) کھائی
ہوئی ہے جس کی وجہ سے تم پر انکشن کا اثر نہیں ہوا۔ مگر اب ہٹنے کی کوشش
مت کرنا۔ ورنہ ابھی شوٹ کر دوں گا۔!

اندرجیت نے آنکھیں کھول دی تھیں کیونکہ اب زیادہ ایکٹنگ کرنا واقعی
بے کار تھا۔ اس کے علاوہ پے درپے اس کو سات آٹھ بار اور چھینکیں
آچکی تھیں۔

اگر آپ پڑا نہ مائیں تو میسر ہی ناک صاف کر دیجئے!۔۔۔۔۔ اندرجیت

نے نہایت مؤدبانہ انداز میں برابر بیٹھے ہوئے مونچھوں والے مہا

سے کہا ۔

۔ شٹ اپ اس نے جواب دیا ۔

۔ دیکھئے اس میں برا ماننے کی کوئی بات نہیں ہے ، مجھے اس وقت شدید
ذکام ہو گیا ہے اور جیب میں جتنی چیزیں تھیں وہ آپ لوگوں نے نکال لی
ہیں ۔ ریلو اور وغیرہ آپ لوگ رکھئے — لیکن کم سے کم میرا رد مال
تو واپس کر دیجئے ! — اندرجیت نے بجا جت سے کہا ۔ واقعی اس کو
ذکام ہو گیا تھا ۔

وہ متوڑی دیر خاموش بیٹھا اندرجیت کو گھوڑا مارا ۔

۔ نمبر سیون (No. 7) اس کی ناک صاف کر دیا ۔ مونچھوں والے نے
آگے بیٹھے ہوئے کا لے آدمی سے کہا ۔

۔ ٹکر ! Maamba میں کیسے ! ”

۔ شٹ اپ ۔ ” مونچھوں والا دھاڑا : ” اس وقت تہیں یہ کرنا پڑے گا : ”
اس نے مجبوراً اپنا رد مال نکالا اور اندرجیت کی ناک کی طرف اپنا ہاتھ
بڑھایا ۔ اور آنکھیں سخت برا سہ بناتے
ہوئے ہند کر لیں ۔

۔ تھینک یو ! آپ بڑی اچھی طرح ناک صاف کرتے ہیں ! : اندرجیت
نے اس آدمی سے کہا ۔ اس نے انتہائی غصے سے اندرجیت کی طرف
دیکھا اور پھر سامنے دیکھنے لگا ۔ وہ اندرجی اندر مونچھوں والے مہاسے خار
کھا رہا تھا ۔

۔ اب خاموش بیٹھے رہو ! : ” مونچھوں والے نے اندرجیت

سے کہا ۔

دونوں گاڑیاں بل کھاتی ہوئی کنڈالہ گھاٹ پر چڑھ رہی تھیں !
 اُسے والا آدمی اب اندرجیت کی طرف ریوالور کا رخ کئے بیٹھا تھا !
 اچانک مونچھوں والے آدمی کے پاس سے سیٹی کی آواز آنے لگی۔
 اس نے فوراً جیب میں سے سگریٹ کیس نکالا۔ اس میں لگا ہوا
 چھوٹا سالال رنگ کا بلب روشن ہو گیا تھا، مونچھوں والے نے فوراً
 پلگ اپنے دونوں کانوں میں لگا دیے۔

"Mamba Here! Speak" اس نے کہا۔ ادھر سے
 آنے والی آواز اندرجیت نہیں سن سکتا تھا مگر مونچھوں والے آدمی
 کی برسات کو وہ خود سے سننے کی کوشش کرنے لگا۔ وہ کہتا
 ہمارا تھا۔

..... یس..... یس..... ماروو..... ہاں.....
 جان سے ماروو..... کنڈالہ پی ٹی..... کنڈالہ پی ٹی.....
 ہاں نمبر تھری کو پہلے میرے پاس بھینا..... اکٹھ بجے نکلن
 سبب بدھا کا بت لے کر آنا؟..... نہیں!..... تم سب پہنچ جاؤ.....
 ہاں پورا ڈویژن Division..... اور lover اور
 over!!.....! یا اس نے جتن دبا دیا اور پلگ کانوں
 سے نکال لئے۔

دونوں گاڑیاں اب کنڈالہ پہنچ چکی تھیں۔ بائیں جانب انتہائی گہری
 کھاٹی تھی اور انتہائی بلند پہاڑی سلسلہ تھا۔ بالکل نیچے کوئی پچاس فٹ
 کے فاصلے پر ایک ٹرین پوناکا طرف چلی جا رہی تھی۔ گاڑیاں دائیں طرف
 مڑ گئیں۔ یہ ایک تنگ سی سڑک تھی۔ دو تین جگہ مڑتی ہوئی دونوں

گھاڑیاں ایک چھوٹے سے کمرے کے مکان کے پاس جا کر رک گئیں ! ...
 سارے ایک برڈنگا ہوا تھا۔ جس پر صاف صاف لکھا ہوا تھا ...
 کھنڈالہ پی ٹی —

“ KHANDALA . P . T ”

مکان کا دروازہ کھلا اور چار پانچ آدمی جو صورت شکل سے افریقین
 لگتے تھے نکل کر آئے۔ ان میں سے دو آدمیوں نے انڈر جیت کو دونوں
 شانوں سے پکڑا اور تیسرے آدمی نے ریلوے کارخ انڈر جیت کی
 طرف کرتے ہوئے انڈر جیت کا اشارہ کیا۔
 دو بڑے بڑے اسپیشین کتے بھاگے ہوئے آئے اور سونچوں واسے
 آدمی کے گرد منڈلانے لگے !

پیتھے کی گاڑی سے دونوں رکیاں بھی اتریں۔ — اور سب دوگ مکان
 میں داخل ہو گئے تھے۔

اندر داخل ہوتے ہوئے انڈر جیت نے پلٹ کر دیکھی ...
 بیڑوں پر چڑیاں بیچھا رہی تھیں ! ... اور صبح کی سفیدی
 پھیلنے لگی تھی !

نئے سال کا پہلا سورج نکلنے کے لئے بے ستر اترتا ...
 اسپیکر انڈر جیت بھیں کا مشہور ترین سی آئی ڈی اسپیکر اس وقت
 بھیں سے بہت دور کھنڈالہ کے ایک گناہ مکان کے ایک بڑے سے کمرے
 میں زمین پر بیٹھا ہوا تھا — ! ... اور سات
 آٹھ پہلوان نما دیو قامت آدمی انتہائی بے رحمی سے اس کی پٹائی
 کر رہے تھے ! ان کا سوال تھا ... جوڑی کی ڈائری

کہاں ہے ؟ جو تم نے MAMBA 10 کی جیب میں سے نکالی
تھی ؟ ۔

اور اس سوال کے جواب میں وہ کچھ نہیں کہہ سکتا تھا ۔ کیونکہ وہ
ڈائری اس نے چرائی ضرور تھی — مگر اس کے پاس سے وہ
کیس کھنٹی تھی — شاید اس پاگل رشے کے گھر میں گر گئی تھی ۔ !

اسپیکر مچی پاگل رشے کی تلاش میں اس کے گھر ہوا یا تھا مگر اس
وقت وہ صاحبزادے اپنی مارننگ واک morning walk
پر گئے ہوئے تھے . . . کہاں ؟ . . . کوئی نہیں جانتا تھا ۔
پاگل کا کوئی بھروسہ نہیں ۔ کہاں نکل جائے اور کب واپس آئے . . . !
جی رابرس . 10.00 آؤں پہنچ چکا تھا ۔

اور اندر جیت . . . اندر جیت کھنڈالہ میں تھا . . . اس
کے منہ سے خون بہہ رہا تھا اور . . . اب وہ واقعہ
بے ہوش ہو چکا تھا ۔ !

کیٹھری کیوڑ (Cannery caves) میں کئی سو سال پرانے
بت خاموش اور ساکت کھڑے تھے — پہاڑی کے اوپر غاروں
کے اندر یہ بت مضبوط پتھروں کے بنے ہوئے تھے — خاص طور
سے ایک اندرونی غار میں - بدھا - کا وہ بت جس میں سنگتراشی
اپنے درجہ کمال کو پہنچی ہوئی تھی —

وہ بت کم و بیش بیس فٹ اونچا تھا — اور غار میں سناٹا تھا -
بالکل خاموشی — صبح کے چھ بجے گئے !

اس قدر اندھیرے اور خاموشی میں ایک ہلکی سی آواز ابھری —
کسی کے قدموں کی چاپ اور - بدھا - کے اس بت کے پیچھے سے
ایک آدمی نکلا — وہ انتہائی آہستہ آہستہ چل رہا تھا مگر وہاں اندھیرا
تھا اور خاموشی اور وہ غار بہت بڑا تھا جس کی چھت بہت اونچی تھی -
اسی نے معمولی سی آواز بھی آسانی سے سنائی دے رہی تھی !
ہاتھ کو ماتھ سمجائی نہ دے رہا تھا - ہلکی سی کلک کی آواز ہوئی اور ایک

لائٹر جل گیا اور روشنی ہو گئی حالانکہ غار بہت بڑا تھا اور لائٹر کی روشنی بہت دیکھی مگر پھر بھی اب بہت دیکھا جاسکتا تھا ! جہاں روشنی بالکل نہ ہو وہاں تھوڑی سی روشنی بھی بہت وقار پیدا کرتی ہے ۔ تھوڑی دیر کے لئے وہ لائٹریں ہی بنتا رہا ۔

مگر آدمی کا چہرہ نہیں دیکھا جاسکتا تھا ۔ اس نے چہرے پر ایک ماسک چڑھایا ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کا سر اور چہرہ گردن تک بالکل چھپ گیا تھا ۔ صرف آنکھ اور ناک دیکھی جاسکتی تھی ! اس نے لائٹر بند کر دیا تھا اور اب پھر تاریکی تھی !

اسی غار کے دوسرے سرے پر اچانک کلک کی آواز آئی اور ایک لائٹر روشن ہوا — ایک لڑکی کھڑی تھی ۔ اس نے نیلی مینز اور گرے رنگ کا پہنا ہوا تھا ۔ اس نے چند لمحوں کے لئے لائٹر جلانے رکھا اور پھر بند کر دیا ۔

غار میں دوبارہ اندھیرا چھا گیا — اور قدموں کی چاپ سنائی دی ۔ پھر ایسا لگا جیسے کسی بکس یا صندوق کو بند کیا جا رہا ہو ۔ کھٹ . . . کھٹ . . . کھٹ ! جیسے تالا لگایا جا رہا ہو !

پھر قدموں کی آواز بلند ہونے لگی اور دیر سے دیر سے وہ آدمی لڑکی کے پاس جا کر رک گیا اندھیرے میں کچھ دکھائی نہ دے رہا تھا اسی لئے وہ شاید لڑکی کے ذرا آگے جا کر رک گیا تھا ! لڑکی نے دوبارہ لائٹر دبایا اب وہ دونوں آگے سامنے کھڑے تھے آدمی کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ۔ بدھا ۔ کابت تھا ! لڑکی نے اس کی طرف دیکھا اور سرگوشی میں کہا ۔

گن لئے ہیں ؟ ۔

ہوں ۔

کتنے ؟ ۔

پورے پچاس لاکھ کے جیسے : ۵

سرگوشی کی آواز غار میں گونج گئی تھی۔ لڑکی نے ۔ بذحا ۔ کابت اپنے
ہاتھ میں لے لیا ۔ اس نے وہ ایک ہاتھ سے پکڑا ہوا تھا جس سے
اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ زیادہ بھاری نہیں ہے !
لڑکی نے لائٹر بند کر دیا ۔

۔ فیز فائیو اور اور phase five over ۔ اندھیرے اور خاموشی

میں لڑکی کی آواز گونج گئی !

۔ فیز سکس شروع ہوا ! phase six begins ۔ لڑکی نے

آہستہ سے کہا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگی ۔ وہ آدمی کسی اندرون
غار میں چلا گیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لڑکی دروازے سے باہر نکل گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یا
اور جب وہ باہر نکل گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو غار کی دائیں جانب
ایک لائٹر ٹپل گیا ۔ کسی نے سگریٹ جلانی اور اندھیرے میں سگریٹ
کا دھواں چھوڑتے ہوئے لائٹر چوب میں ڈال دیا ۔ ۔ ۔ ۔

اس آدمی کا قد چھوٹا تھا اور چہرہ گول ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آنکھوں پر عینک
تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی ۔ ایک خاتما نہ مسکراہٹ
جسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا ۔ اندھیرے کے سوا ۔ !

غار میں پھر ایک لائٹر جل گیا ۔ اسی آدمی کا لائٹر جس نے لڑکی کو بذحا
کابت دیا تھا اور جس کے چہرے پر ماسک چڑھا ہوا تھا ۔ اس کے

بھی چہرے پر مسکراہٹ تھی دونوں آدمی ایک دوسرے کے قریب آنے لگے اور جب وہ دونوں بالکل قریب آ گئے اس آدمی نے ماسک اتار دیا اس آدمی کی شکل بالکل جانی پہچانی تھی وہ انسپکٹر جی تھا ! موٹے آدمی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی وہ حماقت نہیں جو کچھ رات اکاٹھائیکل روڈ کے پندرہ نمبر فلیٹ میں، اندرجیت سے بات کرتے وقت تھی ! انسپکٹر جی نے کچھ رات کے پاگل یعنی ٹیلیفون دشمن کی طرف اپنا دم تھڑکا دیا

”تھیک دوسرا چلنے باہر چلیں !“

اور دونوں غار سے باہر نکل گئے۔ لڑکی نیچے کھڑی ہوئی، ہرے رنگ کی کار کی طرف بڑھ رہی تھی وہ دونوں تیزی سے نیچے اترنے لگے لڑکی کی گاڑی جا رہی تھی ! جی نے اپنی گاڑی کا پٹ کھولا اور موٹے پاگل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا .

”بیٹھے سسر دستور بانٹی والا۔“

گاڑی میں ایک تیسرا آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا۔ جس کو خاص طور سے جی نے بلوایا تھا۔ اس انسپکٹر کا کام یہ تھا کہ یہاں پہنچ کر اصلی ماسک والے ایکٹس کو کسی طرح سے ہلے بس کر کے اس کا ساڑا لباس اور ماسک اس کے علاوہ اصلی ہیروں والا بت ماسک واسے ایکٹس سے چھین لے لیکن جی نے ابھی تک اس کو یہ نہ بتایا تھا کہ اس بت میں اصلی ہیرے ہیں۔ اس کام کو اس نے بخوبی کو دیا تھا اور جھوٹا سا بت جی کے حوالے کر دیا تھا اور

اب خاموش سے پیچھے کی سیٹ پر بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا۔

لیکن سٹرابٹلی والا آپ نے یہ ڈائری رات کو ہی پڑھ لیں گے حوالے کیوں نہیں کر دی؟ جی نے کارڈ رائیو کرتے ہوئے رات والے پاگل یعنی سٹرابٹور باٹلی والا سے پوچھا۔ ہرے رنگ کی گاڑی کافی فاصلے پر آگئے جا رہی تھی۔!

اب آپ سے کیا چھپاؤلہ انسپکٹر صاحب! سٹرابٹلی والا کہہ رہے تھے۔

میری زندگی میں یہی تو ریکارڈ ہے۔ ہر روز رات کو نہ جانے کچھ کیا ہو جاتا ہے۔ دن بھر اچھا بھلا رہتا ہوں۔ ہنستا ہوں، بولتا ہوں، پڑھتا ہوں، اٹھنے جاتا ہوں مگر جیسے ہی سورج ڈوبتا ہے، میری ساری پرسنالٹی ہی بدل جاتی ہے۔ پھر نہ جانے کیا اول ذل بکھنے لگتا ہوں۔ میں خود اپنی اس حادثہ سے تنگ آ گیا ہوں۔

کل رات بھی یہی ہوا جب انسپکٹر اندجیت میرے گھر میں آئے تو میں نے نہ جانے کیا باتیں کیں۔ میں خود نہیں جانتا۔ یہاں تک کہ وہ بچا سے جھگڑا کر بھاگ گئے اور اسی چکر میں ان کی ڈائری بھی گر گئی۔ وہ ڈائری میں رات بھر پڑتا رہا۔ مگر میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ اس میں مختلف جگہوں کے نام لکھے تھے۔ اور کنہیری کیوڈ پر کسی آدمی سے ملنے کا یہ سب نغرا ہی تھا۔ رات کو تو میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا تھا مگر صبح صبح مجھے ہوش آیا تو میں سب کچھ سمجھ گیا! اور پھر میں ۱۰۔۵۔۷۰ آفس پہنچ کر آپ سے مل گیا۔ اتنا کہ وہ خاموش ہو گیا۔

ہرے رنگ کی گاڑی اور ان دونوں کی گاڑیوں بالکل صبح فاصلہ تھا۔

اتنا فاصلہ کہ ہرے کار والی لڑکی سمجھ نہ سکے کہ کوئی اس کے پیچھے آرہا ہے۔
اور نہ ہی نفروں سے اور جھیل جوتے پاسے !

دیکھنا یہ تھا کہ وہ جاتی کہاں ہے

۱۰ اچھا ! بھی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا : مگر آپ کو اس قسم کی
بیماری کب سے ہے کہ دن بھر ٹھیک رہتے ہیں اور رات کو ہانگل پن کا
دورہ پڑتا ہے ؟

دستور باثلی والا خاموشی سے بیٹھا سر کجا رہا تھا ۔

۱۰ دراصل انسپیکٹر صاحب اپنی بیماری بہت پرانی ہے ۔ اپنے کو دو تین
سال پہلے ایک لکھنؤ کی لڑکی سے عشق ہو گیا تھا ۔ اس کے لئے میں نے بہت
کچھ سیکھا ۔ اردو شاعری سیکھی ، لکھنؤ کا کچھ اپنا یا ۱۰ اپنے گھر میں ٹیلیفون گھرایا
مگر اس کے گھر والوں نے اس کی شادی کہیں اور کرادی ۔ وہ ہمیشہ
شام کو مجھ سے ملا کرتی تھی اور رات کو سونے سے پہلے ٹیلیفون کیا کرتی
تھی مگر جب سے اس کی شادی ہوئی ہے رات کو میری لکھڑی ٹھوم جاتی
ہے اور جیسے ہی کسی ٹیلیفون کی گھنٹی بجتی ہے میں اس سیدھا بکنے لگتا ہوں ۔

میرے ماں باپ نے بہت سے psychiatrists کو contact کیا مگر
کچھ فائدہ نہیں ۔ کیونکہ میری بیماری عجیب ہے میری خود کچھ میں نہیں آتا
کہ دن بھر ٹھیک رہنے کے بعد رات کو بٹھے کیا ہو جاتا ہے ۔ اسی نے میرے
ماں باپ آج کل بہت پریشان رہتے ہیں اور آگرہ بریلی راجپوت اور
دوسرے ملکوں کے دماغ کے ڈاکٹروں سے ملتے جلتے رہتے ہیں !

پیچھے بیٹھا ہوا انسپیکٹر اس کی بات سن کر ہنسنے لگا تھا ۔

بھی کہ بھی اس کی باتیں سن کر ہنسی آگئی ۔ اس نے زندگی میں پہلا

پاگل دیکھا تھا جو اپنے پاگل پن سے بخوبی واقف تھا!
 ٹھیک ہے! کبھی فرصت میں اس موضوع پر بات ہوگی، فی الحال
 تو ہمیں اپنا کام کرنا ہے۔ ابھی تو دن ہے۔ میرا خیال ہے آپ بھی دن میں
 تو پوری طرح سے مدد کر سکیں گے!۔۔۔۔۔ اگر آپ کی مدد کی ضرورت
 پڑی!۔۔۔۔۔ میں نے گاڑی موڑتے ہوئے کہا۔
 آپ فکر نہ کریں جب بھی میری ضرورت پڑے گی میں حاضر ہو
 جاؤں گا۔۔۔۔۔ وہ بولا۔

ہاں ایک اور بات۔۔۔۔۔ اگر آپ کے گھر پر کوئی پولیس کا
 آدمی آئے تو اس سے یا کسی اور سے اس بات کا ذکر نہ کیجیے گا کہ آپ نے
 وہ ڈائری میرے حوالے کر دی ہے۔۔۔۔۔ اس کے علاوہ ابھی کئی
 کیوز ہیں جو کچھ ہوا وہ بھی کسی کو نہ بتائیے گا۔ ورنہ ممکن ہے آپ کی اور
 میری جان تحفے لائے پڑ جائیں گے۔۔۔۔۔ میں نے دستور بائلی والا
 کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

میں نے گاڑی روک دی۔۔۔۔۔ اور دستور بائلی والا جلدی سے
 اتر گیا۔

آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ ہمارے ساتھ یہاں تک آئے!
 آج شام کو میں آپ کے گھر ضرور آؤں گا۔۔۔۔۔ بلکہ کل صبح۔۔۔
 اگر سب ٹھیک رہا!۔۔۔۔۔ یہاں سے آپ ٹیکسی لے لیجئے!۔
 میں نے جلدی سے یہ سب باتیں کہہ ڈالیں اور دستور بائلی والا نے ہاتھ
 کے اشارے سے ایک ٹیکسی روک لی۔ اور اس میں بیٹھ گیا۔
 مگر انسپکٹر! یہ سب ڈائری اور بت کا چکر ہے کیا؟۔۔۔ انسپکٹر

کر دے اب آگے آکر بیٹھ گیا تھا اور گاڑی آگے بڑھ چکی تھی ۔
جی نے گاڑی چلاتے ہوئے کہا ۔

۔ اس پاگل نے یعنی دستور بائی والاس نے ڈائری پولیس کے حوالے

کر دی تھی جسے اندرجیت اس کے گھر بھول آیا تھا ۔

۔ ٹھیک ۔ ۔ اسپیکر منہ کھتے ہوئے کہا ۔

۔ اس ڈائری میں کچھ اجنٹس کے نام اور کوڈ نمبر وغیرہ درج تھے ۔

۔ ۔ ۔ ۔ اور یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ آج صبح چوبیس گھنٹوں کیوں کے اس

غار میں ماسک پہنے ہوئے ایک ایجنٹ ملے گا جو ۔ بدھا کا بت ۔ اس

لڑکی کے حوالے کر دے گا ! ۔

۔ کس لڑکی کے حوالے ؟ ۔

۔ جوڈی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جوڈی پامر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو کہ بھیڑ سے غائب ہے

اور جس کی یہ ڈائری ہے ۔ شاید جوڈی کو خود اس ماسک والے آدمی سے

ملنا تھا مگر چونکہ اس کی ڈائری گم ہو گئی تھی ۔ اس نے وہ ڈرگئی تھی ۔ گرنٹ راج

ہوٹل والوں نے بتایا کہ اس کو کچھ لوگ پکڑ کر لے گئے ہیں ۔ دوسری طرف

اس کی اس دوست ایجنٹ نے جوڈی کا کام سنبھال لیا ، یعنی کہ کنیری کیوز میں

ماسک والے سے مل کر ۔ بت ۔ حاصل کرنے کا کام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جن نے بات

باری رکھتے ہوئے کہا ۔ ۔ پھر اس کے بعد تم نے اندر جھلک بتائے ہوئے اصلی

ماسک والے آدمی کو پکڑ کر باندھ دیا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور دوا سنگھ کر بے ہوش

کر دیا تھا ! ۔ اور بدھا کا بت چھین لیا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پھر میں نے اس آدمی

کا ڈریس پہنا اور ماسک چڑھائی اور وقت مقررہ پر ٹھیک چھ بجے اس

لڑکی سے ملاقات کی اور اس کو نقل بت دے دیا اور اصلی بت جو کہ

جی نے اس کو سمجھاتے ہوئے کہا ۔

ہری گاڑی اور جی کی Vauxhall اب مصافحات سے گزر رہی تھیں ۔
 اور سانٹا کوڑے کے پاس تھیں ! سانٹا کوڈائیو پورٹ کی طرف مڑتے ہوئے
 ہری والی گاڑی کی لڑکی نے سامنے گئے ہوئے ٹیشٹے میں پیچھے دیکھا —
 ایک سفید Vauxhall پیچھے آرہی تھی ۔ اس نے دیرے دیرے گاڑی کی
 رفتار کم کر دی — اور اینٹرپورٹ کی بلڈنگ سے ذرا پہلے گاڑی روک دی ۔
 اس کی گاڑی ایک لمبی سی لال رنگ کی ۔ اہالا ۔ کے پیچھے لمبی تھی —
 دو بجی نے بھی گاڑی روک دی !

انسپکٹر کو دے آپ مہربانی کر کے یہاں اتر جائیے ! جی نے اس کی
 طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

آپ اتر جائیے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ٹیکسی لے کر گھر واپس چلے جائیے ۔
 آپ کا بہت بہت شکریہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آپ کو شاید
 دوبارہ Contact کیا جائے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سامنے ایک ٹیکسی جا رہی تھی ۔ انسپکٹر کو دے اتر کر ٹیکسی میں
 بیٹھ گیا ۔

ہری کار والی لڑکی اب بھی کار سے سینچے بنیں اتری تھی ۔ لال رنگ کی
 اہالا میں سے ایک چھوٹے قد کا آدمی اتر اس کے ہاتھ میں ایک انٹریگ
 تھا ۔ تھوڑی دیر وہ لوں ہی کھڑا رہا ۔ پھر اس نے انٹریگ ہرے رنگ
 کی کار کی کھڑکی سے اندر ڈال دیا ۔

لڑکی نے تیزی سے بدھ کا جسم اس جگہ میں بند کر کے اسے واپس کر دیا
 اور اس آدمی سے کچھ کہا ۔ آدمی تیزی سے لال اہالا میں بیٹھا اور گاڑی اسٹارٹ

کر دی۔ ایک بیپ کے ساتھ اسپال آگے بڑھ گئی۔ جی نے گاڑی اشارت کی اور داہنی طرف موڑنی چاہی۔ اچانک سامنے سے ایک جیپ آئی اور جی کی کار سے زور سے ٹکرائی۔ جی نے جیپ کو بڑھتے دیکھ لیا تھا اس نے وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر کودا۔ گاڑیاں انتہائی زور سے ٹکرائی تھیں۔ مگر جیپ چلانے والا بھی پہلے ہی باہر کود چکا تھا اور پھرتی کے ساتھ ہرے رنگ والی کار میں بیٹھ چکا تھا۔ ریکی نے کار اشارت کی ہوئی تھی۔! دیکھتے ہی دیکھتے سرخ اسپال اور ہرے رنگ کی پرانے ماڈل کی فورڈ Noentry کے بورڈ کو نظر ثانی کرتی ہوئی انٹرپورٹ سے باہر نکل گئیں۔ جی کھڑا دیکھتا کادیکھتا رہ گیا۔ انسپکٹر کرے کی ٹیکسی بھی جا چکی تھی۔! جی لمبو بھر کر چکرا گیا۔ اس کی کار اور جیپ ایک دوسرے میں گھسی ہوئی تھیں اور کار کے سامنے کاشیشٹر پچنا چور ہو چکا تھا۔

لیکن پھر بھی اس کو اس بات کا اطمینان تھا۔ اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر اپنی سیٹ کھولی اور اس میں سے۔ بدھ کا بوسہ نکال لیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس وقت کیا کرے۔ اس کے ماتھے میں چھوٹا سا بت تھا۔ پچاس لاکھ روپے کے بیرے سنتے۔۔۔۔۔ پچاس لاکھ کے اصل بیرے!۔

لال رنگ کی اسپال اور ہری کار اب بھی دکھائی دے رہی تھیں۔ جو لائی دے پر چل جا رہی تھیں۔۔۔۔۔ اس کے پاس سوچنے کا وقت نہیں تھا۔

وہ تیزی کے ساتھ پٹا اور پیچھے بھاگنے لگا۔ اس کو فوراً کوئی ٹیکسی یا کار چاہیے تھی تاکہ آگے جانے والی گاڑیوں کو پکڑ سکے۔ مگر یہاں

پر رکنا بھی غلط تھا کیونکہ ایک سیڈنٹ کی وجہ سے وگ بھاگ بھاگ کر رہے تھے ! دور دور تک ٹیکسی کا نام و نشان تک نہ تھا ۔ !
بھاگتے بھاگتے وہ مین روڈ پر آ گیا تھا ۔ !

BAC کی فلاٹس محمودی ہی دیر پہلے آئی تھی — وگ ٹیکسیوں اور کاروں پر ایئر پورٹ کے احاطے سے باہر نکل رہے تھے ! صبح کے پلوتے سات بج رہے تھے !

مین روڈ پر جی رک گیا — مین روڈ سے ہٹ کر ذرا دور ایک صاحب انتہائی خوبصورت بیوی بلیو سوٹ پہنے ہوئے کھڑے تھے اور آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے ! دراصل وہ پیشاب کر رہے تھے عورتی دوران کی ٹیل فیاٹ کھڑی تھی جس میں شاید ان کی بیوی بیٹھی ہوئی تھیں خوبصورت سی بیوی شاید اپنے شوہر کو ریسو کرنے آئی تھیں کیونکہ وہ خود اسٹیرنگ دھیل پر بیٹھی ہوئی تھیں اور انتہائی میٹھی نظروں سے اپنے شوہر کی طرف دیکھ رہی تھیں . شوہر جو جو پیشاب کر رہے تھے .

۔ فوراً اندر سرک جائیے اور اسٹیرنگ دھیل چھوڑ دیجئے !
جی نے پستریل ان خاقون کی طرف کستے ہوئے کہا ۔ اس نے تیزی سے دروازے کا پٹ کھولا اور اندر گھس گیا — وہ عورت ایک سرلی سٹی چیئر مارتے ہوئے اندر سرک گئی !

۔ ڈارلنگ ! وہ تقریباً بے ہوش ہوتے ہوئے چلائی .
۔ ڈارلنگ ! وہ دوبارہ چہنیں .

آتا ہوں ڈارنگ! پتلون کے بٹن تو بند کروں

جب تک ڈارنگ پتلون کے بٹن بند کر کے پلیٹیں — ان
کی نئی فیاٹ اور پرانی بیوی اسی میل فی گھنٹہ کی رفتار سے
ان سے دور ہو گئیں !

گجراہٹ کے مارے ان صاحب کی تحریر پوری چھوٹ گئی . .
. . . . وہ دوبارہ پلٹ کر کھڑے ہو گئے اور پتلون
کے بٹن ایک بار پھر کھول دیئے .
اس بار ڈر کے مارے .

کھنڈار کے چھوٹے سے کڑی واسے مکان میں اندرجیت کی ٹھکانی ہو
 چکی تھی اور وہ بے ہوش پڑا تھا۔ ایک تاریک چھوٹے سے کمرے میں
 جس کا فرش اور دیواریں سب کڑی کی تھیں۔ ایک چھوٹی سی کمرہ کی تھی اور ایک
 چھوٹا سا روشن دان ! — اس کا منہ لہو بہاں تھا اور جگہ جگہ خون جم
 گیا تھا ! — جس کی وجہ سے اس کا چہرہ پہچاننا بھی مشکل تھا —
 اندرجیت کو کمرے میں ڈال کر اس کے ہاتھ اور پیر مضبوط رسیوں سے
 باندھ دیئے گئے تھے اور اس کا کوٹ اتار لیا گیا تھا۔ اب نہ تو اس کے
 پاس ریلو الود تھا اور نہ ہی اس کا دستی چاقو ! لیکن ایک چیز اب بھی اس کے
 پاس تھی۔ اس کے چوتے کے تنے میں چھپا ہوا فکیل پتلا سا چاقو جو اس نے
 خاص طور سے بنوایا تھا اور جس کا استعمال اس نے کچھلی رات ایک ایسٹرنٹ
 میں کیا بھی تھا گرا اس وقت تو وہ بے سدھ پڑا ہوا تھا۔ فرض
 . . . انصاف، ظلم، جرم و سزا، اور دنیا کی تمام باتوں سے دور
 واضح اور دل کی قوتوں سے نا آشنا ! ایک زحمن اور بے بس پھیتے

کی طرح بالکل ادھ مرا وہ زمین پر پڑا ہوا تھا اور
 دوسرے کمرے میں مہا کے گروہ کے بہت سارے آدمی جمع تھے !
 مونچھوں والے قد آور مہا نے خاموشی سے اپنا سر اٹھایا . وہ کافی دیر
 سے سر جھکائے ایک وہیل چیئر (wheel chair) پر بیٹھا ہوا تھا ! اس
 کے سامنے چودہ پندرہ آدمی کھڑے ہوئے تھے اور خاموش تھے !
 پرے کمرے میں خاموشی تھی ۔ !

دیوڑے سے اندر کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی آہستہ آہستہ چلتا ہوا
 اندر آیا . وہ خاموشی سے جا کر مونچھوں والے آدمی کے سامنے کھڑا ہو گیا .
 تمام دوسرے آدمی اسی طرح سے خاموش کھڑے رہے . ان آدمیوں میں
 تین چار لڑکیاں تھیں !

۔ مہا ! آپ تنہ مجھے بلایا ؟ اس آدمی نے آہستہ سے کہا . اس
 کے چہرے پر گجراہٹ کے آثار تھے .

۔ کل رات نٹ راج میں تمہاری کسی سے لڑائی ہوئی تھی ؟

مونچھوں والے آدمی نے ایک ایک لفظ رک رک کر کہا .

وہ آدمی خاموش رہا . اس کا رنگ کالا تھا اور اس کے چہرے پر
 بگ بگ چوٹ کے نشان تھے کسی تازگی چوٹ کے .

۔ میں اپنا سوال دہراتا نہیں ہوں ! مونچھوں والے کی آنکھوں
 میں بے مروتی ابھر آئی .

۔ مہا ! کل رات نٹ راج میں میری لڑائی ہوئی تھی . ایک انسپکٹر

۔ سے جس نے جہیں غینڈ کا انجکشن دے کر بے ہوش کر دیا تھا ؟

۔ میں مہا ایس !! ۛ

۱۰۔ اور پھر تم سو گئے تھے! Fly over... کے پاس جب مہرین ڈرائیو میں اسپیکر اندر جیت کا بیجا ہورہا تھا۔۔۔۔۔ تب بھی تم نیند میں ڈوبے ہوئے تھے! ۛ مونچوں والے آدمی نے منہ میں کچھ چبھتے ہوئے کہا۔

۔ مگر مہا میں مجبور تھا۔۔۔۔۔ انجکشن کی دھج سے تقریباً بے ہوش تھا! ۛ

۔ ہم جانتے ہیں اس میں تمہاری کوئی خطا نہیں۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔ اس نے رکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔ انجکشن دینے سے پہلے تم سے شاید اس اسپیکر نے کچھ پوچھا بھی تھا۔۔۔۔۔ شاید ہمارے گردن کے بارے میں۔۔۔۔۔ مہا کے بارے میں۔۔۔۔۔ وہ ایک خطرناک سکراپٹ کے ساتھ ہلا۔

۔ لیکن مہا! ریوالور کے سامنے میں گہرا گیا تھا۔ مجبوراً مجھے سب کچھ بتانا پڑا! ۛ اس کے چہرے پر پیٹھ کی بوندیں نمودار ہو گئی تھیں!

۔ مجبوراً! ۛ۔۔۔۔۔ وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ مجبوری کا لفظ مہا کی ڈکشنری میں نہیں ہے تمہاری اتنے سال کی ڈیٹنگ اور تجربہ۔۔۔۔۔ اور اتنے ہتھیار کیا سب مجبور ہو گئے تھے۔

۔ مہا! میں سچ کہتا ہوں میں نے اس اسپیکر کو بچا دیا تھا۔۔۔۔۔ مگر پھر اتفاق سے وہ مجھ پر حاوی ہو گیا۔۔۔۔۔ یہ صرف ایک اتفاق تھا ورنہ میں کبھی اس طرح نہیں پہناتا تھا۔۔۔۔۔! ۛ اس کے لیے میں گہرا ہٹ تھی۔

• عورت پھنس سکتی ہے مگر مرد کا کام پھنسا نہیں .
 • نکلن . جوتا ہے جو مرد پھنس جاتا ہے اور نکلن نہیں جانتا وہ مرد
 نہیں ہے . اس کے ہاتھ میں ریوا لور آ گیا تھا تمام آدمیوں
 کی نظر اس ریوا لور کی طرف جم گئیں — : کالے رنگ والا آدمی
 خون سے کاپٹنے لگا .

”مجھے مجھے معاف کر دو مہا ! مرے ایک
 بار ! دیکھو مارنا مت نہیں نہیں
 نہیں !!!“
 وہ زمین پر ڈھیر ہو گیا .

تمام آدمی اسی طرح سے کھڑے رہے خاموش اور بالکل ساکت .
 کوئی ہلاکت نہیں رہی تھا . مونچھوں والے مہانے ریوا لور برابر رکھی ہوئی
 چھوٹی سی میز پر ہاتھ بڑھا کر رکھ دیا — پورے کمرے پر سکتے چھایا ہوا
 تھا مہادین نے اپنا سر دوبارہ اوپر اٹھایا اور آہستہ
 سے کہا .

• جوڈی ! •

ایک آدمی اندرونی دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول دیا .
 جوڈی اندر داخل ہو گئی . اس کا چہرہ خون سے پیلا تھا ! وہ آہستہ
 آہستہ قریب آتی گئی . پھر وہ کالے مہا کی لاش کے پاس جا کر رک گئی .
 اس نے جھک کر دیکھا — لاش کے سینے سے تازہ تازہ خون بہہ کر
 گڑھی کے فرش پر بہ رہا تھا — !

• جوڈی پامرا ! • مہادین نے اطمینان سے کہا . کل رات تم کہاں

تھیں ؟ ۔
 ۔ نٹ راج ہوٹل ۔ میرین ڈرائیو ! ۔ اس کے ہونٹ کچپا
 رہے تھے !

۔ کس کے ساتھ ؟ ۔
 ۔ انسپکٹر انڈر جیت کے ساتھ ! ۔
 ۔ تمہارے پاس شاید ایک ڈائری تھی ؟ ۔
 وہ خاموش رہی ۔ پھر آہستہ سے بولی ۔

۔ یس مہا ! ۔

۔ اس ڈائری میں بڑی امپارٹنٹ باتیں لکھی ہوئی تھیں ۔۔۔۔۔
 اور اگر وہ ڈائری پولیس کے ہاتھ لگ گئی ۔۔۔۔۔ تو ۔۔۔۔۔ وہ
 رکے ہوئے بولا ۔ تو جانتی ہو کیا ہوگا ؟ ۔
 ۔ یس مہا ! ۔ وہ گھبراتے ہوئے بولی ۔

۔ کہاں ہے وہ ڈائری ؟ ۔

۔ شاید ۔۔۔۔۔ شاید ۔۔۔۔۔ کہیں کھو گئی ۔۔۔۔۔ یا کسی نے

چرائی ! ۔ وہ کانپتے ہوئے بولی ۔

۔ کھو گئی ! ۔۔۔۔۔ اس کے چہرے پر پھر ایک عجیب سا کراہٹ تھی ۔
 ۔ جانتی ہو جب ایک اسکول کا بچہ اپنی ٹیشر سے کہتا ہے کہ میری
 نوٹ بک کھو گئی ہے تو وہ اسکول ٹیشر کیا کرتی ہے ۔۔۔۔۔ وہ ایک
 بتلی سی چھڑی نکالتی ہے ۔۔۔۔۔ اور اس ہاتھ پر وہ چھڑی مارتے
 ہوئے کہتی ہے ۔۔۔۔۔ آئندہ کبھی نوٹ بک لانا مت بھولنا ؟
 مہاوی نے یہ الزام اٹھایا تھا ۔۔۔۔۔ جب دوبارہ تم

دنیا میں آنا تو ڈائری لائٹ سے بہت دور ہے۔
 تو!
 رہ رہ کر چلا تھا۔

اندر جیت نے آنکھیں کھول کر دیکھا، چھوٹا سا تارک کمرہ بدبو دار اور
 سیلا ہوا تھا؟ اس کے کمرے اور پیچ منہ بولی سے بندھے ہوئے تھے جس
 وقت وہ بے ہوش ہو گیا تھا، شاید اسی وقت ان لوگوں نے اس کے ساتھ
 پیر بانڈ دیئے تھے! لگتا تھا اس کام میں انہوں نے بڑی
 محنت صرف کی تھی کیونکہ دسیوں میں بے شمار گانٹھیں پڑی ہوئی تھیں۔
 اور ان کا اُسان سے کھل جانا ایک ناممکن بات تھی!
 کمرے اندر جیت کی آنکھیں کھل چکی تھیں! دماغ اب
 بھی بند تھا۔ مگر دیر سے دیر سے اس کی سمجھ میں سب کچھ آ رہا تھا!
 اچانک دروازہ کھٹنے کی آواز آئی اور کسی کے قدموں کے چپنے کی آواز
 آئی۔ دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ اور اندر جیت کے پاس آکر
 کھڑے ہو گئے! وہ آنکھیں بند کئے پڑا رہا!
 . تم کافی اچھے ایجنٹ معلوم ہوتے ہو انسپکٹر اندر جیت! یہ ان میں
 سے ایک آدمی نے کہا۔

اندر جیت آنکھیں بند کئے لیٹا رہا۔

• ہم لوگ کافی دیر سے تمہیں واپس (Watch) کر رہے ہیں۔

ابھی ابھی تم نے آنکھیں کھولیں تھیں اور ابھی بند کی ہیں — ! لیکن زیادہ چالاک مت دکھانا۔ اول تو تم اتنی بری طرح سے رسیوں سے بندھے ہوئے ہو کہ نکلنا مشکل ہے۔ اور دوسرے یہ کہ پورے وقت ہم لوگ تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ کچھ دیر ایسے ہی بیٹھے رہو دو گھنٹے میں ہم لوگ یہاں سے نکلنے والے ہیں ! وہ لوگ کمرے کو بند کرتے ہوئے باہر نکل گیا۔

اندر جیت نے دوبارہ آنکھیں کھول دیں — اور پھر بند کر لیں۔ ایسے موقع پر آدمی آنکھیں بند کر کے زیادہ سوچ سکتا ہے۔ وہ بھی اس وقت تیزی سے سوچ رہا تھا۔ بہت کچھ۔ مگر پہلی اور سب سے اہم بات یہ۔ کہ یہاں سے نکلنا کیسے ہائے؟

بلا بر کے کمرے سے ایک آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ شاید کوئی ٹیلیفون یا ٹرانسمیٹر ہر بات کر رہا تھا۔ اندر جیت نے غور سے سننے کی کوشش کی۔ یہ سونچوں والے آدمی یعنی مباحث کی آواز تھی ! وہ ٹرانسمیٹر پر کسی سے کہہ رہا تھا۔ یس سر ! یس سر ! Documents پہنچ چکے ہیں۔ دو ای شی شی اس بھی پہنچ چکے ہیں۔ ہیرے جین سے چل چکے ہیں۔ کمینٹری کیوزے ! ہمارے دوسری ایکٹ لار ہی ہے۔ آپ حکمت کیجئے۔ یس سر ! تیس لاکھ کے ہیرے پہلے بھیجے جا چکے ہیں۔ ہم لوگ اب سیدھے ٹانگ کا ٹانگ آرہے ہیں۔

صرف ہیروں کا انتظار ہے۔۔۔۔۔ یس۔۔۔۔۔ میں سر۔۔۔۔۔
 پورا ڈویژن۔۔۔۔۔ تھینک یو سر!۔۔۔۔۔ یس سر!۔۔۔۔۔
 مبادون خاموش ہو گیا!۔۔۔۔۔ اندرجیت زمین پر پڑا ہوا
 دوسرے کمرے کی آوازوں کو بغور سن رہا تھا۔ لیکن اب ٹرانسمیٹر پر بات
 ختم ہو چکی تھی اس لئے آوازیں سات سنائی نہیں دے
 رہی تھیں!۔۔۔۔۔

مبادون اپنی دریل چیز سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ ٹپتا ہوا پیچھے کی
 طرف گیا اور پھر پٹ کر سامنے کھڑا ہو گیا۔ کمرے میں سے جو ڈی
 اور کالے مہاکی لاشیں اٹھوائی جا چکی تھیں اور کڑی کے فرش پر پڑا ہوا
 خون کالا ہو چلا تھا، تم سب لوگ ادھر آؤ۔۔۔۔۔ مبادون نے سب
 ایجنٹوں کو اپنے پاس بلائے ہوئے کہا۔

دو گھنٹے میں ہم لوگوں کو یہاں سے نکل چلنا ہے کچھول۔۔۔۔۔

(Kh2Poli) کے پاس ہمارے ریل کا پٹر تیار کھڑے ہیں۔ اب صرف
 بمبئی سے آنے والے ایجنٹوں کا انتظار ہے اور ان ہیروں کا۔ ہمارا
 ممبر نمبر ۱۳ - MAMBA آج صبح چھ بجے کنیری کیوز میں ان ہیروں کو
 ہماری ایجنٹ ۵ - MAMBA کے محلے کرچکا ہو گا۔ اور شڈ پول کے مطابق
 اس وقت وہ لوگ کھنڈار کے نئے روانہ ہو چکے ہوں گے! اگر جو ڈی اپنی
 ڈائری نہ کھودتی تو اب ملک ہیروے۔ اٹھ میں ہوتے اور ہم لوگ یہاں
 سے نکل گئے ہوتے!۔۔۔۔۔

اندرجیت اپنے کانوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کی کوشش
 کر رہا تھا مگر پوری طرح ~~میں~~ کے کانوں تک نہیں پہنچ رہی تھی،

پھر اچانک ایک آواز سن کر اس کے کان کھڑے ہو گئے۔ مہمانوں کہ رہے تھے۔

تم دونوں بھی تھوڑی دیر کے لئے یہاں آ جاؤ۔۔۔ اس نے ذرا زور سے آواز دیتے ہوئے کہا۔ اندرجیت سمجھ گیا تھا کہ یقیناً یہ آواز اس نے ان دو آدمیوں کو دی ہے جو اس کی پہرہ داری کا کام انجام دے رہے تھے! پھر قدموں کی چاپ سنائی دی یعنی وہ دونوں آدمی اندر کی طرف جا رہے تھے۔ اندرجیت نے موقع کو ضیعت بنا کر اور تیزی کے ساتھ اپنے بندے ہوئے دونوں پیروں کو ایک جھٹکا دیا۔ اس کے جوتے کے تئیں میں چھپا ہوا پتلا ساتیز دھار والا چاقو سامنے نکل آیا تھا۔ اس نے جلدی سے اپنے بندے ہوئے لمبھتوں کو پوری کشتش کے ساتھ اس چاقو کی دھار پر رکھ دیا۔ اور تیزی سے لمبھتوں پر بندسی ہوئی رہی کہ چاقو کی دھار پر گت شروع کر دیا۔ تیز دھار داسے چاقو پر پڑ کر رہی کے سارے بل کھل گئے۔ جگہ کٹ گئے۔ اندرجیت نے جلدی سے لمبھت کی رسیوں کو ایک طرف پھینک کر جوتے کے تلوے میں سے چاقو نکال لیا اور تیزی سے پیروں کو بھی آزاد کر دیا۔ دروازہ کے باہر یعنی اندر کی طرف کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دے رہی تھی۔ شاید وہ دونوں پھر اندر آ رہے تھے۔ اندرجیت پھرتی کے ساتھ اٹھا اور دروازے کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ چاقو اس نے اپنے داسے لمبھت میں لے لیا تھا اور وہ دروازہ کھلنے کا بے تابی سے انتظار کر رہا تھا۔ دونوں آدمی دروازے کے پاس جا کر رک گئے تھے۔ ماہیں جلاسے کی آواز آئی، شاید وہ دونوں سگریٹ جلا رہے تھے۔ اندرجیت خاموش کمرے کے اندر دروازہ کے پاس کھڑا رہا۔ وہ دونوں

کافی تھا !۔

اس نے تیزی سے چاقو باہر نکال لیا۔ وہ آدمی شاید ابھی تک مرا نہیں تھا۔ مگر جیسے ہی اندرجیت نے جھٹکا دے کر چاقو باہر نکالا۔ اس نے دم توڑ دیا۔ !

اندرجیت اب دوبارہ کھڑا ہو چکا تھا اور مرے ہوئے آدمی کے ہونٹوں کی سگریٹ زمین پر گر چکی تھی — مگر ابھی بل رہی تھی شاید اس سگریٹ کی زندگی اس آدمی کی زندگی سے زیادہ تھی ! اندرجیت تیزی سے دروازے کی آڑ میں ہو گیا کیونکہ دروازہ پھر کھل گیا تھا اور دوسرا آدمی سامنے کھڑا تھا۔ اندرجیت نے ایک زبردست لات ماری اور اس کے ہاتھ سے ریوالت چھوٹ کر دور جاگرا۔

اس نے اچھل کر ریوالت کو پکڑنا چاہا مگر پیچ میں پڑی ہوئی پہلے آدمی کی لاش پر اس کا پیر پڑا اور وہ گر پڑا۔ اندرجیت نے چاقو کا وار کیا، وہ ہٹ گیا اور چاقو دوبارہ مردہ آدمی کے سینے میں گھس گیا ! اس نے پھرتی سے چاقو نکالا اور اچھل کر دوبارہ کھڑا ہو گیا — دوسرے آدمی کے ہاتھ میں چاقو آچکا تھا۔ چھوٹے سے تاریک کمرے میں زمین پر ایک لاش ایک پستول اور ایک سگریٹ پڑی ہوئی تھی — اور دو آدمی آسنے سامنے کھڑے تھے جن کے ہاتھوں میں چاقو تھے اور آنکھوں میں وحشت ! وہ آدمی آگے بڑھا۔

اندرجیت پیچھے ہٹا۔ وہ اور آگے آیا اور اس نے زور سے چاقو لہرایا۔ اندرجیت پھر پیچھے ہٹ گیا، مگر اب اور پیچھے نہیں جاسکتا تھا کیونکہ وہ دروازہ

سے لگ چکا تھا! اس آدمی نے پاؤں کا ایک بھر پور وار کیا۔ مگر اندرجیت نے سر پیٹنے کر لیا تھا اور اس آدمی کا پاؤں گڑھی کی دیوار میں ٹکس گیا۔ اندرجیت نے پیٹے کی سی پھرتی کے ساتھ اچھل کر اس کی بیٹھ میں پاؤں ٹکسا دیا۔! وہ زور سے چلایا۔ اتنی دیر میں اندرجیت کا پاؤں دوبارہ اس کی گردن میں ٹکس چکا تھا۔ وہ آدمی دھیرے دھیرے پیٹے بیٹھا گیا۔ اس کا ہاتھ اب بھی گڑھی کی دیوار میں پیوست تھا۔ اور اس کا ہاتھ پاؤں کے دھتے پر تھا۔

وہ زمین پر اکڑاؤں بیٹھ گیا تھا! اور اس کا داہنا ہاتھ جو دیوار میں گڑھے ہوئے پاؤں کو گرفت میں لئے ہوئے تھا اب پاری طرح سے پھیلا ہوا تھا۔ اس کے ہونٹ پھر پھار رہے تھے اور آنکھیں طلال تھیں اور مزے خون ٹھکر رہا تھا۔ مگر اس کا چہرہ گڑھی کی دیوار کے علاوہ کوئی نہ دیکھ سکتا تھا۔ دیواروں کے صرف کان نہیں جوتے ہیں۔ دیواروں کا آنکھیں بھی تو ہوتی ہیں! گڑھی کی دیوار میں اس آدمی کا مرنے والا چہرہ دیکھ رہی تھیں!

اندرجیت نے تیزی سے زمین پر گڑا ہوا ریوڑ راٹھالیا۔ اس نے چپک کیا۔ پاری سات گولیاں موجود تھیں۔

وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ شاید ابھی تک کسی نے

اس لڑائی کی آواز نہیں سنی تھی۔ اس نے دروازہ کھولا اور کچھ سوچ

کر کا۔ چھوٹے سے کمرے میں اب دو لاشیں پڑی تھیں۔

اس نے جھک کر سگریٹ اٹھالیا۔ اور ہونٹوں میں لگا کر

کش لینا چاہا۔ اس نے زور سے کش لینے کی کوشش کی۔ دیوار

کی سمت منہ کئے ہوئے آدمی کا سر ایک طن کو ڈھک گیا۔ . . . اس کا منہ
اب بھی دیوار میں گمے ہوئے چاقو پر تھا۔ . . . مگر اب وہ سر چکا تھا!
اندجیت نے سگریٹ ہونٹوں سے نکال کر زمین پر پھینک دیا۔ . . .
سگریٹ بھی بجھ چکا تھا!!۔

اندجیت تیزی سے دروازہ سے باہر نکل آیا۔ دوسرے کمرے میں کوئی
نہیں تھا۔ اس نے ریوالور جیب میں رکھ لیا! خون میں نہانے ہوئے چاقو کو
تیزی سے دوبارہ جوتے کے تلوے میں ڈال دیا۔ اس کے چہرے پر جگہ جگہ
خون جما ہوا تھا اور ہونٹ کٹ گیا تھا۔ اس کے پیروں میں بھی پوٹ تھی۔ اس
لئے وہ ٹیک سے چل بھی نہ پا رہا تھا۔ لیکن اس وقت بھاگنے سے بہتر موقع
شاید دوبارہ نہ مل سکتا تھا۔ وہ تیزی سے باہر جانے والے دروازے کی طرف
بڑھا۔ باہر کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ یہ اس جنگے کا پچھلے کا حصہ معلوم
ہوتا تھا۔ اندجیت نے دروازہ کھولا اور پھرتی کے ساتھ باہر نکل گیا۔

برآمدہ سے پہنچے اتر کو وہ بھاگتا ہوا بہت سارے فیڑوں کے جھنڈ میں
غائب ہو گیا۔ وہ بھاگتا رہا۔ . . . بھاگتا رہا۔ . . .
یہاں تک کہ مختصر دور پر اس کو مین روڈ (Main Road) نظر آنے لگی!
وہ اب بھی بھاگ رہا تھا۔ اور اب سڑک پر پہنچ چکا تھا۔ سڑک پر گاڑیاں آ جا
رہی تھیں۔ . . . اور آسمان روشن تھا۔ . . .! اندجیت نے
اطمینان کا سانس لیا اور سڑک کے کنارے ایک درخت کے سائے میں بیٹھ گیا۔
کسی ٹیکسی کے انتظار میں۔ . . . وہ بری طرح لہو لہاں تھا
اور تھک کر چور ہو چکا تھا۔ . . .!

سانا کروڈ پولیس اسٹیشن کے سامنے ایک ٹیکسی آکر رکی اور اس میں سے ایک آدمی تیزی سے باہر نکلا اور سامنے والے انسپکٹر روم میں داخل ہو گیا !

انسپکٹر کسی نے میٹری بیوی کو کڈنیپ (Kidnap) کر لیا ہے۔ ابھی ابھی عورتی دیر پہلے وہ میٹری کار بھی لے گیا ہے ! : بخوبی بیوسوٹ میں بلوس اس ادیمز عمر کے آدمی کے پہرے پر گھبراہٹ کے آثار تھے . اور وہ تیز تیز بول رہا تھا . بالکل سندی بچے میں !

لیکن یہ سب کہاں ہوا ؟ :

سانا کروڈ ایئر پورٹ کے پاس ! ابھی ابھی ! :

آپ کا نام ؟ . انسپکٹر نے Complaint Book کھولتے ہوئے پوچھا ۔

”بش داس کش داس گود لانی۔“ انہوں نے اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

”پیارا کا نام بشو!“

”پتہ؟“ انہیں پکڑنے ان کے چہرے پر نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

”قلیٹ نمبر فوڈ — فوڈ ٹینٹہ ٹروڈ — کھاڑ!“

”آپ کام کیا کرتے ہیں؟“

”بج ٹیس!“ (Business)

”کس چیز کا بزنس؟“

”جو تاپڑانا مال کا بج ٹیس۔ ہم ادھر بیٹھیں ہیں سولہ

بڑس سے یہی کرتا ہے۔ ٹنگ کانگ میں بھی

اپنا اس کا بج ٹیس ہے۔“

”آپ کی بیوی کا نام؟“

”ٹرادھا۔ ٹرادھا گر پالانی!“

”اب پوری طرح سے بتائیے کہ آپ کی بیوی اور کار کس طرح سے

غائب ہوئیں؟“ انہیں پکڑنے کچھ دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”اڑے انہیں صاحب! ابھی ابھی سیدھا ٹنگ کانگ سے

بیسٹی ایئر پورٹ پر اتر دیا تھا — ہماری وائف ادھر چلا اپنا دیٹ کرتی

تھی — ایئر پورٹ پر! ہم نے اپنا سامان گاڑی میں ڈکھا اور اسٹریٹ

سے باہر نکلے ہوئے ہم وائف کو گاڑی ٹوکھنے کو بلا۔ کیونکہ ہم کو

بڑی زود کا شو شو آئی تھی۔ ہمارا وائف گاڑی کو روکا — اور

ہم باہر نکل کر کھڑا ہوا — ابھی ہم شروع کیا تھا کہ ہمارا وائف

رنڈ سے چلا کر ڈیلا : ڈارلنگ :۔۔۔۔۔ اوڑ پھر وہ آدمی اندر
 کاڑ میں گھس گیا ! اوڑ کاڑ اور ہمارا دوائف دونوں کو لے کر چلا گیا۔
 بس اس کشن داس کو پالانی نے بات ختم کرتے ہوئے کہا ۔
 مگر آپ نے بھاگ کر اس کو پکڑنے کی کوشش کیوں نہیں کی ؟
 انسپکٹر نے پوچھا ۔

وڈی کیے کرنا ہمارا بسن جو بند نہیں ہوا تھا ۔۔۔۔۔ پھر
 ہم کر ڈیو الرڈ سے بڑا ڈر لگتی ہے ! ۔۔۔۔۔ بابا اپنا جان پہلے
 بچانا چاہئے ۔۔۔۔۔ اگلے کو دوائف کا ٹکڑا کر لے گا ! ۔
 مگر آپ کا اتنا فرض تو ہوتا تھا کہ اپنی طرف سے پوری کوشش کرتے ؟
 کم سے کم اس آدمی سے لٹے تو ! : انسپکٹر ڈیلا ۔

بابا ہم کوئی وار اسٹک تو تھا نہیں ۔۔۔۔۔ وہ ہم کو ایک
 ہاتھ مارتا تو ہمارا دم نکل جاتی ! : وہ بولا ۔
 ٹھیک ہے ۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے ! : انسپکٹر اس کی بات کو کاٹتے
 ہوئے بولا : آپ کی کار کا نمبر کیا ہے ؟

اپنی فیاٹ کا نمبر ایم آر اے (MRA) تھری تھری فور !

(334)

آپ جاسکتے ہیں ! ہم پوری کوشش کریں گے ! جیسے ہی آپ کی
 کار کا ۔۔۔۔۔ اور بیوی کا پتہ چلے گا آپ کو خبر کر دی جائیں گی ۔۔۔۔۔
 ۔۔۔۔۔ ارے ہاں ۔۔۔۔۔ یہ تو بتائیے وہ آدمی کار کس طرف لے کر
 گیا ہے ؟ : انسپکٹر نے پوچھا ۔

۔۔۔۔۔ مانی دے کی طرف ! : اس نے جواب دیا ۔

اب تین گاڑیاں ٹائی وے پر چل جا رہی تھیں ! سرخ رنگ کی اچالا !
 ہرے رنگ کی فرڈ ! — اور بہت پیچھے نیلے رنگ کی فیٹ جس میں
 ایک شادی شدہ عورت بیٹھی ہوئی تھی جس کے شوہر ساناکروڑ پر بیس
 اسٹیشن سے باہر نکل رہے تھے یعنی سٹریشن داس کشن داس گروہالانی ۔
 اور دوسرا آدمی جو ڈرائیو کر رہا تھا — وہ انسپکٹر بھی تھا۔
 تینوں گاڑیاں ایک ہی سڑک پر تھیں۔ مگر آگے والی دوڑن کافی آگے
 تھیں لگ بھگ تین میل آگے ! مگر جی جانتا تھا کہ وہ لگ
 اسی روڈ پر جا رہے ہیں اسی لئے اس نے اپنی کار بھی ٹائی وے پر
 ہی ڈال رکھی تھی ! ۔

جی کے برابر بیٹھی ہوئی عورت کافی کم عمر تھی اور خوبصورت تھی ۔
 جی نے دل ہی دل میں سوچا کچھ لوکیاں شادی ہو جاتے
 ہی عورت کہلانے لگتی ہیں ! ۔

مگر وہ عورت کہلانے کی کسی طرح سے مستحق نہ تھی ۔ ابھی وہ واقعی
 بیس ایکس سال کی لڑکی تھی ! مگر جب گاڑی اسی پچاسی میل فی گھنٹہ کی
 رفتار سے دوڑ رہی ہو تب دماغ میں حسن و عشق کا تصور بڑا مضحکہ خیز
 لگتا ہے ۔ خاص طور سے جب سامنے دشمن کی کاریں ہوں — اور

آنسے والے ہرکے کا مستقبل بد بڑا گھرا اثر چھوڑنے والا ہو !
 تھوڑی دیر پہلے برابر بیٹھی ہوئی لڑکی نے کچھ شور مچانے کی کوشش کی
 تھی مگر جی نے خاموشی سے پستول دکھا دیا تھا اور وہ ڈر کر اور بہم کر
 دروازہ کے پاس دیک کر بیٹھ گئی تھی ۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے ۔
 کچھ آنسو محبت کے آنسو ہوتے ہیں جو محبوب کو جدا کرتے وقت ہوتے
 ہیں یا جو فراق یار کی وجہ سے آنکھ میں آجاتے
 ہیں اور کچھ آنسو ایسے ہوتے ہیں جو ڈر یا خوف کی
 وجہ سے آنکھ بھگو جاتے ہیں اس وقت لڑکی کی آنکھ
 میں ڈر کے آنسو تھے ایک بے بس لڑکی کے آنسو . . .
 جو یہ کچھ نہ پا رہی ہو کہ اس کو کہاں سے جایا جا رہا ہے ! اس
 نے ڈرتے ڈرتے پوچھا . . . !

مجھے اتنا تر بنا دیکھئے کہ مجھے آپ کہاں سے جا رہے ہیں

اور کیوں ؟

جی نے ڈرا نیور کرتے ہوئے کہا میں خود نہیں جانتا
 کہ کہاں جا رہا ہوں اور اس وقت میرے پاس یہ
 سب بھی نے کا وقت بھی نہیں ہے بعد میں سب
 کچھ بتا دیا جائے گا ہاں اتنا ضرور ہے کہ مجھے
 اس وقت آپ کی نہیں آپ کی کار کی ضرورت تھی آپ
 تو ڈچل میں چل آئیں ! پھر وہ خاموش ہو گیا ۔

جی نے گاڑی کی رفتار کچھ کم کرتے ہوئے برابر بیٹھی ہوئی لڑکی سے کہا ۔
 مریگو میں تھوڑی دیر کے لئے یہاں گاڑی روک رہا ہوں اگر تم

سکان کے چاروں طرف آدمی پھیل گئے تھے۔ سب کے
 دستوں میں ریلوے تھے۔ مگر چند آدمیوں کے پاس اسٹین
 گن بھی تھیں ! اور وہ سب آنے والے لوگوں کے اختصار میں تیار کر رکھے
 تھے۔ !

اچانک مبادون کے پرسنل ڈائریکٹر میں بیٹھ بیٹھنے لگی۔ اس نے فوراً کانوں
 میں ہلکے ٹکائے اور سگریٹ کیس کا بیجن دبا دیا۔

نیس ؟ ! سپیکنگ !

ہم لوگ توجہ کے پاس پہنچ چکے ہیں اور بہت جلد کنڈاکٹر پہنچ رہے
 ہیں ! یہ لال اسپالہ میں بیٹھے ہوئے ہوئے یس شیم آدمی نے کہا۔ اس کے ساتھ
 پانچ آدمی اور بھی بیٹھے ہوئے تھے !

فوراً آہاؤ۔ ہم لوگوں کو فوراً یہاں سے نکل چنا ہے۔
 انسپکٹر یہاں سے نکل جا گا ہے۔ ! مبادون بولا۔

مانٹ سرا !

تم لوگ اپنی اسپیڈ بڑھا دو ! تم لوگوں کو Follow

کیا جا رہا ہے۔ ۔ مبادون کہہ رہا تھا۔

مگر سر ! یہاں تو دور دور تک ہمارے پیچھے کوئی کار نہیں ہے !

تم لوگ گدے ہو ! ایک نئے رنگ کی فیاٹ سائنا

کر دے تمہارا پیچھا کر رہی ہے اور تم لوگوں کو

کچھ خبر نہیں ہے دیے تم لوگ اس کی زیادہ فکر مت

کر دو ہم نے اس نیل کار کے پیچھے اپنے دوسرے آدمیوں کو جھوڑ رکھا ہے۔ . .

. وہ لوگ اس نیل کار کا پیچھا کر رہے ہیں۔

کے علاوہ "توجہ" سے ٹھیک ایک میل آگے۔ اسٹرنگ خادم کے پاس ہمارے آدمی کالی گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ نیلی فیاٹ والا آدمی جس کا نام انسپکٹر بھی ہے۔ اگر ہمارے پیچھے والے آدمیوں سے پہنچ گیا تو کالی گاڑی والے آدمیوں سے نہیں پہنچ پائے گا۔ !

"تم لوگوں کا کام۔ ہیرے۔ پہنچانا ہے۔ کسی بھی طرح سے کسی بھی قیمت پر۔ !۔" وہ خاموش ہو گیا۔

"یس مہا۔ ہیرے ہمارے پاس ہیں۔ !۔ ہم لوگ سیدھے کنڈالہ آرہے ہیں۔ !۔ اس آدمی نے برابر رکے ہوئے بیگ کی طرف دیکھا۔ جس میں چھوٹا سا "بدھ کا مجسمہ" تھا جس میں پچاس لاکھ کے اصلی ہیرے چھپے ہوئے تھے ! وہ مسکرایا۔ لیکن وہ بے وقوف اتنا نہیں جانتا تھا کہ اس مجسمہ کے اندر اصلی ہیروں کی جگہ چھوٹے چھوٹے بے شمار کنکر اور ہتھر بھرے ہوئے تھے۔ !۔

انسپکٹر بھی نے اپنے برابر پرے ہوئے۔ "بدھ کے مجسمے" کی طرف دیکھا۔ جس میں پچاس لاکھ کے اصلی ہیرے بندھے ! وہ مسکرایا۔ !۔ اپنی چالاک پر اور ان کی بے وقوفی پر۔ !۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ اپنے دشمن کو بھی کمر دیا بے وقوف نہیں سمجھا جاتے۔ !۔

انسپکٹر بھی کی کار کے تھروٹ سے پیچھے ایک اور کار آرہی تھی۔ جس میں چار آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔

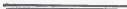
اور ان کے ریوالور جی کا خاتمہ کرنے کے لئے بے قرار تھے — !
 اچانک جی نے دیکھا کہ اس سے لگ بھگ آدھا میل دور کھلی سڑک پر
 بالکل سامنے سرخ اسپالہ اور ہری فوڈ پل جا رہی ہے — ! اس نے اپنا
 ریوالور دا بنے اترے ہیں بے یار تھا۔ !

اس بات سے بے خبر کر بیچھے والی گاڑی بھی اس کی گاڑی سے صرف
 آدھا میل دور تھی !

تو جہ قریب آچکا تھا۔

تو جہ سے ٹیک ایک میل آگے — بس بس گاڑی میں بیٹھے ہوئے آدمیوں
 نے اپنی اپنی اسٹین گنیں اور ریوالور اترے ہیں بے یار — ! سڑک کے دونوں
 طرف پہاڑ تھے۔ جو شاید خاموش زبان سے کہہ رہے تھے ہاں۔
 گڈ نائٹ ڈیو آل —

"Good luck to you all !"



اندھیت تھوڑی دیر تک درخت کے سایہ میں سستا چمکنے کے بعد اب
 اٹھ کھڑا ہوا تھا! کبھی کبھی تھوڑی دیر کا آرام بھی انسان کو نئی توانائی دے
 دیتا ہے۔ اندھیت اپنے جسم میں پھر سے ایک قوت محسوس کر رہا تھا۔
 سالانہ اب بھی اس کا جبرہ زخم سے بھرا ہوا تھا۔ اندھ بدن میں اب بھی ٹھن
 باقی تھی! مگر جب انسان کو زندگی اور موت کے بیچ ایک جھولے کی طرح بھولنا
 پڑتا ہے تو اس کی ٹھن دور ہو جاتی ہے۔ اس کی نیند اڑ جاتی
 ہے۔ اور دل درماخ پر میں ایک خیال مادی رہتا ہے
 مارو یا مرو۔ اندھیت کو وہ دگ مار نہ پائے تھے۔
 اب اس کی باری تھی!۔

گروہ اکیلے تھا اور وہ سب بہت سارے — اس کے پاس ایک ریلا اور
 تھامیں میں سات گریاں تھیں اور وہ دگ سڑھتے۔ اور ان کے پاس سات
 سڑھتے اور بے شمار ہتھیار تھے۔!
 گمانہ حیت کے پاس عقل تھی اور وہ جاننا تھا کہ دکیلا آدمی چاہے کتنا بھی

بہاد ہوا تھے لوگوں کا مقابلہ ایک ساتھ نہیں کر سکتا ہے جبکہ اس کے پاس کم ہتھیار ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اگر مقابلہ کر بھی لے گا تو مارا جائے گا !

اسی نے وہ چاہتا تھا کہ کہیں سے اس کو زیادہ ہتھیار مل جائیں اور پستول کی گزیاں مل جائیں۔ تب وہ اکیلے میدان میں گور بھی جائے گا اور اپنی پردی کشش کرے گا کہ ان لوگوں کا مقابلہ کرے۔ !

اسی نے وہ بھاگتا ہوا مین روڈ پر آگیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ جلدی سے کنڈالہ سے تھوڑی دور۔ کچھولی۔ پہنچ جائے۔ وہاں اس کو ہتھیار مل جانے کی امید تھی ! کم سے کم وہ پولیس کو نوٹیفکٹ کر سکتا تھا !۔

کنڈالہ پولیس اسٹیشن وہ اس نے نہیں جانا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کنڈالہ پولیس اسٹیشن کے پاس دو آدمی موجود ہوں گے ! خاص طور سے ایسے وقت پر جب کہ وہ ان کے اوٹے سے نکل بھاگے انہوں نے یقیناً اپنے آدمی پولیس اسٹیشن کے پاس کھڑے رکھے ہوں گے تاکہ اندر جیت کو دلوں پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دیں !۔ اور یہ بات تھی بھی صحیح کیونکہ واقعی دو آدمی کنڈالہ پولیس اسٹیشن سے ذرا دور اسی تاک میں کھڑے تھے کہ کب اندر جیت نظر آئے اور کب وہاں سے شوٹ کر دیں !

اب اندر جیت تیزی سے نیچے اتر رہا تھا۔ ! بلکہ بھاگ رہا تھا۔ وہ مین روڈ سے ہٹ ہٹ کر بھاگتا تھا۔ اور جیسے ہی دور سے کوئی کار نظر آتی وہ اپنا منہ دوسری طرف کر کے کھڑا ہو جاتا۔ اس نے اپنی شرٹ بھی اتار دی تھی کیونکہ اس پر خون کے دھبے تھے اور آنے والے دنوں اس کو مشہور نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ !

اب وہ صرف بتوں پہنے ہوئے تھا! اور اس کا ادب ہی جسم بالکل ننگا تھا! چہرے پر بال بھرے ہوئے تھے اور سینے پر اور پیٹ پر نیلے نیلے نشان پڑے ہوئے تھے جو پچھل رات سے اب تک مار پٹائی کے بیج میں پڑے تھے!

اس کی گھر میں بھی ان لوگوں نے آماری تھی — اب اس کے پاس صرف جوتے والا چاقو تھا! اور ایک ریلواری جو اس نے تھوڑی دیر پہلے کنڈالہ میں دوڑن آدمیوں کو مار کر حاصل کیا تھا — اب سڑک بالکل پہاڑی تھی! بل کھاتی ہوئی سڑک کسی ناگن کی طرح کنڈالہ اور کپولی کو ملا رہی تھی — اندر جیت تیز تیز نیچے کپولی کی طرف اترتا چلا جا رہا تھا۔ تھوڑی دور بھاگتا تھا اور پھر پٹنے لگتا تھا!

سانے سے روڑیاں ادھر چڑھتی ہوئی آ رہی تھیں!

اندر جیت کا گورا جم دھوپ میں چمک رہا تھا! اور وہ اپنا ہجرا جھکا لئے ہوا جا رہا تھا — روڑیاں قریب آگئی تھیں — ان میں سے ایک روڑی نیلے رنگ کا مٹی اسکرٹ پہنے ہوئے تھی اور وہ کوئی انگریز لگتی تھی — اور دوسری سفید چوڑی دار پہنا رہی اور سفید قمیض پہنے ہوئے تھی۔ دونوں روڑیاں خوش فضاں تھیں اور اندر جیت کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھیں! شاید وہ کنڈالہ میں رہتی ہوں گی کیونکہ اسی طرف جا رہی تھیں — ان کو مسکراتا دیکھ کر اندر جیت جھینپ گیا۔ شاید زندگی میں پہلی اور آخری بار۔! وہ بھی کچھ ایسی ہی تھی! بتوں کے علاوہ اس کے جسم پر کوئی اور کپڑا نہ تھا۔ اس نے چور رنگا مٹ سے دیکھی روڑیاں بالکل پاس آگئی تھیں اور اب ہنس رہی تھیں! وہ بھی مسکرا دیا۔

~ Are you 2 Hippy! ~

(کیا تم ہیپی ہو؟)

رائکیوں نے رکتے ہوئے پوچھا۔ اندرجیت تھوڑی دیر کے لئے توچکا گیا۔ اپنے بارے میں اس قسم کی بات سنا اس نے خواب میں بھی نہ سوسچا تھا! وہ لمحہ بھر کو خاموش رہا!

~ Yes i am! ~

اندرجیت واقعی اس وقت کوئی ہیپی لگ رہا تھا۔ کپڑے یعنی کپٹون بالکل گندامندا — اور بال بکھرے ہوئے! دونوں رائکیاں اس کے بڑھتے ہوئے بولیں!

~ Poor fellow! ~

اس کے پاس کپڑے تک نہیں ہیں!

اندرجیت نے پیچھے پٹ کر دیکھا وہ دونوں بھی پٹ کر دیکھ رہی تھیں

اور شرارت بھری لگا ہوں سے دیکھ رہی تھیں۔!

دیکھئے دراصل میں ہیپی نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔ اندرجیت نے انگریزی

میں کہا۔ اگر ہر کے تو میرا ایک کام کر دیکھئے آپ کا احسان عمر بھر نہیں بھولوں

گا۔ رائکیاں دوبارہ رک گئیں۔ کہیں سے پولیس اسٹیشن پر فون کر دیکھئے

کہ بجیٹ ۱۵ انسپکٹر اندرجیت اس وقت مشکل میں ہیں اور پولیس کے کچھ

اودی فوراً کنڈالہ پوسٹ آفس کے پاس پہنچ جائیں اور میرا اشتہار کریں!

رائکیاں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگیں اور پھر بولیں۔

مگر اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آپ ہرچ پچ مصیبت میں ہیں اور

انسپکٹر بھی ہیں! :-

اندھیت نے اپنی چکون کی ایک خفیہ جیب میں سے اپنا Idaniti Card نکالا اور ان کو دیتے ہوئے کہا۔

یہ ہے میرا ثبوت ! وہ دونوں کارڈ پڑھتے ہوئے آگے بڑھ گئیں۔

میں اسکرٹ والی انگریز لڑکی نے دوسری لڑکی کی طرف دیکھا۔

مگر پہنچتے ہی یہ نمبر نوٹ کر لینا۔ 533300 !

کتنے Attractive آدمی تھے یہی لینا انسپکٹر ! وہ دونوں لڑکیاں مسکرا رہی تھیں۔

اندھیت کھولی کے پاس پہنچ چکا تھا۔

موجود پہنچتے ہی پیچھے والی گاڑی سے زبردست غار ہوئے گئے تھے ! جی نے گاڑی اور تیز کر دی لیکن کچھ گولیاں پیچھے کا شیئر توڑ کر نکل گئی تھیں۔ یہاں تک کہ ایک گولی اس کے بائیں شانے میں بھی گم چکی تھی۔ پیچھے سے دھڑا دھڑا غار ہو رہے تھے۔

تلو جہ سے نکلے ہی اس نے اپنا ریر اور واسٹے ہاتھ میں لے لیا تھا اور اب بغیر دیکھے ہوئے پیچھے کی طرف غار کر رہا تھا۔ ! بیچ راستے میں ایک تخت کا شاہ پڑا ہوا تھا اور برابر ہی ایک کالے رنگ کی گاڑی گھڑی تھی اور راستے کے دونوں طرف کچھ آدمی اسٹین گن لئے کھڑے تھے۔ جی نے دل ہی دل میں ان کا نام لیا اور اپنی گاڑی تھوڑی سی داہنی طرف کاٹتے ہوئے accelerator کو پوری طاقت سے دبا دیا۔

تینوں طرف سے غار زور ہوتے اور جس کی گاڑی کالی گاڑی سے
برسی طرح سے ٹکراتی ہوئی سڑک سے پیچے اتر گئی۔ جی نے پوری طاقت
کے ساتھ اسٹرینگ کر بائیں طرف کاٹنا اور فرسٹ گئیر میں گاڑی ڈال کر دوبارہ
اوپر چڑھائی اور سڑک پر لے آیا۔

پچھلے والی کار ایک زبردست بریک کے ساتھ رک گئی تھی کیونکہ وہ
جی نے اپنی گاڑی داہنی طرف کو کاٹتے ہوئے کھڑی ہوئی کالی کار
سے اپنی گاڑی ٹکرائی تھی۔ اس وقت پچھلے والی کار جی کے کار کے
بالکل پیچھے تھی۔ اور اگر وہ بریک نہ لگاتے تو ان کی کار کال والی
کار سے ٹکرا جاتی۔ جی نے اس وقت واقعی بڑی ہوشیاری سے
کام کیا تھا اور اب وہ تیزی سے آگے چلا جا رہا تھا۔ اس کی کار کا
دروازہ برسی طرح سے ٹوٹ چکا تھا اور ٹکڑی وجہ سے ٹوٹ کر کھل چکا
تھا۔ اس نے بیٹھنے میں دیکھا۔۔۔۔۔ وہ لوگ تیزی سے اپنی
اپنی کاروں میں بیٹھ رہے تھے! جی کی گاڑی نوے میل فی گھنٹہ کی
رفتار سے چل جا رہی تھی!

جی نے دل ہی دل میں سوچا کہ وہ پچھلے والی گاڑیوں سے اب لگ
بھگ آدمی میل آگے ہے اس نے گاڑی اور تیز کر رہی تھی!
پچھلے دونوں گاڑیاں پھراٹھاٹھ ہو گئی تھیں!

کچھ دل سامنے نظر آ رہا تھا! تھوڑی دیر میں گاڑی کھولنے سے آگے
نکل رہی تھی! پہاڑی راستے پر گاڑی موڑتے ہوئے جی نے زور سے
بریک لگائے! ایک زبردست آواز کے ساتھ گاڑی رک گئی!

• اندرجیت! جی گلا پھاڑ کر چلا یا۔!

۔ جی! تم یہاں؟ اندرجیت حیرت اور مسرت کے ملے جلے لہجے میں
چلاتے ہوئے بولا!

۔ فوراً کار میں بیٹھ جاؤ!

اندرجیت تیزی سے دروازہ کھول کر آگے بیٹھ گیا۔!

گاڑی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔!

دوانسپلر — دو دوست — عجیب طرح سے دوبارہ
مل گئے تھے۔

اور گاڑی کھٹالہ میں داخل ہو چکی تھی۔

جی نے گاڑی کو تیزی سے بریک لگا دیئے۔ اور اندرجیت کو بارہ

کاٹھروں دیتے ہوئے کہا۔

۔ اس کو فوراً کہیں چھپا دینا ہے!

۔ یہ ہے کیا؟ اندرجیت نے پوچھا۔

۔ پچاس لاکھ کے ہیرے! باقی باتیں بعد میں اسے فوراً چھپا دینا ہے۔

۔۔۔۔۔ گران لوگوں کا اڑھ کیسے ڈھونڈا جائے! جی نے گاڑی

سے اترتے ہوئے کہا۔

۔ وہ سب تم میرے اوپر چھوڑ دو! بس ساتھ ساتھ چلنا ہے!

اندرجیت اور جی اب گاڑی کھڑی کر کے پیڑوں کے جھنڈوں سے گزر چلے

تھے۔ تھوڑی دور پہنچ کر اندرجیت زمین پر بیٹھ گیا اور اٹھو سے سنی کھوٹنے

لگا۔ جی مطلب سمجھ گیا تھا اس نے فوراً بچھا۔

۔ مگر اندرجیت اگر یہاں سے کسی نے یہ بت کھود کر نکال لیا تب؟

۔ وہ سب بعد کی بات ہے اس وقت اتنا وقت نہیں ہے کہ یہ کہیں

اور رکھا جائے یا کسی کے حوالے کیا جائے ویسے بھی قیمتی چیزوں کی حفاظت جتنی اچھی طرح سے مٹی کر سکتی ہے کوئی اور نہیں کر سکتا —
 اس نے - بھر - زمین میں رکھتے ہوئے کہا ! اور اوپر سے اچھی طرح سے مٹی رکھ کر اسے دبا دیا . اب وہ دونوں مہا کے اس چھوٹے سے لکڑی کے گھر کی جانب بڑھ رہے تھے . یہ وہی راستہ تھا . جس راستے پر اندر حیات کچھ دیر پہلے مکان سے بھاگ کر آیا تھا .

۔ اچانک اندرجیت کی نظر دور کھڑی ہوئی پولیس دین پر پڑی ۔ وہ دونوں بھاگتے ہوئے دوبارہ سڑک پر آ گئے ۔ وہ دونوں لڑکیاں کچھ دور کھڑی ہوئی تھیں اور پاس ہی ایک چھوٹی سی اسپورٹس کار کھڑی تھی جو شاید انہیں لڑکیوں کی تھی ۔ اندرجیت کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی ۔ اس کا خیال تھا کہ شاید وہ لڑکیاں ٹال جائیں اور پولیس کو خبر نہ کریں ! مگر اس وقت سامنے پولیس کی دین کھڑی تھی ۔ اندرجیت اور جی دین کے پاس پہنچ گئے ۔ پولیس کے ساتھ ایک انسپکٹر تھا جو اندرجیت کو دیکھتے ہی پہچان گیا ۔

۔ انسپکٹر اندرجیت ! آپ یہاں ؟ آپ کا Identity card دیکھتے ہی پرے اشات میں کھلبلی مچ گئی ۔ ہم لوگوں نے لمبھی بھی خبر کر دی

ہے۔ وہاں سے بھی پوئیس آرہی ہے لیکن یہاں پر جتنی بھی پوئیس ہے آپ کے لئے تیار ہے۔ ۰۔۱۔۰

اندر جیت نے انسپکٹر کو سب کچھ اچھی طرح سے بھی دیا تو وہ خود بھی کے ساتھ واپس جھاڑیوں کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے پوئیس کو اچھی طرح سے بھی دیا تھا کہ وہ کس وقت کس طرف سے ہلکے کی طرف آئے اور کس وقت ان پر Attack کرے !

ہلکے کے پیچھے کی طرف وہ دونوں جھاڑیوں میں چھپے بیٹھے ہوئے تھے اور سامنے دیکھ رہے تھے۔

اب ہلکے کے سامنے بہت ساری گاڑیاں کھڑی تھیں، سرخ اسپالہ اور جی فرڈ کے علاوہ کالے رنگ کی اولڈ مو بائیل اور اوے رنگ کی فیات بھی کھڑی ہوئی تھیں ! - اور دیر سے دیر نے اب تمام آدمی ہلکے کے باہر نکل رہے تھے اور ایک ایک گاڑی میں بیٹھتے جا رہے تھے !

سب سے آگے مہا دن کی گاڑی تھی اور اس کے پیچھے دوسری تمام گاڑیاں کچھ آدمی اندر سے صندوق اٹھا کر لا رہے تھے ! جب تمام گاڑیوں میں سامان رکھ دیا گیا تو اندر سے مہا دن ایک رزکی کے ساتھ نکلا اور دروازہ کا پٹ کھول کر گاڑی میں بیٹھ گیا !

دو آدمی اس کے پیچھے پیچھے تھے انہوں نے دروازہ بند کر کے تار لگایا۔ اور وہ بھی پیچھے کی ایک کار میں بیٹھ گئے !

کل ملا کر سات گاڑیاں تھیں اب ساتوں گاڑیاں اشاٹ ہو گئی تھیں !

سب سے آگے والی گاڑی جن میں مہاوون بیٹھا ہوا تھا، دیر سے دھیرے
آگے بڑھنے لگی۔

اندرجیت اور جی نے اپنے منہ میں دو انگلیاں ڈال کر زور کی سیٹیاں۔
بالکل ویسی سیٹی جو سینا دیکھتے وقت چوٹی کلاس کے تماشے میں
بھاتے ہیں !۔

پھر دونوں تیزی سے بھاتے ہوئے مکان کے پیچھے کے
حصے میں پہنچ گئے !

دونوں نے ریولور نکال لئے اور تین طرف سے پولیس کے آدمی
ساترں گاڑیوں کو گھیر چکے تھے۔ چوتھی طرف یعنی پیچھے کی طرف خود اندرجیت
اور جی تھے۔

اندرجیت نے ریولور نکال کر سب سے پیچھے والی گاڑی کی طرف
تھان کر فائر کر دیا۔

چاروں طرف سے گولیوں کی برچھاڑ شروع ہو گئی !

پولیس کی گولیاں سات گاڑیوں کو چھلنی کئے دے رہی تھیں ! ان
لوگوں نے بھی مقابلہ کرنا شروع کیا اور دونوں طرف سے زبردست
فائرنگ ہونے لگی۔

اندرجیت نے اپنی جیب میں سے ایک ہینڈ گرنیڈ نکالا جو تھوڑی
دیر پہلے اس نے کھنڈہ پولیس سے مانگا تھا !

گرنیڈ نکال کر اس نے زور سے ہوا میں اچھال دیا اور ہرے رنگ
کی فورڈ میں آگ لگ گئی۔ وہ لوگ اب گاڑیوں سے باہر نکل
رہے تھے۔

گروپس کے ریگ فون کی آواز سن کر چپ ہو گئے۔ ریگ فون پر
آواز آرہی تھی۔!

تم لوگوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے۔ خاموشی سے
اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دو دروازے سب کو مار دیا جائے گا۔
..... دیر سے دیر سے ایک ایک کر کے دروازے
کے پٹ کھٹے گئے اور تمام آدمی اٹھ اوپر اٹھائے باہر نکلے گئے۔ پانچ
لاشیں زمین پر پڑی ہوئی تھیں۔!

جب ان سب نے اپنے ہتھیار زمین پر ڈال دیئے تو پولیس کے
آدمی جھاڑیوں میں چھپے ہوئے تھے باہر نکل آئے۔! اور ایک ایک
کر کے سب کو گرفتار کر لیا۔!

گربات ابھی ختم نہیں ہوئی تھی!
تاج محل ہوٹل کے کسٹل روم میں بے شمار لوگ جام ٹکرا
رہے تھے!

بہت ساری جانی پہچانی شکلیں وہاں موجود تھیں! ٹکرس آئی ڈی
کا پرانا گھمٹا جے لوگ، بینیز، کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ بیہوشی کے
پولیس کشنز۔۔۔۔۔ انجکٹر جنرل آن پولیس۔۔۔۔۔ اور بہت سارے
دوسرے پولیس والے۔

ان کے علاوہ اسٹیٹ کے دو ممتاز منسٹر بھی موجود تھے۔ غلام کے
بہت سارے ستارے بھی آئے ہوئے تھے۔ دھرمیندر، شمش
کیپور، فیروز خان، قسار، ایچے ساہنی، وحیدہ رحمان،
ولیمپ کمار اور سائرہ بانو!

بہت ساری حسین لڑکیاں انتہائی قیمتی کپڑوں میں جوکس ادھر ادھر
ٹہل رہی تھیں اور فوڈ گرافرز تصویریں کھینچ رہے تھے !
اچانک شور بلند ہوا اندرجیت !

اندرجیت ! انسپکٹر اندرجیت نیوی میونسٹیٹ میں بڑا ہاتھ مار لگ
رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں، یہ دونوں وہی لڑکیاں
تھیں جو اسے کھنڈالہ میں ملی تھیں اور جنہوں نے پولیس کو الفارم کیا
تھا۔ دونوں لڑکیاں انتہائی خوب صورت کپڑے پہنے ہوئے
تھیں۔

اندرجیت کو دیکھ کر لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے تھے، واقعی وہ آج
کے جشن کا ہیرو تھا !۔

لیکن تمام محفل میں ایک کمی بڑی طرح سے محسوس کی جا رہی تھی۔
انسپکٹر جی کی کمی۔۔۔۔۔ انسپکٹر جی جس نے ۸۱۹۸۵۸ سے ۸۰۰
کو پکڑوانے میں اندرجیت کے شانہ بشانہ کام کیا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ
بھی اپنی جان پر کھیلا تھا ! لیکن وہ آج کے اس فنکشن میں نہیں آیا
تھا۔۔۔۔۔ سب لوگوں کو بڑی حیرت تھی۔ خود اندرجیت کو جی پر
سخت غصہ آ رہا تھا۔ اس کے نہ آنے کی وجہ سے !

مائیک پر پہنچ کر انسپکٹر جنرل آف پولیس نے کہا شدور
کیا۔۔۔۔۔

لیڈز اینڈ جنٹلمین ! آج ہم نے یہ جشن اپنے ملک کے مشہور ڈوم
انسپکٹر اندرجیت اور ان کے ساتھی انسپکٹر جی کو مبارک باد دینے
کے لئے کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آپ لوگوں نے اخباروں میں پڑھا ہوگا۔

انسپیکٹر جی اور انسپکٹر اندرجیت نے جس بہادر سی کے ساتھ مبارک
جیسے خطرناک انٹرنیشنل گروہ کا خاتمہ کروایا ہے اس کی مثال ملن
مثیل ہے ! اس نے میں اپنے ٹھکانے کی طرف سے اور سب کی طرف سے
انسپیکٹر اندرجیت کو دوبارہ مبارک باد دیتا ہوں اور ان سے Request
کرتا ہوں کہ وہ مائیک ہار آ کے کچھ کہیں !۔

تمالی کی گونج اور حسین چہروں کی چمک دمک کے بیچ میں سے ہوتا
ہوا ۔۔۔ اندرجیت مائیک پر پہنچ گیا ۔۔۔ ! اس نے
مائیک کو ملے سے پڑ لیا تھا اور کچھ بڑھنے ہی والا تھا کہ کسی کی
آواز پورے محل میں گونج گئی۔ تمام لوگ پٹ کر دیکھنے لگے !
انسپیکٹر اندرجیت ! سب سے پہلے میں تمہیں مبارکباد کا میاں بی پر
مبارک باد دیتا ہوں اور پھر تمہاری زندگی کو یہیں ختم کرتا ہوں !۔

سامنے بڑے سے دروازے کے باہر سے اندر کی طرف ایک ملے سے
نکل رہا تھا جس میں ایک ریلواری تھا ۔۔۔ اور اندرجیت کو ٹارگٹ بنائے
ہوئے تھا ۔۔۔ حیرت سے مت دیکھو میں مبادون ہوں ۔۔۔ ۔۔۔
جو گاڑی جل جانے کی وجہ سے مرا نہیں تھا بلکہ اپنی چالاک سے نکل بھاگا
تھا ! تم سب پریس واسے بالکل بے وقوف ہو ! اب اس کی سزا
بھگتو ! ۔۔۔ گڈ بائے !۔

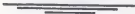
کسی نے ایک زوردار ملے سے مبادون کے ملے سے بریچے سے مارا۔
اور اس کا ریلواری نیچے گر گیا ۔

پہلے سے کسی نے ریلواری تانتے ہوئے کہا ۔۔۔ اندرجیت کو مارنے
سے پہلے خود تم موت کا مژہ چکھ لو مبادون !۔

انسپکٹر جی ریو اور تانے کھڑا تھا۔ مبادون نے خاموشی سے مٹھ
 اوپر اٹھائے !
 اندر مجمع میں سے دو انسپکٹر بھاگتے ہوئے آئے اور اُسے
 پکڑ لیا۔

جی اطمینان سے مسکراتا ہوا اندر مل میں داخل ہو گیا۔
 اندر جیت مائیک کو چھوڑ کر اب نیچے اتر چکا تھا۔ دونوں ایک دوسرے
 کے قریب آتے گئے۔

تھینک یو جی ! تھینک یو !!
 اندر جیت نے جی کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا اور پورا مل تالیوں کی
 آواز سے گونج اٹھا۔ !
 تمام فوڈ گرافرز اب اندر جیت اور جی کے چاروں طرف کھڑے
 تھے۔ اور فوڈ کی پینج رہے تھے !!!۔



آپ کی لائبریری کیلئے سستے اور معیاری ناول

- غزالوں کی پھاڑی ——— ڈاکٹر الطربہ و مراد
- ریلوں کی گشتیں ——— ڈاکٹر الطربہ و مراد
- سپاہکار ——— ڈاکٹر الطربہ و مراد
- تمہاری تیری دنیا ——— ڈاکٹر الطربہ و مراد
- ہم گیتوں کے آواز ——— ڈاکٹر الطربہ و مراد
- خوشبو و وفا کی ——— فریدہ حق منجو
- بچنے کی کڑو ——— فریدہ حق منجو
- مسیحا ——— فریدہ حق منجو
- نیوٹر ——— فریدہ حق منجو
- شہر کا پانچواں ——— قرۃ العین حیدر
- ادا کیا ——— قرۃ العین حیدر
- نئے کاروبار ——— واحدہ شمیم
- روزی کا سوال ——— واحدہ شمیم
- کیسے بھانڈا؟ ——— واحدہ شمیم

شمیم بک ڈپو، پکھری، روڈ، لاہور